سلسلۂ تعلیم پنجاب

مفتاح الارض

جو سررشتۂ تعلیم پنجاب کے صاحب ڈائرکٹر بہادر کے حکم سے
مڈل سکولوں کے واسطے مقرر ہے

سررشتۂ تعلیم پنجاب و ٹیکسٹ بک کمیٹی پنجاب کے لئے
رائے صاحب منشی گلاب سنگھ اینڈ سنز نے اپنے مطبع مفید عام لاہور میں چھاپی

۱۹۰۵ء

دفعہ ۱ تعداد جلد ۳۰۰۰ قیمت فی جلد ۱۰/ ۵ پائی

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضمون	نمبر صفحہ

مفتاح الارض

پہلا باب

زمین کی شکل

جغرافیہ - ایک یونانی کلمہ ہے - جو دو لفظوں سے مرکب ہے - اور اس کے معنی سطح زمین کا بیان ہیں + زمین نارنگی کی مانند گول ہے - اور اس کے ثبوت میں ۳ دلیلیں کافی ہیں + اوّل یہ کہ اگر کوئی مسافر اپنے جہاز کو ایک ہی سمت - مثلاً مشرق یا مغرب کو لے جائے - تو وہ زمین کے گرد ہوکر پھر وہیں آجاتا ہے - جہاں سے چلا تھا - چنانچہ انگلستان کے جہاز افریقہ کے گرد ہوکر آسٹریلیا میں پہنچتے - اور وہاں سے جنوبی امریکہ کے گرد ہوتے ہوئے پھر انگلستان میں آجاتے ہیں - **دوم** یہ - کہ جب میدان میں کھڑے ہوکر چاروں طرف نگاہ کرتے ہیں - تو اوّل درختوں کی چوٹیاں نظر آتی ہیں - اور جس قدر ان کے قریب

جاتے ہیں - اسی قدر ان کے نیچے کے حصے درجہ بدرجہ نظر آتے جاتے ہیں - اس سے معلوم ہؤا - کہ زمین گول ہے - کیونکہ اگر گول نہ ہوتی - تو سارا درخت چوٹی سے جڑ تک ایک ہی دفعہ نظر آ جاتا - اور اس دلیل کی بڑی مثال یہ ہے - کہ جب کسی جہاز کو دور سے آتے ہوئے دیکھتے ہیں - تو اوّل اُس کی چوٹی نظر آتی ہے - اور جس قدر وہ ہمارے قریب آتا جاتا ہے - یا ہم اُس کے قریب ہوتے جاتے ہیں - اُسی قدر اُس کے نیچے کے حصے جو زمین کے گول ہونے کے سبب ہماری نظر سے غائب تھے - نظر آتے جاتے ہیں + سوم چاند گہن سے بخوبی ظاہر ہے - کہ زمین گول ہے - کس واسطے کہ زمین کا سایہ چاند پر پڑنے سے چاند گہن واقع ہوتا ہے - اور یہ سایہ ہمیشہ اور ہر حالت میں گول ہی نظر آتا ہے - اور چونکہ سوائے گول شے کے اور کسی چیز کا سایہ ہمیشہ گول نہیں ہوسکتا - تو ثابت ہے - کہ زمین بھی گول ہوگی + چہارم اگر کوئی شخص شمال سے جنوب کی طرف سفر کرے - تو شمالی ستارے جو اُس مقام سے اونچے نظر آتے ہیں - اُفق کی طرف جاتے ہوئے معلوم ہونگے - یہاں تک کہ چند روز کے سفر کے بعد غائب ہو جائینگے - مثلاً اضلاع قطب شمالی میں ستارۂ قطب شمالی سمت الراس پر نظر آتا ہے - اور اگر وہاں سے جنوب کی طرف چلو - تو اُفق کی طرف درجہ بدرجہ نیچے کو جائیگا - اور اگر اُس کو خط استوا پر جا کر دیکھو - تو عین اُفق پر نظر آئیگا - اور اگر خط استوا سے بھی آگے بڑھ کر جنوب کی طرف جاؤ - تو بالکل نظر سے پوشیدہ ہو جائیگا - اس سے ظاہر ہوتا ہے -

کہ زمین گول ہے - کیونکہ اگر گول نہ ہوتی - تو اُن ستاروں کی بلندی ہر ایک جگہ سے تقریباً برابر معلوم ہوتی ✤ پنجم یہ کہ کسی عمارت یا پہاڑ پر جس قدر اونچے چڑھتے جاتے ہیں - اُسی قدر دور تک زمین دکھائی دیتی ہے - اس سے بھی ظاہر ہے - کہ زمین گول ہے - اگر ہموار ہوتی - تو بلند مقام اور ہموار میدان دونو سے یکساں نظر آتی ✤

زمین کی روزانہ حرکت

زمین ایک خط وہمی پر جو اُس کے مرکز سے گزرتا ہے - گردش کرتی ہے - اس خط کا نام محور زمین ہے - اور اس کے اوپر کے سرے کو قطب شمالی اور نیچے کے سرے کو قطب جنوبی کہتے ہیں - زمین کی اس حرکت کے ساتھ انسان - سارے حیوانات و امصار - قصبات و نباتات اور سمندر وغیرہ بھی حرکت کرتے ہیں ✤ زمین ۲۴ گھنٹے میں اپنے محور کے گرد ایک گردش کرتی ہے - اور اس گردش سے دن اور رات پیدا ہوتے ہیں ✤ جب زمین کا وہ حصہ جس پر ہم رہتے ہیں - آفتاب کے سامنے آتا ہے - تو ہمارے ہاں دن ہو جاتا ہے - اور جب وہ حصہ آفتاب کے سامنے سے ہٹ جاتا ہے - تو رات ہو جاتی ہے ✤ اس امر کی ایک بہت اچھی اور آسان مثال یہ ہے - کہ اگر چراغ کے سامنے ایک گیند لٹکائی جائے - تو چراغ کی روشنی صرف نصف گیند پر پڑیگی - اور اُس کا دوسرا نصف حصہ تاریک رہیگا - آفتاب کی روشنی کا بعینہ یہی حال ہے - چنانچہ آفتاب بھی نصف

کرۂ زمین کو جو اُس کے سامنے آتا ہے۔ روشن کرتا ہے۔ اور دوسرے نصف میں تاریکی یعنی رات ہوتی ہے۔ زمین کی اس گردش میں اگر دونو قطب علی الدوام آفتاب سے برابر فاصلے پر رہتے۔ تو تمام روے زمین پر ہر مقام میں دن اور رات ہمیشہ برابر ہؤا کرتے۔ جیسے ۲۱۔ مارچ اور ۲۱۔ ستمبر کو برابر ہوتے ہیں۔ لیکن ہمیشہ ایسا نہیں ہوتا۔ بلکہ ۲۱۔ مارچ سے ۲۱۔ ستمبر تک قطب شمالی آفتاب کے مقابل رہتا ہے۔ اور اس عرصے میں جس قدر زیادہ جنوب کو جاؤگے۔ دن چھوٹا اور رات بڑی پاؤگے۔ اور ۲۱۔ ستمبر سے ۲۱۔ مارچ تک قطب جنوبی آفتاب کے مقابل رہتا ہے۔ اس زمانے میں شمال کی طرف دن چھوٹے ہوتے ہیں + ۲۱۔ جون کو قطب شمالی آفتاب سے بہت نزدیک اور اُس کے سامنے ہوتا ہے۔ اور اُس روز نصف کرۂ شمالی میں نہایت بڑا دن ہوتا ہے۔ اور نصف کرۂ جنوبی میں چھوٹا۔ اسی طرح جب ۲۱۔ دسمبر کو قطب جنوبی آفتاب سے بہت نزدیک اور اُس کے مقابل ہوتا ہے۔ تو نصف کرۂ جنوبی میں نہایت بڑا دن ہوتا ہے۔ اور نصف کرۂ شمالی میں چھوٹا +

زمین مغرب سے مشرق کی طرف حرکت کرتی ہے۔ پس زمین کا جو حصہ ہم سے مشرق کی طرف واقع ہے۔ اس پر ہم سے پہلے آفتاب طلوع ہوتا ہے۔ اور پھر رفتہ رفتہ ہم کو نظر آتا جاتا ہے۔ اور اونچا چڑھتا ہؤا معلوم ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ دوپہر کے وقت آفتاب ہمارے سمت الرّاس میں ہوتا ہے۔ اس کے بعد حرکت زمین کے

سبب وہ حصہ جس پر ہم ہیں۔ مشرق کو جاتا ہے۔ اور ہم کو آفتاب مغرب کی طرف جاتا ہؤا معلوم ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ ہم آفتاب کے مقابل سے بالکل ہٹ جاتے ہیں۔ اور اس وقت آفتاب ہم کو مغرب کی طرف غروب ہوتا ہؤا نظر آتا ہے۔ لیکن درحقیقت آفتاب مغرب کو نہیں جاتا۔ بلکہ وہ اپنی جگہ پر قائم رہتا ہے۔ اور ہم زمین کی گردش کے سبب مشرق کی طرف جاتے ہیں + زمین کی اس حرکت کو حرکت روزانہ کہتے ہیں +

زمین کی سالانہ حرکت

روزانہ حرکت کے علاوہ زمین کی ایک اور بھی حرکت ہے۔ یعنی وہ آفتاب کے گرد بھی پھرتی ہے۔ اس حرکت کو حرکت سالانہ کہتے ہیں۔ اور اس سے موسموں کا تغیّر و تبدّل پیدا ہوتا ہے + زمین آفتاب کے گرد اپنی حرکت سے ایک دائرہ بناتی ہے۔ اور اس دائرے کا نام مدار ارضی ہے + زمین کا فاصلہ آفتاب سے نو کروڑ چودہ لاکھ میل کے قریب ہے۔ اور جس مقام پر زمین ماہ دسمبر میں ہوتی ہے۔ اس مقام سے اُس کا فاصلہ ماہ جون میں اُس سے دو چند ہوتا ہے + ایک سال ۳۶۵ دن ۵ گھنٹے ۴۸ منٹ ۴۰ سکنڈ کا ہوتا ہے۔ لیکن ان گھنٹوں وغیرہ کو ۳ برس تک حساب میں نہیں لگاتے۔ چوتھے سال ماہ فروری میں ایک دن ان کی عوض زیادہ کر دیتے ہیں +

موسموں کا تغیّر و تبدّل

زمین کا قطب شمالی ہمیشہ آسمان کے قطب شمالی کے مقابل ہی رہتا ہے۔اور محور زمین سطح مدار ارضی پر ایک طرز خاص پر واقع ہے۔اس سبب سے موسموں میں تغیّر و تبدل واقع ہوتا ہے۔یہ محور سطح مدار ارضی پر تین طرح سے واقع ہو سکتا تھا پہلے یہ کہ وہ سطح مدار کے ہم سطح ہوتا۔دوسرے اس پر عمود۔تیسرے ترچھا واقع ہوتا۔پہلی صورت میں نصف کرۂ زمین پر گرمیوں میں کئی ہفتے تک رات نہ ہؤا کرتی اور جاڑوں میں کئی ہفتے تک دن نہ ہوتا۔دوسری صورت میں موسم کا اختلاف اور رات دن کی کمی بیشی نہ ہؤا کرتی۔چونکہ حقیقت میں یہ دونو صورتیں پیش نہیں آتیں۔تو معلوم ہؤا۔کہ تیسری صورت کے موافق محور زمین سطح مدار زمین پر ترچھا واقع ہے۔اسی واسطے نصف سال یعنی چھ مہینے تک نصف کرۂ شمالی میں نصف کرۂ جنوبی کی نسبت زیادہ گرمی اور روشنی رہتی ہے اور باقی چھ مہینے نصف کرۂ جنوبی میں موسم گرم رہتا ہے + اور دن بھی چھ مہینے تک بڑھتا ہے۔اور چھ مہینے تک گھٹتا ہے۔جن دنوں میں قطب شمالی جو ہم سے قریب ہے۔آفتاب کے مقابل نہیں ہوتا۔ اُن دنوں میں دوپہر کے وقت بھی آفتاب سمت الرّاس سے نیچا معلوم ہوتا ہے۔اور اُس کی شعاعیں تمام دن نصف کرۂ شمالی پر ترچھی پڑتی ہیں۔اس سبب سے اس موسم میں نصف کرۂ شمالی میں سردی ہوتی ہے۔اور راتیں بڑی

ہوتی ہیں۔ اور دن چھوٹے۔ اس کے برعکس جب قطب شمالی آفتاب کے مقابل ہوتا ہے۔ تو ان دنوں میں اُس کی شعاعیں ہم پر عموداً یعنی سیدھی واقع ہوتی ہیں۔ اور اس سبب سے اس موسم میں گرمی ہوتی ہے۔ پس معلوم ہؤا۔ کہ جس قدر آفتاب ہم کو نہایت بلندی پر نظر آتا ہے۔ اسی قدر اس کی کرنیں ہم پر سیدھی پڑتی ہیں۔ اور نہایت گرمی ہوتی ہے۔ اور جب کم بلندی پر ہوتا ہے۔ تو اُس کی شعاعیں ترچھی واقع ہوتی ہیں۔ اور بہت سردی ہوتی ہے۔ زمین آفتاب کے گرد ایک ثانیئے میں سترہ میل چلتی ہے۔ اس محوری گردش کے سبب باشندگان لندن ایک منٹ میں ۱۰ میل زمین کے ہمراہ چلتے ہیں + جو ملک قطب سے قریب ہیں۔ وہاں کے لوگ محور کے گرد آہستہ حرکت کرتے ہیں۔ اور جو خط استوا کے نزدیک ہیں۔ وہاں کے آدمی جلدی حرکت کرتے ہیں ÷

زمین کا محیط

جو خط مستقیم کُرے کے مرکز میں سے ہوکر ایک طرف سے دوسری طرف تک پہنچتا ہے۔ اُس کو قطر کہتے ہیں۔ اور جو بڑا دائرہ کُرے کے گرد کھچا ہؤا خیال کریں۔ اُس کو محیط کُرہ ÷ زمین کا قطر ۷۹۱۶ میل ہے۔ اور محیط ۲۴۸۷۰ میل ÷ اگر ایک ریل گاڑی بحساب ۲۵ میل فی گھنٹہ زمین کے گرد چلے۔ تو ۱۰۰۰ گھنٹے یعنی ۴۲ دن میں کل زمین کے گرد پھر آئیگی ÷ ایک خط زمین کے بیچوں بیچ میں یعنی قطبوں سے

برابر فاصلے پر کھچی ہوئی تصوّر کیا گیا ہے - اس کو خط استوا کہتے ہیں + جب زمین اپنے محور پر گردش کرتی ہے - تو خط استوا کے قریب کے حصے محور زمین سے زیادہ فاصلے پر ہونے کے سبب نہایت تیزی سے حرکت کرتے اور ایک بہت بڑا دائرہ بناتے ہیں - اسی واسطے زمین خط استوا پر سے ابھری ہوئی ہے - اور وہاں کے اجزا قطب کے اجزا کی نسبت مرکز زمین سے ۱۳ میل زیادہ فاصلے پر ہیں - اگر ایسا نہ ہوتا - تو سمندروں کا پانی خط استوا پر جمع ہوکر کوسوں تک پھیل جاتا +

آفتاب

اگرچہ کُرۂ زمین بظاہر نہایت کلاں اور وسیع معلوم ہوتا ہے - مگر خالقِ کون و مکاں - خداوندِ زمین و آسمان نے اپنی قدرت کاملہ سے بہت اجرام فلکیہ زمین سے بھی بڑے اور شاندار بنائے ہیں - جن سے اُس کی کمال قدرت اور وسعت شان اور عظمت قدر معلوم ہوتی ہے - ان میں سے ایک آفتاب ہے + یہ اگرچہ سب سے بڑا تو نہیں - لیکن پھر بھی بہت شاندار و کلاں ہے - اور بہت سے سیّاروں کو اس سے فائدے حاصل ہوتے ہیں - علے الخصوص نباتات اور حیوانات ارضی کو اس کی گرمی ایسی ہی ضرور و لابد ہے - جیسی زمین اور ہوا - چنانچہ فصل بہار میں خوش رنگ پھولوں کی انواع و اقسام کی رنگینی پرفضا - موسم برسات میں قوس قزح کی ہفت رنگی خوشنما - فجر کے وقت صبح صادق کی سفیدی پُر ضیا - دوپہر کو آسمان کی نیلگونی با صفا - شام کو شفق کی سُرخی فرحت افزا - یہ سب

رنگ آفتاب کی شعاعوں سے پیدا ہوتے ہیں - یہ شعاعیں آفتاب سے نکل کر ان اشیا پر بوساطت پڑتی اور جدا جدا ہوکر بذریعۂ انعکاس ہماری آنکھ میں آتی اور اپنی رنگینی دکھاتی ہیں + رنگ فی نفسہ کسی شے مادی کا جوہر ذاتی نہیں ہے - بلکہ شعاعوں کے مختلف رنگوں سے مادی چیزوں پر طرح طرح کے رنگ نظر آتے ہیں - یعنی جس رنگ کی شعاعیں کسی شے سے اُچٹکر ہماری آنکھ میں آتی ہیں - اُسی رنگ کی وہ چیز دکھائی دیتی ہے + ایک شیشۂ مثلثی یعنی منشور کے ذریعے سے طالب کو اس مطلب کا یقین کامل ہو جائیگا + آفتاب کی شعاعیں جو منشور میں سے ہوکر گزرتی ہیں - تین قسم پر منقسم ہو جاتی ہیں - اول سرے پر تو وہ شعاعیں ہوتی ہیں - جن میں زیادہ حرارت ہوتی ہے - یہ بدن پر تو محسوس ہو سکتی ہیں - مگر نظر نہیں آتیں - پھر ان کے بعد مختلف رنگوں کی شعاعیں ہوتی ہیں - مثلاً سرخ - زرد - نیلگوں وغیرہ - اور ان سب کے بعد وہ شعاعیں ہوتی ہیں - جن کی تاثیر سے اشیا میں تغیر کیمیائی پیدا ہوتا ہے - مثلاً عکسی تصویروں میں - ان شعاعوں کو ہم محسوس نہیں کر سکتے - مگر ان کے اثر سے جو مختلف اشیا پر واقع ہوتا ہے - ان کا موجود ہونا ثابت ہے + آفتاب کا کرہ اس قدر بڑا ہے - کہ اگر زمین اور چاند دونو مع اپنے اصلی فاصلے کے کرۂ آفتاب کے اندر اس کے مرکز میں رکھے جائیں - تو کرۂ آفتاب کی بیرونی سطح چاند سے اس قدر دور رہیگی - جس قدر کہ چاند اب زمین سے دور ہے - اور اگر کوئی ریل گاڑی بحساب فی گھنٹہ ۲۵ میل اُس کی سطح پر چلے -

تو تیرہ سال میں ایک دورہ پورا کرے ÷ ظاہر ہے۔ کہ اگر تم فلاخن میں ایک پتھر کو رکھ کر گردش دو۔ تو جس وقت وہ تمہارے ہاتھ سے چھوٹیگا۔ تیر کی مانند سیدھا چلا جائیگا۔ بعینہٖ اسی طرح زمین کرۂ آفتاب کے گرد سنگ فلاخن کی نسبت ہزار چند تیزی سے گردش کرتی ہے۔ لیکن سنگ فلاخن کی طرح چھوٹ نہیں جاتی۔ کیونکہ آفتاب اس کو نہایت مضبوطی سے اپنی طرف کھینچے ہوئے ہے۔ اور اس کا باعث یہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے ہر ایک جسم کو بمقدار مادہ ایک خاصیت بخشی ہے۔ جس سے اجسام ایک دوسرے کو اپنی طرف کھینچتے ہیں۔ اس خاصیت سے آفتاب زمین کو اُسی قدر زور سے کھینچتا ہے۔ جس قدر زمین کی حرکت اس کو آفتاب سے سنگ فلاخن جستہ کی مانند دور لے جانا چاہتی ہے۔ اس واسطے زمین نہ تو آفتاب سے دور جا سکتی ہے۔ اور نہ اور زیادہ اُس کے قریب آ سکتی ہے۔ بلکہ اُس کے گرد پھرتی ہے ÷ بعض اشخاص یہ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ چونکہ کشش مادے کی مقدار کے موافق ہوتی ہے۔ تو ضرور ہے۔ کہ آفتاب کی کشش زمین کی کشش سے نہایت زیادہ ہو۔ پس لازم آیا۔ کہ آفتاب ہم کو زمین سے اپنی طرف کھینچ لے ÷ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ جس قدر کوئی جسم دور ہوتا ہے۔ اتنا ہی اُس کی کشش کا اثر کم ہو جاتا ہے۔ کیونکہ کشش مجذور فاصلہ کے موافق گھٹتی ہے۔ یعنی اگر فاصلہ دو چند ہو۔ تو کشش کا زور چوتھائی رہتا ہے۔ اور اگر سہ چند ہو۔ تو نواں حصہ رہ جاتا ہے۔ پس اسی باعث سے کرۂ ارضی کی قوت کشش ہم پر غالب ہے۔ اور ہم کو آفتاب اپنی

طرف نہیں کھینچ سکتا - اور اس مسئلے کی دلیل بیان آئندہ سے بخوبی ظاہر ہے + زمین کا قد کسی قدر ہو۔ مگر یہ ضرور ہے۔ کہ اُس کی سطح پر ہر جگہ مرکز زمین کی طرف گرنے کا میلان ہم وزن اجسام میں یکساں قوت کا ہو - یعنی ان کا وزن ایک ہی ہو - کیونکہ اگر یہ بات نہ ہو - تو جس جسم کو ایک شخص کسی خاص حصے پر بآسانی اُٹھا لے - دوسرے حصے پر اُس کے بوجھ سے دب جائے - اس مسئلے کے سمجھنے کے بعد فرض کرو - کہ زمین کا مادّہ تو زیادہ نہ ہو - مگر اُس کا قطر حال کی نسبت دو چند ہو جائے - تو ظاہر ہے - کہ اس صورت میں اس کی سطح چہار چند ہو جائیگی - اور اب ہر ایک جز کے کھینچنے کو بہ نسبت سابق کے چہار چند قوت درکار ہوگی۔ مگر کل قوت کشش بہ نسبت سابق کے ہرگز زیادہ نہ ہوگی۔ پس اس کی کشش ہر ایک مقام پر چوتھائی ہو جائیگی +

قمر

آسمان پر آفتاب کے بعد اجرام فلکیہ میں سے چاند نہایت شاندار جسم معلوم ہوتا ہے + چاند بظاہر ہم کو آفتاب کے برابر نظر آتا ہے - مگر چونکہ آفتاب اس کی نسبت زمین سے چار سو مرتبہ زیادہ دور ہے - اس لئے ظاہر ہے - کہ چاند درحقیقت آفتاب کی نسبت چار سو مرتبہ چھوٹا ہے +۔ چاند کا قطر ۲۱۶۰ میل ہے - اور زمین سے اس کا فاصلہ ۲۳۷،۰۰۰ میل + چاند بذات خود روشن نہیں ہے - اس کا صرف وہی رُخ روشن نظر آتا ہے - جو آفتاب کے مقابل ہوتا ہے +

چونکہ چاند زمین کے گرد حرکت کرتا ہے - اس واسطے اس کا روشن رُخ ہر شب کم و بیش دکھائی دیتا ہے ٭ ہلال کی حالت میں آفتاب - چاند اور زمین ایک سمت میں اس طرح واقع ہوتے ہیں - کہ چاند زمین کے آگے آ جاتا ہے - اور اس کا روشن رُخ ہماری طرف سے پھرا ہؤا ہوتا ہے - اور بدر کی صورت میں آفتاب اور زمین اور چاند اس طور سے ایک سمت میں واقع ہوتے ہیں - کہ چاند زمین کے پیچھے رہتا ہے - اور اس کا روشن رُخ ہماری طرف پھرا ہؤا ہوتا ہے - اور ہلال سے بدر تک چاند زمین کے آگے سے پیچھے کو آتا جاتا ہے - اور آفتاب سے مشرق کی طرف رہتا ہے - اس باعث سے اس کا روشن رُخ روز بروز زیادہ ہوتا جاتا ہے - اور بدر سے ہلال تک اُس کے برخلاف اثر پیدا ہوتا ہے - یعنی چاند زمین کے پیچھے سے آگے کو آتا ہے - اور اس کا روشن رُخ زمین کی طرف روز بروز کم ہوتا جاتا ہے ٭ اگر زمین گردش نہ کرتی - اور ساکن ہوتی - تو ہمیشہ ۲۷ $\frac{1}{3}$ روز کے بعد ہلال ہؤا کرتا - مگر چونکہ زمین بھی ہمیشہ متحرک رہتی ہے - اس واسطے یہ صورت ۲۹ $\frac{1}{2}$ روز کے بعد نظر آتی ہے ٭

کسوف اور خسوف

اگر چاند اور زمین دونو کے مدار ایک ہی سطح میں ہوتے - تو حالت ہلال میں چاند ہمیشہ آفتاب کو زمین سے بالکل چھپا لیتا - اور حالت بدر میں زمین آفتاب کو چاند سے ہمیشہ چھپا لیتی - چونکہ یہ صورت واقع نہیں ہوتی - تو ثابت ہؤا - کہ زمین اور

چاند دونو کا مدار ایک سطح میں نہیں ہے - بلکہ چاند کا مدار زمین کے مدار پر اس طرح ترچھا واقع ہے - کہ نصف دَور میں چاند زمین کے مدار کے نیچے رہتا ہے - اور نصف میں اوپر - مگر اس قدر نیچا یا اونچا کبھی نہیں ہوتا - کہ اپنے قطر کے دو چند فاصلے سے بڑھ جائے ۔ جب ہلال کے وقت چاند زمین کے مدار سے اپنے قطر کی نسبت کم بلندی یا پستی پر ہوتا ہے - تو وہ آفتاب کے ایک جزو کو زمین کے ایک حصے سے چھپا لیتا ہے - اور اس کا نام **سورج گہن** یا **کسوف** ہے - اس وقت یہ کہا کرتے ہیں - کہ آفتاب کی روشنی جاتی رہی - مگر حقیقت میں زمین کی روشنی جاتی رہتی ہے - اور چاند کا سایہ اُس کے اوپر آ جاتا ہے - اسی طرح جب بدر کے وقت چاند زمین کے سامنے آ جاتا ہے - تو زمین آفتاب کی روشنی اس پر نہیں پڑنے دیتی - یعنی زمین کا سایہ اس کو تاریک کر دیتا ہے - اس کو **چاند گہن** یا **خسوف** کہتے ہیں ۔ ایک سال میں کم از کم دو خسوف یا کسوف ہوتے ہیں - اور بعض اوقات سات اور اکثر اوقات چار ہوتے ہیں ۔

سیّارات

سیّارے بھی زمین کی طرح آفتاب کے گرد حرکت کرتے اور زمین ہی کی طرح اپنے محور پر گردش کرتے ہیں - اور ان میں دن اور رات ہوتے ہیں ۔ تمام سیّارے اپنے قطبوں پر سے چپٹے ہیں - اور ان میں موسم بھی ہوتے ہیں - بہت سے سیّاروں میں بر و بحر اور بادل وغیرہ بھی ہیں - اور غالباً وہ آباد بھی

ہیں۔ آفتاب اور سیّارات کی نسبت کا حال اس مثال سے تمہاری سمجھ میں بخوبی آ جائیگا۔ اگر کسی بڑے میدان میں ایک کرّے کو جس کا قطر دو فٹ ہو۔ آفتاب قرار دیں۔ تو اس سے ۲۸ گز کے فاصلے پر ایک رائی کے دانے کو عطارد۔ اور ۵۲ گز پر ایک متوسط مٹر کے دانے کو زہرہ۔ اور ۷۲ گز پر ایک بڑے مٹر کے دانے کو زمین۔ اور ۱۰۹ گز پر ایک پین یا گھنڈیدار سوئی کے سر کو مریخ اور ۲۰۰ گز پر کچھ ریت کے ذرّوں کو خرد سیّارات[1] جدیدہ۔ اور ۳۷۲ گز پر ایک رنگترے کو مشتری۔ اور ۶۴۸ گز پر ایک نارنگی کو زحل۔ اور ۱۴۵۲ گز پر ایک شاہ آلو کو یورے نس۔ اور ۲۳۰۰ گز پر ایک بیر کو نپ ٹیون قرار دینا چاہیئے ٭

سیّارات اندرونی و بیرونی

خرد سیّارات جدیدہ کے اعتبار سے کل سیّارات دو قسم پر منقسم ہوتے ہیں۔ ایک کو سیّارات اندرونی۔ دوسرے کو سیّاراتِ بیرونی کہتے ہیں۔ سیّارات اندرونی سیّاراتِ بیرونی کی نسبت چھوٹے ہیں۔ وہ آفتاب کے گرد اپنے دورے کو جلد ختم کر دیتے ہیں۔ اور تقریباً ۲۴ گھنٹے کے عرصے میں اپنے محوروں پر گھوم جاتے ہیں۔ ان میں صرف ایک کے ساتھ چاند ہے ٭ بیرونی سیّارات

[1] متقدمین کو سیّاروں میں سے صرف ۷ سیّارے معلوم تھے۔ جب سترھویں صدی میں اطالیہ کے بڑے نامی گرامی حکیم گلیلو نے آلۂ دور بین ایجاد کیا۔ اُس وقت سے ۳ بڑے سیّارات یعنی یورے نس اور نپ ٹیون اور دلکن اور ۱۱۴ چھوٹے چھوٹے سیّارات دریافت ہوئے ہیں ٭

بہت بڑے بڑے ہیں - اور ان کی حرکت آفتاب کے گرد آہستگی کے ساتھ ہے - وہ تقریباً ۱۰ گھنٹے میں اپنے محوروں کے گرد دورہ کرتے ہیں - اور ان میں سے بعض کے ساتھ کئی کئی چاند ہیں ÷ ان سیاروں کے علاوہ اور اجرام بھی جن کو ذوات الاذناب یعنی دُم دار سیارے کہتے ہیں - آفتاب کے گرد حرکت کرتے ہیں ÷ تمام سیارات کے مدار تقریباً دائرے کی شکل میں ہیں - لیکن دُم دار سیارات کی یہ شکل ہے - کہ بہت سے ان میں سے کبھی تو آفتاب کے نہایت قریب ہوتے ہیں - اور کبھی نہایت بعید - اور بعض کی یہ صورت ہے - کہ ۳ ہزار برس تک نظر نہیں آتے ÷ آفتاب اور سب اجرام فلکیہ جو اس کے گرد حرکت کرتے ہیں - ان کے سارے انتظام کو نظام شمسی کہتے ہیں ÷

سطح زمین کی تقسیم

سطح زمین خشکی اور تری پر منقسم ہے - ایک چوتھائی کے قریب تو خشکی ہے - اور تین چوتھائی کے قریب تری - یا یوں سمجھو - کہ ۱۰۰۰ میں سے ۲۶۶ حصے خشکی ہے - اور ۷۳۴ حصے تری ÷ زمین کی خشک سطح کے بیان میں مندرجۂ ذیل اصطلاحیں اکثر کام میں آتی ہیں ÷

برّ اعظم - جزیرہ - جزیرہ نما - خاکنائے - راس - ساحل - پہاڑ - میدان - گھاٹی - جنگل وغیرہ ÷

(۱) برّ اعظم خشکی کے اس بڑے قطعے کو کہتے ہیں - جس میں بہت سے ملک شامل ہوں - مثلاً یورپ - ایشیا - افریقہ - امریکہ ÷

(۲) جزیرہ خشکی کا وہ قطعہ ہوتا ہے۔ جو چاروں طرف پانی سے گھرا ہوا ہو۔ جیسے سنگلدیپ۔ برطانیہ کلاں۔ بورنیو +

(۳) جزیرہ نما خشکی کا وہ قطعہ ہے۔ جس کے تین طرف پانی ہو۔ اور ایک طرف خشکی۔ مثلاً جزیرہ نمائے ہند۔ جزیرہ نمائے عرب +

(۴) خاکنائے خشکی کے اس تنگ قطعے کو کہتے ہیں۔ جو دو بڑے قطعات خشکی کو باہم ملائے۔ جیسے خاکنائے ڈیری ئن جو شمالی اور جنوبی امریکہ کو ملاتی ہے +

(۵) راس خشکی کا ایک گوشہ ہوتا ہے۔ جو دور تک پانی میں چلا جاتا ہے۔ مثلاً راس کماری اور راس امید وغیرہ +

(۶) ساحل اُس خشکی کو کہتے ہیں۔ جو ایک بڑے قطعۂ آب کے متصل واقع ہو۔ مثلاً ساحل کارومنڈل +

(۷) کسی بلند قطعۂ سنگلاخ کو جو سطح زمین سے اُونچا ہو۔ پہاڑ کہتے ہیں۔ اور کمتر بلند کو پہاڑی + جب کئی پہاڑ برابر برابر ایک قطار میں دور تک پھیلے ہوئے چلے جائیں۔ تو ان کو سلسلۂ کوہ کہتے ہیں۔ مثلاً ہمالیہ +

(۸) کوہ آتش خیز یا جوالا مکھی پہاڑ وہ ہے۔ جس میں سے آگ اور دُھواں یا رقیق مادّہ نکلتا ہو۔ جیسے کوہ اِٹنا +

(۹) میدان خشکی کے اُس قطعے کو کہتے ہیں۔ جو تقریباً ہموار ہو + جو وسیع میدان بلند ہو۔ وہ سطح مرتفع کہلاتا ہے +

(۱۰) گھاٹی خشکی کا وہ قطعہ ہے۔ جو پہاڑ یا پہاڑیوں کے بیچ میں واقع ہو +

(۱۱) **بیابان** زمین کے اُس بنجر قطعے کو کہتے ہیں - جو ریت اور پتھروں سے پُر ہو - جیسے صحرائے افریقہ +

(۱۲) اگر بیابان میں کوئی مقام سرسبز ہو - تو اُس کو **نخلستان** کہتے ہیں - چنانچہ صحرائے افریقہ میں اس قسم کے بہت سے مقام آباد ہیں - اور مسافروں کے لئے آرامگاہ تصور کئے جاتے ہیں - جیسے فیضان +

کرۂ زمین کی خشکی میں سے ⅔ کے قریب شمالی نصف کُرے میں واقع ہے - اور ⅓ کے قریب جنوبی نصف کُرے میں - اور یہ بات بہت عجیب ہے - کہ سب برّ اعظم شمال کی طرف سے چوڑے ہیں - اور جنوب کی طرف سے نوکدار + پُرانی دنیا یعنی ایشیا - یورپ - افریقہ میں پہاڑ اور سطوح مرتفع بکثرت ہیں - مگر نئی دنیا یعنی جنوبی و شمالی امریکہ میں چوڑی گھاٹیاں اور پست میدان زیادہ ہیں + عموماً یہ کہا جا سکتا ہے - کہ پُرانی دنیا میں پہاڑوں کے بڑے بڑے سلسلے مشرق سے مغرب کی طرف اس طرح پھیلتے ہیں - کہ ان کے شمال کی طرف ڈھلان زیادہ ہے - اور جنوب کی طرف کم - نئی دنیا میں بڑے بڑے پہاڑوں کے سلسلے شمال سے جنوب کی طرف پھیلتے ہیں - اور اس میں مشرق کی طرف ڈھلان زیادہ ہے - اور مغرب کی طرف کم + دنیا میں سب سے بلند پہاڑ کوہ اِوَرسٹ سطح بحر سے ساڑھے پانچ میل کے قریب بلند ہے - اس کو گوری شنکر بھی کہتے ہیں - اور نیپال و تبت کے مابین واقع ہے +

تاہم یہ بلندی زمین کے قد و قامت کے مقابلے میں ایسی

ہے۔جیسے رنگترے کے چھلکے پر دانے دانے سے ابھرے ہوئے ہوتے ہیں۔چونکہ زمین کے مختلف اضلاع کی بلندی مختلف ہے۔یعنی بعض کی کم اور بعض کی زیادہ۔اس واسطے ہر مقام کی بلندی سطح بحر سے لی جاتی ہے + چونکہ بلند سے بلند پہاڑ سطح مرتفع سے شروع ہوتا ہے۔اس واسطے خاص اس کی بلندی اس قدر نہیں ہوتی۔جس قدر خیال کی جاتی ہے +

تری کا بیان

سطح زمین کی تری کے بیان میں مذکورۂ ذیل اصطلاحیں اکثر کام میں آتی ہیں۔بحر۔بحیرہ۔بحر الجزائر۔کھاڑی یا خلیج۔جھیل۔آبنائے۔رودبار۔دریا +

Ocean (۱) **بحر** پانی کے ایک بہت بڑے قطعے کو کہتے ہیں۔جیسے بحر ہند۔بحر الکاہل وغیرہ +

Sea (۲) **بحیرہ** بھی پانی کا ایک بڑا قطعہ ہوتا ہے۔مگر بحر سے چھوٹا۔اور تقریباً تمام اطراف سے خشکی سے گھرا ہوا۔جیسے بحیرۂ اسود۔بحیرۂ روم وغیرہ +

(۳) **بحر الجزائر** پانی کے اُس قطعے کو کہتے ہیں۔جس میں بہت سے جزائر ایک دوسرے کے متصل واقع ہوں۔جیسے بحر الجزائر واقع مشرق یونان +

Bay (۴) **کھاڑی یا خلیج** پانی کے اُس قطعے کو کہتے ہیں۔جو خشکی کو دور تک کاٹتا چلا گیا ہو۔جیسے خلیج فارس اور خلیج بنگالہ +

Lake (۵) **جھیل** پانی کے اُس قطعے کو کہتے ہیں۔جو چاروں

خشکی سے گھرا ہؤا ہو۔ جیسے جھیل مان سرور واقع ملک تبت + جن جھیلوں میں دریا گرتے ہیں۔ اور ان میں سے کوئی دریا نہیں نکلتا۔ اُن کا پانی اکثر کھاری ہوتا ہے۔ اس قسم کی جھیلوں کو بحیرہ بھی کہتے ہیں +

(۶) **آبنائے** پانی کا وہ قطعہ ہے۔ جو دو بڑے قطعات آب کو **وصل** کرے۔ جیسے آبنائے جبل طارق جو بحیرۂ روم کو بحر اوقیانوس سے وصل کرتی ہے +

(۷) **رودبار** عموماً آبنائے سے چوڑا ہوتا ہے۔ جیسے رودبار سینٹ جارج جو مابین ملک آئرلینڈ اور ویلز کے ہے +

(۸) خشکی پر بہتے ہوئے بہت سے پانی کو جو پہاڑ یا جھیل سے نکلتا ہے۔ اور میدان سے ہوکر سمندر میں جا گرتا ہے۔ دریا کہتے ہیں + جس مقام سے دریا نکلتا ہے۔ اُس کو **منبع**۔ اور جہاں ختم ہوتا ہے۔ اُس کو **دہانہ** بولتے ہیں + ان دونو کے بیچ میں جس مقام سے دریا گزرتا ہے۔ اُس کو **گزرگاہِ دریا** کہتے ہیں۔ جو دریا دوسرے دریا میں گر کر اپنا اصل نام برقرار نہیں رکھتا۔ وہ اس دریا کا **معاون** اور **مددگار** کہلاتا ہے۔ جیسے جمنا گنگا کی معاون و مددگار ہے +

(۹) زمین کے جس قطعے کے ندی نالے بہ کر کسی دریا میں جا ملیں وہ اس دریا کا **طاس** ہے۔ جس کو انگریزی میں **بیسن** کہتے ہیں +

(۱۰) پہاڑ یا زمین کا بلند قطعہ جو دو طاسوں یا بیسنوں کو

ایک دوسرے سے جدا کرے۔ اُس کو فاصِلِ آب کہتے ہیں +

بحر

حقیقت میں تمام کرۂ زمین پر صرف ایک بحر ہے۔ کیونکہ آب شور کے کل بڑے قطعے باہم ملے ہوئے ہیں۔ مگر جغرافیہ دانوں نے آسانی کے واسطے اسے کئی حصوں پر منقسم کیا ہے + بحر کی تھاہ پر بھی ویسی ہی ناہمواریاں ہیں۔ جیسی خشکی پر۔ یعنی اس کی تھاہ پر بھی خشکی کی سطح کی مانند پہاڑ اور پہاڑیاں اور گھاٹیاں اور ہموار سطحیں واقع ہیں + بحر کا زیادہ سے زیادہ عمق جو اب تک دریافت ہُوا ہے۔ ½۵ میل ہے۔ مگر بعض بعض مقام ایسے بھی ہیں۔ کہ جہاں کی تھاہ آج تک کسی نے نہیں پائی + تری کے بہت بڑے بڑے حصے یہ ہیں۔ اوّل بحر اوقیانوس اس کو بحر اٹلانٹک بھی کہتے ہیں۔ دوم پے سی فِک۔ اس کو بحر الکاہل بھی کہتے ہیں۔ سوم بحر ہند۔ چہارم بحر شمالی۔ پنجم بحر جنوبی + بحر اوقیانوس پُرانی دنیا کے مغربی اور نئی دنیا کے مشرقی کناروں کے بیچ میں پھیلا ہُوا ہے۔ اس کا زیادہ سے زیادہ طول ۹ ہزار میل کے قریب ہے۔ اور عرض تین ہزار میل سے چار ہزار میل تک۔ اس کا نہایت زیادہ گہراؤ شمال اور جنوب کی طرف ہے +

بحر الکاہل جو سب بحروں سے بڑا ہے۔ ایشیا اور امریکہ کے بیچ میں واقع ہے۔ وہ کرۂ زمین کے ایک تہائی حصے کو گھیرے ہوئے ہے۔ اور اس کا طول شمالاً اور جنوباً ۹ ہزار میل کے قریب ہے۔ اور عرض شرقاً و غرباً ۱۲ ہزار میل کے قریب +

بحر ہند ایشیا کے جنوب کی طرف واقع ہے - اور اس کا طول و عرض دونو چھ چھ ہزار میل کے قریب ہیں + **بحر شمالی** کی نسبت یہ قیاس کیا جاتا ہے - کہ وہ قطب شمالی کی طرف پھیلا ہؤا ہے - مگر حقیقت میں اس کا اور **بحر جنوبی** کا حال اچھی طرح معلوم نہیں + دریاؤں کا پانی جو سمندر میں جا کر ملتا ہے - نمک اور چونا اپنے ساتھ ملا کر لے جاتا ہے - جس سے گھونگے اپنے سنکھ اور مونگے کے کیڑے اپنے گھر بناتے ہیں + کھاری پانی اتنی جلدی خشک نہیں ہوتا - جتنی جلدی میٹھا پانی بخارات بن کر اڑ جاتا ہے - اگر بحر کا پانی میٹھا ہوتا - تو وہ ہوا کو اس قدر مرطوب کر دیتا - کہ اس سے ہم کو بہت نقصان ہوتا + بحر کے پانی کے کھاری ہونے سے کئی مطلب نکلتے ہیں - اور یہ امر مثال آئندہ سے ظاہر ہو جائیگا - کسی ظرف میں تھوڑا سا پانی ڈالو - اور اس میں جس قدر نمک گھل سکے - ملاؤ - اس صورت میں پانی تو پہلے کی نسبت زیادہ نہ ہو جائیگا - مگر چونکہ نمک اس میں ملایا گیا ہے - اس کا وزن بے شک زیادہ ہو جائیگا - اب ظاہر ہے - کہ خشک ہونے والی شے پانی ہے - نمک نہیں ہے - یعنی بخارات صرف پانی سے بنتے ہیں - پس خالص پانی کی کچھ مقدار بخارات بن کر اڑ جاتی ہے - اور باقی میں بہت شور اور نمکینی ہو جاتی ہے - اور اسی سبب سے یہ پانی کھاری اور بھاری ہو جاتا ہے + اب دیکھو - کہ جس مقام پر زیادہ گرمی ہوتی ہے - وہاں زیادہ بخارات اٹھتے ہیں - چنانچہ دنیا کے گرم اضلاع میں بخارات بہت اٹھتے ہیں - اسی واسطے وہاں

کا پانی زیادہ بھاری اور کھاری ہو جاتا ہے۔ لیکن جب پانی کے ایک ہی قطعے کے دو حصّے وزن میں مختلف ہوں۔ تو ان میں ایک حرکت پیدا ہوتی ہے۔ اور اس باعث سے وہ آپس میں مل جاتے ہیں۔ مثلاً خطِ استوا پر گرمی کی تیزی کے علاوہ آب شور کی نمکینی کل پانی کو حرکت دے کر آپس میں ملا دیتی ہے۔ اور اس حرکت سے جو جو ملک اس کے کنارے پر واقع ہیں۔ ان کو گرمی اور سردی دونو پہنچاتی ہے۔ یعنی خطِ استوا کے سمندروں کا بھاری اور گرم پانی سرد ملکوں کی طرف جاتا ہے۔ اور وہاں کا ہلکا اور سرد پانی خطِ استوا کے گرم ملکوں کی طرف چلا آتا ہے۔ اور اس طرح ان مقامات میں گرمی اور سردی پہنچتی ہے۔ دیکھو اللہ تعالےٰ نے اپنے بندوں کو سردی اور گرمی پہنچانے کے لئے کیا کیا طریق پیدا کیئے ہیں +

کرۂ زمین کی فرضی تقسیم

افق حدِ نگاہ کو کہتے ہیں + نقاطِ سمت شمار میں چار ہیں۔ یعنی شمال و جنوب و مشرق و مغرب + دوپہر کے وقت سایہ ہمیشہ قطب کی طرف ہوتا ہے۔ پس اگر سائے پر ایک خط کھینچیں۔ تو اس سے جنوب اور شمال کی سمت معلوم ہو جائیگی۔ اور اگر اس خط پر ایک عمود ڈالا جائے۔ تو یہ عمود مشرق و مغرب کی سمت کو ظاہر کریگا + ان نقاط سمت سے اُفق کا دائرہ چار برابر حصّوں میں تقسیم ہوتا ہے + جو مقام مرکز یعنی سر کے اوپر ہے۔ سمت الرّاس کہلاتا ہے +

ہر ایک دائرہ خواہ بڑا ہو۔ خواہ چھوٹا۔ ۳۶۰ درجوں پر منقسم سمجھا جاتا ہے۔ اس لئے نوّے نوّے درجے کے چار زاویوں پر اس کا اندازہ کرتے ہیں۔ پس زاوئے اور درجے صرف دائرے کے حصّوں کے نام ہیں۔ اور ان کی مقدار دائرے کی مقدار پر منحصر ہے +

خط استوا وہ وہمی دائرہ ہے۔ جو قطبوں سے برابر فاصلے پر کرۂ زمین کے گرد کھینچا جائے۔ یہ خط زمین کے دو برابر حصّے کرتا ہے۔ ان میں سے ایک کا نام نصف کرۂ شمالی ہے۔ اور دوسرے کا نصف کرۂ جنوبی + **نصف کرۂ شمالی** میں وہ تمام خشکی اور تری شامل ہے۔ جو خطِ استوا اور قطب شمالی کے مابین واقع ہے۔ اور **نصف کرۂ جنوبی** میں وہ کل خشکی و تری داخل ہے۔ جو خطِ استوا اور قطب جنوبی کے مابین ہے۔ لندن قطب شمالی سے ۲۶ سو میل اور خطِ استوا سے ۳۷ سو میل ہے +

خطِ استوا سے کسی مقام کا فاصلہ شمال یا جنوب کی طرف اس مقام کا **عرض بلد** ہے۔ مثلاً کہا کرتے ہیں۔ کہ شہر اڈِن برا اور ماسکو کا عرض بلد ایک ہی ہے۔ یعنی وہ دونو خطِ استوا سے برابر فاصلے پر واقع ہیں + جملہ مقامات جو خطِ استوا سے شمال کی جانب واقع ہیں + عرض بلد شمالی میں ہیں۔ اور جو اس سے جنوب کی طرف ہیں۔ عرض بلد جنوبی میں ہیں + عرض بلد کا ایک درجہ تقریباً ۶۹ میل انگریزی کے برابر ہوتا ہے۔ اور خطِ استوا سے قطب تک نوّے درجے ہوتے ہیں + ہر ایک مقام کا عرض بلد اس مقام کے افق

سے قطبی ستارے کی بلندی کے درجے دریافت کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے۔ چنانچہ بیان آئندہ سے یہ امر بخوبی ظاہر ہے +
قطب ارضی پر ستارۂ قطبی سمت الرّاس پر نظر آتا ہے۔ اور خطِ استوائے آسمانی ستارۂ قطبی کا دائرہ افق ہوتا ہے۔ اور جب قطب سے خطِ استوا کی طرف جاتے ہیں۔ تو ستارۂ قطبی سمت الرّاس سے نیچا ہوتا جاتا ہے۔ اور آسمان کا جو حصّہ قطب اور افق کے مابین واقع ہے۔ نوّے درجے سے کم ہوتے ہوتے صفر رہ جاتا ہے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ کسی مقام کے افق سے قطبی ستارے کی وہی بلندی ہوتی ہے۔ جو اس مقام کا عرض بلد ہے +

نصف النہار وہ وہی دائرے ہوتے ہیں۔ جو ایک قطب سے دوسرے قطب تک کھینچے جائیں۔ اور یہ دائرے خط استوا پر عمود ہوتے ہیں + زمین اپنے محور پر مغرب سے مشرق کی طرف حرکت کرتی ہے۔ اور ایک گردش محوری سے ایک دن رات پیدا ہوتا ہے۔ اب فرض کرو۔ کہ ایک دائرہ قطب سے قطب تک یعنی محور کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک کھینچا جائے۔ تو کل مقام جو اس [illegible] ہونگے۔ ایک ہی نصف النہار پر رہینگے۔ اور ان کی گردش بھی ساتھ ہی شروع ہوگی۔ اور ساتھ ہی ختم ہو جائیگی۔ اور ان میں دوپہر سے پہلے یا پیچھے ایک ہی وقت ہوگا +

کسی خاص نصف النہار سے کسی مقام کا فاصلہ مشرق یا مغرب کی طرف **طول بلد** ہے + اکثر لوگ مقامات کا طول بلد اس دائرہ **نصف النہار** سے لیتے ہیں۔ جو ان کے دار الخلافے

پر سے ہو کر گذرے + مثلاً فرانسیس نصف النہار پیرس سے لیتے ہیں۔
اور انگریز نصف النہار گرینج سے جہاں رصد گاہِ سلطانی یعنی
بادشاہی جنتر منتر ہے + جب ہم کسی مقام کی نسبت یہ کہتے
ہیں۔کہ اس کا طول بلد ۱۵ درجے مشرقی ہے۔تو ہماری یہ
مراد ہے۔کہ وہ نصف النہار گرینج سے ۱۵ درجے کے فاصلے
پر مشرق کی طرف واقع ہے + کرۂ زمین کے طول بلد کے خط
۳۶۰ درجوں پر منقسم ہیں۔اور چونکہ طول بلد کے تمام
دوائر قطب سے قطب تک کھچے ہوئے قیاس کئے گئے ہیں۔
اس لئے ان دوائر کا حال تمہاری سمجھ میں اس طرح بخوبی
آ جائیگا۔کہ ایک رنگترے کو تمہارے سامنے چھیل کر یا
چھتری کو کھول کر رکھ دیں۔رنگترے یا چھتری کے نہایت
چوڑے حصے کو خط استوا سمجھو۔اور رنگترے کی پھانکوں
یا چھتری کی تیلیوں کو خطوط طول بلد خیال کرو + خط استوا
پر ایک درجہ طول بلد کی لمبائی تخمیناً ۶۹ میل ہوتی ہے۔
مگر لندن پر سے جو دائرہ خطِ استوا کے متوازی گذرتا ہے۔
اس پر ایک درجہ طول بلد کی لمبائی صرف ۴۳ میل کے
قریب ہے + چونکہ زمین مغرب سے مشرق کو جاتی ہے۔
اس واسطے جو مقام ہم سے مشرق کی طرف واقع ہیں۔
وہ ہم سے پہلے آفتاب کی روشنی کے سامنے آتے ہیں۔
اور جو مقام ہم سے مغرب کی طرف ہیں۔ان پر ہمارے
بعد آفتاب طلوع ہوتا ہے + جن مقامات میں پندرہ درجے
طول بلد کا فاصلہ ہے۔اُن کے وقت میں ایک گھنٹے
کا فرق رہتا ہے۔مثلاً جو مقام کسی جگہ سے پندرہ

درجے مشرق کی طرف ہے۔ وہاں جس وقت دن کے گیارہ بجینگے۔ تو اُس دوسری جگہ دس بجینگے۔ و علےٰ ہذا القیاس۔ اور لندن کے دائرہ عرض بلد پر پونے گیارہ میل پر ایک منٹ کا تفاوت ہو جاتا ہے + انگلستان کا ہر ایک ناخدا بحری سفر میں اپنے ساتھ ایک گھڑی رکھتا ہے ۔ اور روانگی کے وقت اُس کو گرینچ کے وقت کے موافق درست کر لیتا ہے ۔ پھر وہ ہر روز جس مقام پر ہوتا ہے ۔ وہاں دیکھتا ہے ۔ کہ آفتاب کس وقت وہاں کے نصف النہار پر پہنچا ۔ یعنی کس وقت وہاں ٹھیک دوپہر ہوئی ۔ پس اُس وقت میں اور اُس کی گھڑی کے بارہ بجنے میں جو فرق ہوتا ہے ۔ اس سے اس مقام کا طول بلد معلوم ہو جاتا ہے ۔ فرض کرو ۔ کہ جب اس مقام پر بارہ بجیں ۔ اور اس کی گھڑی میں دس ۔ تو ناخدا کو معلوم ہو جائیگا ۔ کہ میں گرینچ سے تیس درجے مشرق کی طرف ہوں ۔ یا کسی مقام پر بارہ بجیں ۔ اور اس کی گھڑی میں ایک بجے ۔ تو اُس کو معلوم ہوگا ۔ کہ میں پندرہ درجے مغرب کی طرف ہوں +

اگر زمین کا محور اس کے مدار پر سیدھا واقع ہوتا ۔ تو خطِ استوا مدار کا ہم سطح اور آفتاب اس پر ہمیشہ عمود رہتا ۔ مگر چونکہ محور زمین سمت عمود سے $23\frac{1}{2}$ درجے کا زاویہ بناتا ہے ۔ اس واسطے خط استوا کو مدار زمین پر $23\frac{1}{2}$ درجے کا میلان ہے + وہ خط جو زمین کے گرد مدار آفتاب کا ہم سطح ہے ۔ طریق الشمس کہلاتا ہے ۔ اس دائرے

کا نصف خطِ استوا کے شمال کی طرف واقع ہے۔ اور نصف جنوب کی طرف۔ یعنی وہ شمال و جنوب دونو طرف سے خط استوا کو اس طرح تقاطع کرتا ہے۔ کہ بیچ میں ½۲۳ درجے کا زاویہ پیدا ہوتا ہے ٭ چونکہ زمین آفتاب کے گرد سالانہ حرکت کرتی ہے۔ اس لئے وہ مقام جو طریق الشمس پر واقع ہیں۔ اپنی اپنی باری سے ایک دفعہ آفتاب کے مقابل ہو جاتے ہیں۔ پس اگر کوئی شخص زمین کے گرد سال بھر طریق الشمس پر سفر کرے۔ تو آفتاب دوپہر کے وقت ہمیشہ اس کے سمت الرّاس پر رہیگا۔ یعنی اس سے جنوب یا شمال کو نہیں جائیگا ٭ وہ دائرے جو زمین کے گرد طریق الشمس کی انتہا کے شمالی اور جنوبی نقطوں پر خطِ استوا کے متوازی کھچے ہوئے ہیں۔ خط سرطان اور خط جدی کہلاتے ہیں۔ خطِ سرطان خطِ استوا سے شمال کی جانب ½۲۳ درجے یعنی ۱۶۰۰ میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ اور خطِ جدی اسی قدر جنوب کی طرف ٭

جب آفتاب خط استوا پر ہوتا ہے۔ تو اُس کی روشنی دونو قطبوں پر یعنی ہر طرف ۹۰ درجے پہنچتی ہے۔ اور جس قدر آفتاب خطِ استوا سے شمال کو جاتا ہے۔ اُسی قدر وہ قطب شمالی سے پرے اپنی روشنی پہنچاتا ہے۔ جب آفتاب ماہ جون میں خطِ استوا سے شمال کی طرف ۱۶۰۰ میل ہوتا ہے۔ تو اس کی شعاعیں قطب شمالی سے ۱۶۰۰ میل ہی پرے تک جاتی ہیں۔ اور قطب جنوبی سے ۱۶۰۰ میل اس طرف آ جاتی ہیں۔ اور ماہ دسمبر میں جب آفتاب خط استوا سے ۱۶۰۰ میل

جنوب کی طرف ہوتا ہے۔تو قطب شمالی کے گرد ۱۶۰۰ میل تک روشنی نہیں ہوتی۔ اور قطب جنوبی کے گرد ۱۶۰۰ میل تک روشنی رہتی ہے۔قطبین سے ۱۶۰۰ میل کے فاصلے پر جو دائرے کھینچے گئے ہیں۔وہ دوائر قطبی کہلاتے ہیں۔ان میں سے جو دائرہ شمال کی جانب یعنی قطب شمالی کے قریب ہے۔وہ **دائرۂ قطب شمالی** کہلاتا ہے۔دوسرے کو **دائرۂ قطب جنوبی** کہتے ہیں +

سطح زمین پانچ منطقوں پر منقسم ہے۔اور ان کی تفصیل یہ ہے۔ایک منطقۂ حارہ اور دو معتدلے اور دو بارد ہے+ لفظ **منطقہ** کے معنی پٹکے کے ہیں۔اور ان خطوں کو منطقہ اس وجہ سے کہتے ہیں۔کہ وہ زمین کے گرد مثل پٹکوں کے واقع ہیں + منطقۂ حارہ جو سطح زمین کا وسطی حصہ ہے۔خط سرطان سے خط جدی تک یعنی خطِ استوا سے ۱۶۰۰ میل شمال کی طرف اور ۱۶۰۰ میل جنوب کی جانب پھیلا ہوا ہے۔جو لوگ اس منطقے میں آباد ہیں۔سال میں خاص وقت پر آفتاب اُن کے عین سمت الرّاس پر آ جاتا ہے۔اور وہاں گرمی کی بہت شدت ہوتی ہے۔اور رات دن تقریباً برابر رہتے ہیں۔یعنی آفتاب تمام سال ۶ بجے کے قریب نکلتا ہے۔اور ۶ بجے کے قریب غروب ہو جاتا ہے۔افریقہ اور جنوبی امریکہ کے اکثر شہر اسی منطقے میں واقع ہیں +

منطقۂ معتدلہ شمالیہ منطقۂ حارّہ سے ۳ ہزار میل شمال کی طرف پھیلا ہوا ہے۔یعنی خط سرطان سے دائرۂ قطب شمالی

تک واقع ہے۔ اس منطقے میں آفتاب سمت الرّاس پر کبھی نہیں دکھائی دیتا۔ اور اسی سبب سے وہاں گرمی اس قدر نہیں پڑتی۔ جس قدر منطقۂ حارّہ میں ہوتی ہے۔ تقریباً تمام یورپ اور ایشیا کا $\frac{4}{5}$ حصہ اور شمالی امریکہ کا بھی $\frac{4}{5}$ حصّہ منطقۂ معتدلۂ شمالیہ میں واقع ہے +

منطقۂ باردۂ شمالیہ نصف کرۂ شمالی کے باقی حصّے میں یعنی دائرۂ قطب شمالی سے قطب شمالی تک ۱۶۰۰ میل میں پھیلتا ہے۔ اور برس کے بعض ایّام میں آفتاب اس منطقے کی حدود سے بالکل چھپ جاتا ہے۔ وہاں کی آب و ہوا نہایت سرد ہے۔ اور تقریباً سال بھر وہاں کی خشکی و تری دونو پر برف اور پالا جما رہتا ہے۔ ایشیا اور شمالی امریکہ کے شمالی اضلاع اسی منطقے میں واقع ہیں +

منطقۂ معتدلۂ جنوبیہ منطقۂ حارّہ سے ۳ ہزار میل جنوب کی طرف یعنی خطِ جدی سے دائرۂ قطب جنوبی تک پھیلتا ہے۔ وہاں کی آب و ہوا تقریباً ویسی ہے۔ جیسی منطقۂ معتدلۂ شمالیہ کی۔ قریب $\frac{1}{4}$ حصہ افریقہ اور $\frac{1}{5}$ حصہ جنوبی امریکہ اور $\frac{3}{5}$ حصہ آسٹریلیا کا اسی منطقے میں واقع ہیں +

دونو معتدل منطقے سطحِ زمین کے نصف حصے کو گھیرے ہوئے ہیں۔ اور **منطقۂ باردۂ جنوبیہ** جو نصف کرۂ جنوبی کا باقی حصّہ ہے۔ اس کا حال منطقۂ باردۂ شمالیہ کا سا ہے۔ یعنی یہاں بھی آفتاب کبھی بالکل نظر سے غائب ہو جاتا ہے۔ اور سردی شدّت سے پڑتی ہے +

قطعات زمین کی حرارت

ہم پیشتر بیان کر چکے ہیں - کہ خطِ استوا پر حرارت زیادہ ہوتی ہے - اور جس قدر ہم کسی **قطب** کی طرف جائیں - اُسی قدر حرارت کم ہوتی جائیگی - مگر اب یہ بھی خیال کر لینا چاہیئے - کہ حرارت کا کم و زیادہ ہونا کچھ اسی بات پر منحصر نہیں ہے - کہ جو مقام خط استوا سے قریب ہو - وہی گرم ہو - اور جو اس سے بعید ہو - وہ سرد - بلکہ حرارت کی کمی و زیادتی مقاموں کی بلندی و پستی پر بھی منحصر ہے - یعنی جو مقام سطح بحر سے زیادہ بلندی پر واقع ہیں - وہ بہ نسبت اُن کے جو کم بلندی پر ہیں - زیادہ سرد ہیں - چنانچہ منطقۂ حارہ میں بھی بلند اضلاع کی آب و ہوا اکثر سرد اور نہایت خوش آئند ہوتی ہے *

آفتاب کی شعاعیں جو ہوا میں ہو کر گذرتی ہیں - ان سے تو کچھ گرمی ہوا میں پیدا ہوتی ہی ہے - لیکن سطح زمین سے جو گرمی منعکس ہوتی ہے - وہ زیادہ تر گرمیٔ ہوا کا باعث ہوتی ہے - جس قدر ہم بلندی پر چڑھتے ہیں - اُسی قدر ہوا کم گرم پاتے ہیں - اور زیادہ بلندی پر وہ اس قدر ہلکی اور لطیف ہو جاتی ہے - کہ حرارت اس میں مخلوط نہیں ہو سکتی - خط استوا پر بھی جو مقام سطح بحر سے تین میل بلند ہیں - وہ ہمیشہ برف میں چھپے رہتے ہیں - منطقۂ حارّہ کے شمال اور جنوب کی طرف بتدریج کم بلندی پر برف جمتی ہے - یعنی جس قدر ہم خطِ سرطان سے شمال

کو اور خطِ جدی سے جنوب کو جاتے ہیں - اُسی قدر کم بلندی پر برف پائی جاتی ہے - یہاں تک کہ قطبوں پر پانی کے برف بن جانے کے لئے بلندی کی کچھ ضرورت نہیں ہوتی - اور وہاں خود سطح بحر جم جاتی ہے - اگر لندن کے قریب کوئی پہاڑ ڈیڑھ میل بلند ہوتا - تو اُس کی چوٹی ہمیشہ برف سے چھپی رہتی +

اس کے علاوہ حرارت کی زیادتی اور کمی میں سطح زمین کی خشکی و تری کو بھی بہت دخل ہے - موسم گرما میں بحر کا پانی بہ نسبت اُن پہاڑوں کے جو اس کے کنارے پر واقع ہیں - سرد ہوتا ہے - بخلاف اُس کے جاڑے میں یہ صورت ہوتی ہے - کہ کنارے پر پالا پڑتا ہے - اور سمندر نہیں جمتا + وہ جزیرے اور ساحل جو منطقۂ حارّہ میں یا اس کے قریب واقع ہیں - آب و ہوا کے اعتبار سے اس قدر گرم نہیں - جس قدر کہ وہ ممالک گرم ہیں - جو بحر کے متصل نہیں + معتدل اور باردہ منطقوں کے جزیروں اور ساحلوں کی آب و ہوا جاڑے کے موسم میں اُن ملکوں کی نسبت جو سمندر سے فاصلے پر واقع ہیں - کچھ زیادہ گرم ہوتی ہے - یعنی اس قدر سرد نہیں ہوتی - جس قدر ممالک غیر متصلۂ بحر کی آب و ہوا سرد ہوتی ہے - جو برّ اعظم اضلاع قطبیہ سے پیوستہ یا اُن کے قریب واقع ہیں - ان کا بہت سا حصّہ ان اضلاع کے باعث موسم سرما میں نہایت سرد ہو جاتا ہے - اس قسم کے اضلاع شمالی امریکہ اور ایشیا میں واقع ہیں +

جن ملکوں کا نشیب خطِ استوا کی طرف ہے - وہ زیادہ

گرم ہوتے ہیں - اور جن کا نشیب قطبوں کی طرف ہے -
وہ کم گرم ہوتے ہیں - چنانچہ اسی باعث سے ہنگری کا ملک
پولینڈ کی نسبت زیادہ گرم ہے +

ہوا کی حرکت پر بھی حرارت کی کمی بیشی موقوف ہوتی ہے -
یعنی جو ہوا خطِ استوا کی جانب سے چلتی ہے - وہ گرم ہوتی
ہے - اور جو قطب کی طرف سے آتی ہے - سرد ہوتی ہے +
منطقۂ حارّہ میں جو ہوا اضلاعِ غیر متصلۂ بحر سے آتی ہے -
گرم ہوتی ہے - اور جو سمندر کی طرف سے آتی ہے - سرد
ہوتی ہے + سرد ولایتوں میں سمندر کی ہوا کم سرد ہوتی ہے -
اور خشکی کی نہایت سرد +

بحر کی رَو بھی ملکوں کی آب و ہوا پر بڑا اثر رکھتی ہے -
جو رَو اضلاع حارّہ سے آتی ہے - وہ سرد ملکوں کی آب و
ہوا کو کچھ گرم کر دیتی ہے - مثلاً خلیج مکسیکو کی گرم رَو
ساحل برطانیہ و ناروے کی آب و ہوا کو کچھ گرمی پہنچاتی
ہے - اور قطب کی سرد رَو گرین لینڈ اور لنغبرے ڈار کی
آب و ہوا کو سرد کرتی ہے +

ابر کے ہونے یا نہ ہونے پر بھی حرارت کی کمی اور
زیادتی منحصر ہے - موسم گرما میں بادل آفتاب کی گرمی
کے سدّ راہ ہوتے ہیں - اور موسم سرما میں وہ زمین
سے گرمی کو منعکس نہیں ہونے دیتے - چنانچہ ملک ناروے
کی آب و ہوا جہاں ہمیشہ بادل رہتے ہیں - سویڈن کی آب و ہوا
کی نسبت نہ تو گرمی میں بہت گرم ہوتی ہے - اور نہ
جاڑے میں بہت سرد + جن ملکوں میں زراعت اچھی طرح

ہوتی ہے - اور زمین کا بہت سا حصّہ نہ تو جنگلوں سے گھرا ہؤا ہوتا ہے - اور نہ بالکل چٹیل میدان - ان میں حرارت ہمیشہ یکساں رہتی ہے +

روے زمین کی روئیدگی

گرم ملکوں میں جو خطِ استوا کے قریب ہیں - طرح طرح کے خوش رنگ اور بڑے بڑے درخت ہوتے ہیں - لیکن جس قدر ہم اضلاع قطبیہ کی طرف جاتے ہیں - اُسی قدر درخت اور پودے کم اور چھوٹے نظر آتے ہیں - وہی پودے جن کا قد منطقۂ معتدلہ میں چھوٹا ہوتا ہے - منطقۂ حارّہ میں خاصے بڑے درخت پائے جاتے ہیں - اور جو پودے منطقۂ معتدلہ میں بڑے درخت ہیں - قطب کے قریب چھوٹے ہوتے ہیں + منطقۂ حارّہ میں پھولوں کے درخت قدِ آدم سے زیادہ ہوتے ہیں - اور منطقۂ معتدلہ میں قدِ آدم - اور قطب کے قریب زمین سے کچھ ہی اونچے ہوتے ہیں + اگر کسی بلند پہاڑ پر چڑھیں - تو بھی نباتات میں اسی قسم کا تفاوت پایا جاتا ہے - چنانچہ کوہ ہمالیہ کے دامن میں اضلاع حارّہ کے درخت پائے جاتے ہیں - درجہ بدرجہ زیادہ بلندی پر اضلاع معتدلہ و باردہ کے سے پودے دیکھنے میں آتے ہیں - یہاں تک کہ نہایت بلندی پر ایسے ٹیلے دکھائی دیتے ہیں - جو برف سے ہمیشہ پوشیدہ رہتے ہیں - اور وہاں کسی قسم کی روئیدگی نہیں ہوتی +

حاصل کلام یہ ہے - کہ منطقۂ حارّہ میں درخت کثرت سے

اُگتے اور سرعت سے بڑھتے ہیں - اور وہاں سے قطبوں کی طرف درختوں کی قسمیں بتدریج کم اور قد بھی چھوٹے ہوتے جاتے ہیں +

خطِ استوا سے قطبوں تک نباتات کے لحاظ سے آٹھ منطقے ہیں - چنانچہ نصف کرۂ شمالی کی تقسیم بیان آئندہ سے ظاہر ہے + اوّل منطقۂ متصلۂ خطِ استوا - اس میں کھجور - تاڑ - کیلے - لونگ - الائچی وغیرہ مصالح کے درخت اور بن اور اور اسی قسم کی چیزیں ہوتی ہیں + دوم وہ منطقہ جو خط سرطان کے قریب واقع ہے - اس میں انجیر - نیشکر - چاول - جوار - باجرہ - روئی وغیرہ پیدا ہوتی ہے + سوم منطقۂ متصلۂ خط سرطان - اس میں مہندھی - زیتون - چائے - چاول - جوار - باجرہ روئی وغیرہ ہوتی ہے + چہارم وہ منطقہ جو خط سرطان سے شمال کی طرف منطقۂ معتدلہ کے گرم حصّے میں واقع ہے - اس میں وہ درخت ہوتے ہیں - جو ہمیشہ سرسبز رہتے ہیں - اور ان کے علاوہ انگور - گندم - مکّی - بادام - اخروٹ وغیرہ ہوتے ہیں + پنجم منطقۂ معتدلہ کا سرد حصّہ - اس میں وہ اناج اور درخت پیدا ہوتے ہیں - جو انگلستان میں کثرت سے پائے جاتے ہیں + ششم منطقۂ متصلۂ دائرۂ قطبی - اس میں صنوبر - بید اور کچھ جَو بھی پیدا ہوتے ہیں + ہفتم وہ منطقہ جو قطب کے قریب واقع ہے - اس میں کئی قسم کے پہاڑی پھول اور نرم نرم خوشنما گھاس پیدا ہوتی ہے - + ہشتم منطقۂ قطبیہ جہاں درخت کا نام بھی نہیں ہے +

یہاں سے معلوم ہوتا ہے۔کہ نباتات کی پیدائش حرارت کی زیادتی اور کمی پر منحصر ہے۔مگر حرارت بھی مختلف مقامات میں موسم کے تغیر و تبدل کے سبب سے متفاوت ہوتی ہے۔ بعض ملکوں میں گرمیوں میں گرمی بہت ہوتی ہے ۔ اور جاڑوں میں جاڑا شدت سے پڑتا ہے ۔ اور بعض ملکوں میں نہ گرمی میں زیادہ گرمی ہوتی ہے ۔ اور نہ جاڑے میں زیادہ سردی۔ بعض درخت زیادہ سردی کے متحمل نہیں ہوتے۔اور بعض زیادہ سردی کی برداشت کر سکتے ہیں ۔ اور گرمی میں بھی ان کے واسطے زیادہ گرمی چاہیئے + رطوبت کے تفاوت سے بھی درختوں پر وہی اثر ہوتا ہے ۔ جو گرمی کے اختلاف سے ہوتا ہے ۔ بہت سے درخت مرطوب ملک میں نہیں ہوتے۔ اور بہت سے خشک ملک میں نہیں پائے جاتے +

اب درختوں کے قیام اور ان کی غذا کا حال بیان کیا جاتا ہے ۔ درخت زمین میں قائم ہیں ۔ اور غذا کچھ تو زمین سے حاصل کرتے ہیں ۔ اور اکثر ہوا سے + کل اشیا کے جلنے اور جانداروں کے دم لینے سے ایک شے جس کو کاربانک ایسڈ گاس کہتے ہیں ۔ نکل کر ہوا میں مل جاتی ہے ۔ اگر یہ چیز ہوا ہی میں جمع ہوتی جاتی ۔ تو تمام حیوانات مر جاتے ۔ لیکن حکیم مطلق نے اپنی قدرت کاملہ سے ایسا انتظام کیا ہے ۔کہ یہ شے حیوانات کو ضرر پہنچانا تو کیا ۔ بلکہ ایک طرح سے ان کی زندگانی کا سبب ہوتی ہے ۔کیونکہ تمام نباتات اس سے غذا پاتی ہیں ۔ اور یہ شہر اور بستیوں سے جہاں جانداروں کے سانس لینے اور ہر قسم کی چیزوں کے جلنے اور سڑنے

بسنے سے بکثرت پیدا ہوتی ہے - ہوا کے ساتھ مل کر دور تک
جنگلوں میں پہنچ جاتی ہے - اور وہاں درختوں کے پتے اس کو
جذب کرکے غذا پاتے ہیں - اور پتے - پھول - پھل اور تنے
اسی سے بنتے ہیں - پس اگر یہ گاس نہ ہوتی - تو درخت پیدا
نہ ہوتے - اور درخت نہ ہوتے - تو جاندار کیا کھا کر جیتے + پتھر
کے کوئلے بھی جو اب جلانے کے کام آتے ہیں - زمانۂ سابق
میں پودے تھے - جو اسی گاس سے بنے تھے - اور آئندہ پھر
ایسی ہی گاس بن کر پودوں کے اجزا ہو جائینگے - اور یہی
دور جاری رہیگا + جو درخت انسان کے واسطے نہایت فائدہ مند
ہیں تین قسم کے ہیں - اوّل خوردنی یعنی جو کھانے کے کام آتے
ہیں - دوم بافتنی یعنی جن سے کپڑا بنتا ہے - سوم بن
کے درخت +

اسی طرح کھانے کے پودوں کی بھی تین قسمیں ہیں - اوّل
مختلف قسم کے اناج مثل گندم - جو - جوار - باجرہ - چاول
وغیرہ + دوم اقسام میوہ - مثل سیب - ناشپاتی - انجیر - نارنگی -
انناس - اخروٹ - کیلہ - کھجور - بادام وغیرہ + سوم اصول یعنی
جڑیں مثل شلغم - گاجر - مولی - آلو - اروی وغیرہ + اور ان کے
علاوہ نیشکر - چاے - بن - مصالح وغیرہ بھی اشجار خوردنی میں
داخل ہیں + بہت سے پودوں سے صحت بخش دوائیں حاصل
ہوتی ہیں - مثل چرائتہ - کونین - عناب - بنفشہ وغیرہ + بہت
سے پودوں سے روح افزا عطر بنتے ہیں - مثل گلاب - کیوڑہ -
موتیا - حنا وغیرہ + وہ پودے جن سے کپڑا بنتا ہے - یہ ہیں -
سن - روئی - شہتوت وغیرہ - اگرچہ خاص درخت شہتوت سے

کسی قسم کا کپڑا نہیں بنتا - لیکن چونکہ وہ ریشم کے کیڑوں کی غذا ہے - لہٰذا اس قسم میں شامل کیا گیا + پودوں سے طرح طرح کے رنگ بھی حاصل ہوتے ہیں - مثل نیل - کسمب وغیرہ +

حیوانات

حیوانات کی غذا نباتات ہے یا وہ حیوانات جو نباتات سے پلتے ہیں - اس لئے دنیا کے گرم اضلاع میں جہاں نباتات بہت سی قسم کی ہوتی ہیں - حیوانات کی قسمیں بھی زیادہ پائی جاتی ہیں - اگرچہ نباتات کی نسبت حیوانات کو انتقال مکانی کی قدرت زیادہ ہے - تو بھی ہر جانور ایک خاص ملک میں پایا جاتا ہے +

یہ بھی مشاہدہ ہوا ہے - کہ ہر جانور کی ایک خاص خوراک ہوتی ہے - اور ہر ایک قسم کے جانور کو اس کی پیدائش اور پوشاک کی وجہ سے ایک خاص ولایت کی آب و ہوا موافق ہوتی ہے - مثلاً رینڈیر[1] کو جو منطقۂ باردہ میں پیدا ہوتا ہے - گرمی بالکل موافق نہیں - اور اونٹ کو جو ریگستان میں ہوتا ہے - سردی اور تری کی برداشت نہیں + جن جانوروں کی غذا کیڑے اور پھل اور پتے ہیں - وہ یا تو ایسے مقامات میں پیدا ہوتے ہیں - جہاں ان چیزوں کی بارہ مہینے کثرت رہتی ہے - یا ابابیل کی طرح نقل مکانی کرتے ہیں - یعنی جاڑوں میں ایک ولایت میں اور گرمیوں میں دوسری ولایت میں

---

[1] ایک قسم کا ہرن ہے - جو شمالی اضلاع میں ہوتا ہے +

رہتے ہیں - یا چمگادڑ کی طرح موسم سرما میں سویا ہی کرتے ہیں + اکثر اوقات دریا اور بحیرے اور بحر اور سلسلۂ کوہ اور بن اور صحرا وغیرہ بھی جانوروں کو ایک ملک سے دوسرے ملک میں جانے کے مانع یا باعث ہوتے ہیں - مثلاً کوہ ہمالیہ و صحرائے ایران و عرب و افریقہ ہاتھی کے لئے حد شمالی ہے - یعنی شمال کی طرف ہاتھی آگے نہیں بڑھ سکتا + اللہ تعالے نے اپنی حکمت بالغہ سے ایسا انتظام کیا ہے - کہ اہلی جانور بہت سے ملکوں میں ہوتے ہیں - اور ہر قسم کی آب و ہوا میں اپنا گذارہ کر لیتے ہیں - مثلاً کُتا - گھوڑا - گائے - بھیڑ - کبوتر - مرغی - بطخ وغیرہ سب ملکوں میں خواہ گرم ہوں یا سرد پائے جاتے ہیں + پہاڑوں پر جس قدر بلندی تک آدمی پہنچتا ہے - اور سطح زمین پر جتنی دور قطب کی طرف گیا ہے - جانور اس سے پرے تک پائے گئے ہیں + ایسے مقامات پر جانوروں کی تعداد کی کمی میں تو شک نہیں - مگر کوئی انسان یہ نہیں کہ سکتا - کہ میں ایسی جگہ گیا ہوں - جس کے پرے جانور نہ تھے - بحر شمالی میں پرند بحری اور اسپ دریائی اور ویل مچھلی اور قطبی ریچھ ایسے مقامات پر دیکھے گئے ہیں - جہاں انسان ہرگز نہیں پہنچ سکتا +

نسل انسان کی قسمیں

حضرت انسان تین بڑی قسموں میں منقسم ہیں - جن کی شکل اور رنگ اور زبان میں بڑا اختلاف ہے - اوّل اِنڈو یُورپین - دوم منگولین - سوم افریقین + اِنڈو یُورپین کے خال و خط میں عموماً

تناسب ہوتا ہے۔رنگ روشن اور پیشانی کشادہ ہوتی ہے +
منگولیَن کی نسل کے بال سیاہ اور سیدھے۔آنکھیں چھوٹی۔
چہرہ چکلا اور چپٹا ہوتا ہے +انڈین یعنی امریکہ کے اصلی باشندے
جن کا سُرخ رنگ تانبے کی طرح چمکتا ہے۔اسی نسل سے ہیں+
افریقی نسل کے بال کالے اور اُون کی مانند پیچیدہ۔ناک چپٹی۔
ہونٹ موٹے اور رنگ عموماً سیاہ ہوتا ہے۔مگر جو لوگ
افریقہ کے شمال مشرق میں رہتے ہیں۔وہ فرنگیوں سے بہت
مشابہ ہیں+ایک خاندان کی اولاد میں عام مشابہت ہوتی
ہے۔اور کبھی یہ مشابہت اس قدر کم ہوتی ہے۔کہ صرف
دوسرے خاندان سے مقابلہ کرنے کے وقت امتیاز ہو سکتا
ہے +

مختلف ملکوں کی نسل کے بیان کرنے میں یہ لحاظ کرنا چاہیئے۔
کہ وہ کن باتوں میں مشابہ ہیں۔اور کن امور میں مختلف۔
مثلاً ہندوؤں اور انگریزوں میں بہت تفاوت ہے۔لیکن
حبشیوں اور تاتاریوں کی نسبت نہایت کم۔اور زبان کا بھی
مقابلہ کرنا چاہیئے۔بعض زبانوں میں اتحاد اور بعض میں اختلاف
پایا جاتا ہے۔زبان انگریزی فرانسیسی سے بہت مختلف ہے۔
اور اس میں اور ہالینڈ اور جرمنی کی زبان میں اختلاف کم ہے۔
چنانچہ زبان انگریزی اور جرمنی میں صیغۂ مفرد سے صیغۂ جمع
بنانے کے طریق یکساں ہیں۔ان باتوں کے مقابلہ کرنے سے
یہ امر دریافت ہو گیا ہے۔کہ تمام قومیں جو یورپ کے مغرب
سے اقلیم ہند تک آباد ہیں۔ایک ہی قسم کی ہیں۔اور اسلئے
اس قسم کا نام انڈو یورپین ہے +

دوسرا باب

ایشیا کے بیان میں

حدود اربعہ

(۱) ایشیا ایک برّ اعظم ہے - جس میں کئی ملک واقع ہیں - اس کی حدود اربعہ یہ ہیں - اُتّر کی حد بحر شمالی - پورب کی حد بحر الکاہل - دکن کی حد بحر ہند - پچھم کی حد بحیرۂ قلزم و بحیرۂ شام و برّ اعظم یورپ +

طول و عرض و رقبہ

(۲) ایشیا کا طول شمال مشرق سے جنوب مغرب تک ۶۷۰۰ میل ہے - اور اس کی چوڑائی چین کے جنوب مشرق سے کوہ اورال تک ۵۳۰۰ میل کے قریب ہے +

ایشیا ۲۶ درجے طول شرقی - اور ۱۷۰ درجے طول غربی - اور ایک درجہ ۲۷ منٹ اور ۷۸ درجے عرض شمالی کے مابین واقع ہے + ایشیا کا رقبہ ایک کروڑ ساٹھ لاکھ مربع میل ہے +

ممالک

(۳) یہ ملک ایشیا میں واقع ہیں - روس - روم جس کو انگریز ٹرکی کہتے ہیں - سلطنت چین - کوریا - جاپان - جزیرہ نمائے ہند چینی - افغانستان - بلوچستان - ہندوستان - لنکا - فارس - عرب +

دریا

(۴) ایشیا کے مشہور دریا یہ ہیں - لینا - ینیسے - اوبے

جو کوہ الطائیٔ سے نکل کر سائی بیریا کے شمال کی طرف بہ کر بحر منجمد میں جا گرتے ہیں + دریاے اُمُور جو کوہ الطائیٔ سے نکل کر مشرق کی جانب بہتا ہے - اور چینی تاتار اور چین میں سے گزر کر بحیرۂ اوکاٹسک میں جا گرتا ہے + ینگ سی کیانگ اور ہوانگ ہو جو تبّت کے پہاڑ سے نکلتے ہیں - اور چین کے ملک میں بہکر بحر الکاہل میں جا ملتے ہیں + دریاے برہم پتّر - ایراوتی اور سندھ جو کوہ ہمالیہ یعنی ہندوستان کے شمال سے نکلتے ہیں - ان میں سے برہم پتّر اور ایراوتی تو خلیج بنگالہ میں جا گرتے ہیں - اور دریاے سندھ بحیرۂ عرب میں - دریاے گنگ جو کوہ ہمالیہ کے جنوب سے نکلتا ہے - اور وہاں سے گوشۂ جنوب مشرق کی طرف بہتا ہے - اس میں دریاے جمنا - گومتی - گھاگرا - سون - کوسی وغیرہ جا ملتے ہیں - اور دریاے گنگ برہم پتّر میں جا گرتا ہے - اور وہ مقام جہاں کہ دریاے گنگ و برہم پتّر ملتے ہیں - بنام پدما نامزد ہے + دریاے دجلہ اور فرات جو کوہستان ارمینیا سے نکلتے ہیں - اور عراق عرب سے بہکر ایک مقام پر جو بصرے سے چالیس میل ہے - باہم ملکر خلیج فارس میں جا گرتے ہیں +

بحیرے: (۵) ایشیا کے مشہور بحیرے یہ ہیں + اوّل بحیرۂ کامس کاٹکا جس کو بحیرۂ برِنگ بھی کہتے ہیں - جزیرہ نماے کامس کاٹکا کے مشرق کی طرف واقع ہے + دوم بحیرۂ اوکاٹسک مابین کامس کاٹکا اور چینی تاتار کے + سوم بحیرۂ جاپان جاپان اور چینی تاتار کے درمیان + چہارم بحیرۂ زرد کوریا اور چین کے درمیان + پنجم بحیرۂ مشرقی چین اور جزیرۂ لُوچُو کے مابین + ششم

بحیرۂ چین جس کی مشرقی حد پر جزائر فارموسا اور فلپائن اور
بورنیو واقع ہیں + ہفتم بحیرۂ عرب ہندوستان اور عرب کے درمیان
ہشتم بحیرۂ قلزم عرب کے مغرب کی طرف + نہم لوانٹ بحیرۂ شام
کا مشرقی حصہ جو شام کے مغرب کی طرف واقع ہے +

خلیج

(۶) ایشیا کی خلیجیں یہ ہیں - خلیج اوبے بحر منجمد میں +
خلیج اناڈر - خلیج ٹانکین اور خلیج سیام بحر الکاہل ہیں + خلیج
بنگالہ - کھمبایت - خلیج کچھ - خلیج فارس بحر ہند ہیں +

جھیل

(۷) ایشیا کی جھیلیں یہ ہیں - جھیل کیسپین جو ملک
روس - تاتار اور فارس سے محدود ہے - جھیل آرال جو
تاتار میں ہے - اور جھیل بیکال جو قریب ارکوٹسک کے سائبیریا
میں واقع ہے - جھیل وان جو ملک روم میں ہے - ارومیا جو
ملک فارس میں واقع ہے - جھیل پلٹی جو بشکل دائرہ تبت
میں ہے - بحیرۂ لوط جس میں نہ کوئی مچھلی زندہ رہ سکتی ہے -
اور نہ کوئی درخت اُگ سکتا ہے - یہودیہ میں ہے - جھیل مانسرو
اور جھیل راون روہد جو تبت میں ہیں - اور منبرک شمار کی جاتی ہیں +

آبنائے

(۸) ایشیا میں آبنائے یہ ہیں - آبنائے ڈیگاٹس نوازمبلا اور
برّ اعظم ایشیا کے بیچ میں - آبنائے برنگ جس کو برنگ
صاحب نے دریافت کیا تھا - امریکہ اور ایشیا کے درمیان آبنائے
تاتار سہالین اور چینی تاتار کے مابین - آبنائے کوریا مابین کوریا
اور جاپان کے - آبنائے مکاسر بورنیو اور سیلبیز کے درمیان
آبنائے سنڈا سوماٹرا اور جاوا کے درمیان - آبنائے ملایا
سوماٹرا اور ملایا کے درمیان - آبنائے چلوا یا منار لنکا اور
ہندوستان کے درمیان - آبنائے باب المندب بحر قلزم کی

آمد و رفت کی راہ - آبنائے ہرمز خلیج فارس کی آمد و رفت کی راہ +

راسیں

(۹) ایشیا میں راسیں اتنی ہیں - راس سویٹوو جو ایشیا کے شمال میں واقع ہے - راس مشرقی جو ایشیا کے شمال مشرق میں ہے - راس لوپاٹکا جو کامس کاٹکا کا جنوبی سرا ہے - راس نمپئو جو چین کا مشرقی سرا ہے - راس بوجے ڈوار جو رلیوزن کا شمالی سرا ہے - راس کیمبوج چین کا جنوبی سرا - راس رومینیا ملکّا کا جنوبی سرا - راس کماری ہندوستان کا جنوبی سرا - راس الحد عرب کا مشرقی سرا +

خاکنائے

(۱۰) ایشیا میں خاکنائے سویز افریقہ کو ایشیا سے وصل کرتی تھی - اب اس خاکنائے کے درمیان ایک نہر بن گئی ہے - جس کے سبب جہاز بحرۂ قلزم میں سے بحیرۂ روم میں آتے جاتے ہیں + خاکنائے کرا ملایا کو سیام سے ملاتی ہے +

جزیرہ نما

(۱۱) ایشیا میں چھ جزیرہ نما ہیں - اوّل ہندوستان جنوبی جس کو دکن کہتے ہیں - یہ درمیان بحیرۂ عرب اور خلیج بنگالہ کے واقع ہے - دوم جزیرہ نمائے ہند چینی - جس میں برما - سیام اور ملایا شامل ہیں - سوم جزیرہ نمائے عرب - چہارم جزیرہ نمائے کوریا - پنجم جزیرہ نمائے ایشیا کوچک جو مابین بحیرۂ اسود اور بحیرۂ شام کے واقع ہے - ششم جزیرہ نمائے کامس کاٹکا جو ایشیا کے گوشۂ شمال مشرق میں ہے +

جزائر

(۱۲) جزیرہ قبرس اور روڈس یہ دونو بحیرۂ شام میں ہیں + اور جزائر سراندیپ - مالدیپ - لکادیپ - اینڈے من - نکوبار - سنگاپور جس کو انگریزوں نے آباد کیا ہے - اور پی ننگ

بحر ہند میں واقع ہیں + بحر ہند اور بحر الکاہل کے درمیان ایک مجمع الجزائر ہے۔ جن میں سے بورنیو نیو ہالینڈ کے سوا تمام جہان کے جزیروں سے بڑا ہے۔ جزیرۂ جاوا اور جزیرۂ سوماٹرا ڈچ کے ماتحت ہیں ۔ اور جزائر فلپائن ہمارے متحد سے متعلق ہیں۔ ان جزیروں کے علاوہ اس مجمع میں اور بھی بہت سے جزیرے ہیں۔ ان میں سے بعض میں طرح طرح کے مصالح۔ مثل لونگ و جائفل وغیرہ بکثرت پیدا ہوتے ہیں۔ اور آبادی کی روز بروز ترقی ہوتی جاتی ہے + جزیرہ ہینن چین کے جنوب کی طرف واقع ہے۔ اور اس کے قریب دو چھوٹے چھوٹے جزیرے اور ہیں۔ جن میں سے مکاؤ پرتگال والوں سے متعلق ہے۔ اور ہانگ کانگ انگریزوں کے تحت میں ہے۔ جزیرۂ فارموسا اور جزائر لوچو چین کے مشرقی کنارے پر واقع ہیں۔ جزائر لوچو اور جزیرہ نمائے کامس کاٹکا کے درمیان نیفن اور جنسو اور کیوسیو اور کئی اور چھوٹے چھوٹے جزیرے ہیں۔ جو شاہ جاپان کی حکومت میں ہیں۔ اور ایک بڑا جزیرہ سہالین نامی چینی تاتار سے متعلق ہے +

پہاڑ (۱۳) سلسلۂ کوہ الطائی جو روس کے جنوب میں پھیلا ہوا ہے ۔ اور جزیرہ نمائے کامس کاٹکا سے جھیل آرال تک چلا گیا ہے۔ مختلف مقاموں میں مختلف ناموں سے مشہور ہے +

کوہ ہمالیہ جو ساری دنیا کے پہاڑوں سے بلند ہے۔ ہندوستان کے شمال میں واقع ہے +

کوہ ہندوکش افغانستان اور تاتار کے درمیان واقع ہے۔

کوہ البرز بحیرۂ خزر کے جنوب اور فارس کے شمال میں ہے +

کوہ بلور تاغ چینی تاتار اور ترکستان کے درمیان ہے + کوہ قاف جس کو انگریز کاکیسس کہتے ہیں - بحیرۂ اسود اور بحیرۂ خزر کے درمیان واقع ہے + کوہ طارس ملک روم میں ہے + مشرقی اور مغربی گھاٹ ہندوستان کے جنوب میں ہیں + کوہ کیلاس تبت کے شمال میں ہے + ہمالیہ کے پہاڑوں میں سے کوہ اورسٹ دنیا کے سب پہاڑوں سے اونچا ہے - کوہ آرارٹ یا جُودی جس پر حضرت نوحؑ کی کشتی طوفان کے بعد ٹھیری تھی - آرمینیا میں واقع ہے + کوہ سینا یا کوہ طور جس پر خدا نے حضرت موسےؑ کو دس احکام شرعی یہودیوں کی ہدایت کے واسطے دئے تھے - عرب میں ہے +

[illegible]

(۱۴۲) ایشیا میں قیمتی جواہرات - چاندی اور سونا افراط سے پیدا ہوتا ہے - چنانچہ جب تک امریکہ دریافت نہیں ہوا تھا - سب لوگ یہ جانتے تھے - کہ ہیرے اور موتی صرف ایشیا ہی میں پیدا ہوتے ہیں - اور چاے خطائی اور عطریات اور ابازیر یعنی مصالح مثلاً جائفل - دار چینی - لونگ - الائچی صرف ایشیا سے اور ملکوں کو لے جاتے ہیں +

[illegible]

اس سبب سے بھی ایشیا نامور ہے - کہ اس میں باغ عدن تھا - جہاں حضرت آدمؑ مخلوق ہوکر مقیم ہوئے - اور طوفان کے بعد حضرت نوحؑ نے بھی ایشیا میں سکونت اختیار کی - ایشیا ہی میں یہودیوں کا ملک تھا جن کو توریت ملی اور تمام انبیا ایشیا ہی میں پیدا ہوئے - کتب سماوی سب ایشیا ہی میں نازل ہوئیں - حضرت عیسےؑ بھی اسی جگہ پیدا ہوئے +

پہلی فصل

ایشیائی روس کے بیان میں

(۱) ایشیائی روس بڑا وسیع ملک ہے - جو ایشیا کے شمال میں اس سرے سے اُس سرے تک پھیلا ہُوا ہے + اس کا طول کوہ اورال سے آبنائے بیرنگ تک ۳۶۰۰ میل ہے - اور عرض شمالاً جنوباً ۱۸۰۰ میل ہے - کُل علاقوں کا رقبہ ۶۳ لاکھ مربع میل اور آبادی دو کروڑ ۳۶ لاکھ ہے +

(۲) اس کے دکن کی طرف گرمیوں میں جب دن بڑا ہوتا ہے - تو ساڑھے پندرہ گھنٹے سے زیادہ نہیں ہوتا - مگر شمال کی جانب موسم گرمی میں کئی مہینے تک آفتاب نہیں چھُپتا - ایشیائی روس تین بڑے حصّوں پر مشتمل ہے - اوّل ٹرینس کاکیشیا دوم سائبیریا - سوم روسی ترکستان +

(۳) ٹرینس کاکیشیا ان ممالک کا نام ہے - جو کوہ قاف کے جنوب کی طرف واقع ہیں - ان کے شمال میں کوہ قاف ہے - جنوب میں فارس اور روم - مشرق میں بحیرۂ کیسپین یا خزر - مغرب میں بحیرۂ اسود +

ٹرینس کاکیشیا کے بڑے بڑے صوبے جارجیا اور سرکیشیا ہیں - جارجیا کے لوگ بہادر ہوتے ہیں - اور اُن کی عورتیں خوبصورتی میں مشہور ہیں - ٹفلس دار الخلافہ ہے - اریوان مشہور شہر روسی حصۂ آرمینیا میں واقع ہے - قلعہ قارص - باطوم -

اروا ہن تینوں شہر ۱۸۷۸ء میں سلطنت روم سے علیحدہ ہوکر شامل ہوئے +

ٹرینس کاکیشیا کے باشندے مختلف نسلوں کے ہیں - اور مختلف مذہبوں کو مانتے ہیں - اور مذہب عیسائی جارجیا میں پھیلا ہوا ہے +

(۴) سائی بیریا ٹرینس کاکیشیا کی نسبت نہایت وسیع ہے - اس کی حد شمالی بحر منجمد شمالی - جنوبی سلطنت چین و ترکستان - مشرقی بحر الکاہل اور مغربی فرنگستانی روس ہے +

سائی بیریا دو صوبوں پر منقسم ہے - ایک کا نام مشرقی سائی بیریا - اور دوسرے کا نام مغربی سائیبیریا + مشرقی سائیبیریا کا ارکوٹسک دار الخلافہ ہے - اور جزیرہ نماے کیمسکٹکا کا مشہور شہر پیٹرو پالو واسکی ہے - اور مغربی میں شہر ٹوبالسک دار الخلافہ ہے - شہر اومسک اور ٹومسک مشہور شہر ہیں +

سائی بیریا میں آبادی بہت تھوڑی ہے - یعنی صرف ۷ لاکھ ۵۰ ہزار آدمی بستے ہیں - جن میں سے نصف لاکھ توجلا وطن قیدی ہیں - جو فرنگستانی روس سے بھیجے گئے ہیں - اصلی باشندے روز بروز کم ہوتے جاتے ہیں - ان کا گزارہ زیادہ تر مچھلیوں پر ہے +

(۵) اس ملک میں ۱۵ دریا جنوب سے شمال کی طرف بہ کر بحر منجمد میں جا ملتے ہیں - ان میں سے لینا - ینیسے اور اوبے سب سے بڑے دریا ہیں - جھیلیں بھی اس میں بہت ہیں - مگر جھیل بیکال صوبۂ سائی بیریا میں سب سے بڑی ہے - اور اس کا پانی شیریں ہے +

(۶) اس ملک میں دو پہاڑ بڑے نامی ہیں - ایک الطائی جو جنوب کی طرف ہے - دوسرا کوہ اورال جو ایشیائی روس اور فرنگستانی روس کی سرحد پر ہے +

(۷) معدنی پیداوار کے لحاظ سے سائی بیریا کسی ملک سے کم نہیں - یہاں کوئلا کثرت سے ملتا ہے - کوہ اورال اور الطائی میں سونے - چاندی - سیسے - تانبے اور سنگ مرمر کی بہت سی کانیں ہیں - بعض کانوں سے زمرد اور بیش بہا پتھر نکلتے ہیں - جس زمین کو ینیسے سیراب کرتا ہے - اُس کے ایک ضلع میں اس قدر گیہوں پیدا ہوتے ہیں - کہ دنیا کے زرخیز سے زرخیز قطعات میں بھی اس سے زیادہ نہیں پیدا ہوتے - گھاس بافراط پیدا ہوتی ہے - مچھلیاں اس کثرت سے ہوتی ہیں - کہ ماہی گیر کو جال ٹوٹنے کا اندیشہ ہوتا ہے - یہاں سمور دار جانور بہت ہوتے ہیں - [illegible] کی دولت کا یہ بہت بڑا ذریعہ ہے - لیکن شمال میں کوئی پیداوار نہیں ہوتی ہے +

(۸) سائی بیریا میں چار قومیں بستی ہیں - (۱) سیمو ایڈی - (۲) اسکیمو - ان دونو کا گزارہ مچھلیوں پر ہے - اور بحر منجمد کے ساحل پر رہتی ہیں - (۳) کرغز جنوب مشرق میں رہتے ہیں - (۴) یاکٹ جو وسط سائی بیریا میں رہتے ہیں - زیادہ تر باشندے بُت پرست اور وحشی ہیں +

(۹) فرنگستانی روس کا قیصر ایشیائی روس کا بھی بادشاہ ہے - چنانچہ جو قانون یورپ کے روس میں جاری ہیں - وہی ایشیائی روس میں بھی مروّج ہیں +

(۱۰) مذہب ان لوگوں کا مختلف ہے۔چنانچہ صوبۂ جارجیا کے اکثر باشندے عیسائی ہیں۔اور کلیسائے یونانی کے پیرو ہیں۔ مگر پہاڑی اقوام مسلمان ہیں۔سائی بیریا کے مغرب کی طرف مسلمانوں کی بعض خانہ بدوش قومیں ہیں۔یعنی کہیں سکونت نہیں رکھتیں۔لیکن اصلی باشندے بودھ مذہب کے پیرو ہیں۔ ٹرینس سائی بیرین ریلوے ماسکو اور ولاڈی واسٹاک کے درمیان واقع ہے۔اور سائی بیریا کی تجارت کے لئے بہت مفید ہے +

(۱۱) **تاتار** ایک بڑا وسیع ملک ہے۔جو فارس کے شمال میں واقع ہے۔اس کے شمالی اور مغربی حصے میں ایک کف دست میدان ہے۔مگر جنوب اور جنوب مغرب میں کئی قطعے زرخیز ہیں +

یہ ملک اب آزاد نہیں رہا ہے۔روسیوں نے اپنی سلطنت سے ملحق کر لیا ہے۔اور مرو تک اُن کی ریل جاری ہو گئی ہے۔اور آگے جاری ہونے کی تجویز ہو رہی ہے۔اسی وجہ سے افغانستان اور ہندوستان کو روسیوں کی طرف سے خدشہ لگا رہتا ہے۔لیکن سرکار انگریزی کے اقبال کے آگے روسیوں کا ستارہ ماند ہے۔اس لئے یہ لوگوں کا خیال خام ہے۔کہ شاہ روس ایک دن ہندوستان پر چڑھائی کریگا +

(۱۲) اس ملک کے بڑے بڑے شہر یہ ہیں۔سمرقند۔تاشقند۔ قوقند۔بخارا۔خیوا +

(۱۳) جیحوں۔سیحوں دو دریا اس ملک میں ہیں۔جو جھیل آرال میں جا گرتے ہیں +

(۱۴) اس ملک کے باشندے بہت زحمت کش اور اکثر

خانہ بدوش ہیں۔ گھر بنا کر نہیں رہتے۔ جہاں چاہتے ہیں۔ خیمہ استادہ کرکے رہتے ہیں۔ اور ہزاروں آدمی مع زن و فرزند و مویشی وغیرہ جا بجا کشتکاری کرتے ہیں۔ فرنگستان کی سرحد سے بحر الکاہل تک جو ایک بڑا میدان واقع ہے۔ اس میں ان کے خیمے جابجا ملا کرتے ہیں۔ جب تک اس میدان میں گھاس وغیرہ رہتی ہے۔ یہیں پڑے رہتے ہیں۔ اور جب ہو چکتی ہے تو دوسری جگہ تلاش کرتے ہیں +

(۱۵) ان کا مذہب اسلام اہل سنت و جماعت ہے۔ اور اہل فارس سے جو شیعہ ہیں۔ سخت متنفر ہیں +

(۱۶) زمانۂ قدیم میں اس ملک کو باختر اور سغدی کہتے تھے +

دوسری فصل

ٹرکی یا روم کے بیان میں

(۱) ایشیائی روم یا ٹرکی طول میں بحیرۂ یونان سے کوہ آرارٹ تک ۹۵۰ میل ہے۔ اور عرض میں بحیرۂ اسود سے شام تک ۷۶۰ میل۔ آبادی تقریباً دو کروڑ بیس لاکھ ہے +

(۲) جزائر روڈس اور قبرس پہلے روم کی عملداری میں تھے۔ مگر قبرس اب انگریزوں کے ماتحت ہے +

(۳) یہاں کے اکثر باشندے مسلمان ہیں۔ مگر مسیحی بھی بہت ہیں +

(۴) اس ملک کے بادشاہ کا حکم اگر قرآن کے خلاف نہ ہو-
تو بمنزلۂ قانون کے مانا جاتا ہے +
(۵) اس ملک کے بڑے بڑے صوبے یہ ہیں-ایشیا کوچک-
شمال مشرقی گوشہ آرمینیا کا - شام - الجزائر یا مسوپوٹیمیا-
عراق عرب +
ایشیا کوچک میں یہ شہر مشہور ہیں - سمرنا بڑا تجارت کا
مقام جانب غرب واقع ہے - انگورا وسط میں-یہاں کی بکریاں
مشہور ہیں - جن کے ریشمی بال بڑی قیمت پاتے ہیں-طارسس
حضرت پالوس کی پیدائش کی جگہ ہے - سکندر اعظم نے یہاں
دریا میں نہانے سے اپنی جان دی +
آرمینیا میں بڑا شہر ارض روم ہے - اس ملک کا مشرقی
حصّہ روسیوں کی سلطنت میں شامل ہے +
ملک شام کا جنوب مغربی حصّہ پیلسٹائن کہلاتا ہے - یہ
عیسائیوں کے لئے متبرک جگہ ہے - اورشلیم جہاں حضرت
یسوع مسیح مصلوب ہوئے - اس کے نزدیک ایک چھوٹا قصبہ
بیت اللحم نامی ہے - جہاں حضرت عیسےٰؑ پیدا ہوئے تھے-
حلب اور دمشق بڑے شہر ہیں +
الجزیرہ کا دارالخلافہ موصل دریاے دجلہ پر واقع ہے -
یہاں کی ململ مشہور ہے - قدیمی شہر نینوہ کے کھنڈرات اسی
کے قریب ہیں +
عراق عرب میں بصرہ اور بغداد مشہور شہر ہیں +
اس ملک کے شہر تو خوب آباد ہیں - مگر دیہات ویران
ہیں - کیونکہ عاملوں کے ظلم سے دیہات کے رہنے والے شہروں

ہیں جا بسے ہیں +

(۶) روم کی آب و ہوا آرمینیا اور ایشیاے کوچک کے چند اضلاع کے سوا بہت اچھی ہے۔ البتہ گاہ گاہ اس ملک میں ایک قسم کی وبا آتی ہے۔ جس کو طاعون کہتے ہیں۔ اس سے شہر کے شہر ویران ہو جاتے ہیں +

(۷) اس کی زمین عموماً پہاڑی ہے۔ مگر اس میں بہت سے میدان زرخیز ہیں۔ خصوصاً اُن گھاٹیوں میں جو پہاڑ کے درمیان واقع ہیں۔ کئی قسم کے عمدہ پھل انگور وغیرہ خود رَو ہوتے ہیں۔ قالین۔ ریشم۔ نیل۔ میوے۔ ریوند چینی وغیرہ یہاں کی اجناس تجارت ہیں۔ اور معدنی پیداوار میں پتّھر کا کوئلہ۔ کچّا لوہا۔ سیسا اور تانبا ہوتا ہے +

(۸) زمانۂ قدیم میں یہ شہر اس ملک میں مشہور تھے۔ نینوہ جو دجلے پر بستا تھا۔ بابل جو دریاے فرات پر تھا۔ یہ دونو شہر سلطنت اعصریہ کے دارالسلطنت تھے۔ صور اور صیدا جو بحیرۂ روم پر واقع تھے۔ انطاکیہ۔ سارڈس۔ افیسس۔ ان کے سوا اَور بھی بہت سے شہر ایشیاے کوچک میں آباد تھے۔ مگر اب بالکل خراب و ویراں ہیں +

تیسری فصل

سلطنت چین کے بیان میں

شاہ چین کے عمل میں ۵ ملک ہیں۔ (۱) چین خاص۔

(۲) منگولیا - (۳) مشرقی ترکستان - (۴) تبت - (۵) چینی منچوریا +

۱- چین

(۱) ایشیا کے ملکوں میں چین ایک قدیم مملکت ہے - اور وسعت ملک و کثرت آبادی کے سبب مشہور و معروف ہے - اس کے باشندے سرکاری نقشوں کے بموجب ۴۰ کروڑ ہیں - اور رقبہ ۱۵ لاکھ ۳۲ ہزار مربع میل ہے - ایک اس وجہ سے بھی اس ملک کی شہرت ہے - کہ اس میں ایک پختہ دیوار ۱۵ فٹ سے ۳۰ فٹ تک اونچی اور ۲۵ فٹ چوڑی - اور ۱۲۵۰ میل لمبی بنی ہوئی ہے - اور اس میں ۳ ہزار برج قلعے کے طور پر ہیں +

(۲) یہ دیوار چین اور منگولیا کی سرحد پر حضرت مسیح سے ۲۰۰ برس پیشتر اس غرض سے بنائی گئی تھی - کہ تاتاری لوگ چین والوں پر حملہ نہ کرنے پائیں +

(۳) چین کے باشندے محنتی - بڑے دستکار اور چالاک ہیں - خصوصاً ہاتھی دانت - استخوان ماہی کی صنعت اور مصوری کے فن میں بہت فائق ہیں - علم و ہنر میں دستگاہ رکھتے ہیں - مگر خود پرست بہت ہیں - تمام دنیا میں اپنے ہی لوگوں کو فاضل سمجھتے ہیں - اور سب کو حقیر جانتے ہیں - اجنبی مسافروں کو وہ اپنے ملک میں نہیں آنے دیتے تھے - ان کی زبان ایک خاص زبان ہے - یعنی اور زبانوں سے نہیں ملتی - ان کے لکھنے کا طریق کنایہ دار ہے - اور وہ اور زبانوں کی طرح صفحے کے عرض میں نہیں لکھتے - بلکہ صفحے کے طول میں اوپر سے شروع کرکے نیچے کی طرف ختم کرتے ہیں +

(۴) چین میں اس کثرت سے شہر ہیں - کہ ان کا بیان

کرنا مشکل ہے۔ اس کے دار السلطنت کا نام پیکن ہے۔جس میں ۸۵ لاکھ کے قریب آدمی بستے ہیں۔ اور نانکن اس سے دوسرے درجے پر ہے۔اور کانٹن اس سبب سے مشہور ہے۔ کہ پہلے صرف اس میں غیر ممالک کے باشندوں کو آنے کی اجازت تھی۔مگر ۱۸۴۲ء کے عہد نامے سے اماے۔فوچو۔ننگ پو اور شنگی کی بندرگاہوں میں بھی غیر ممالک کے باشندے سوداگری کر سکتے ہیں +

(۵) ظروف چینی اور ریشمی کپڑے اور چاے چین سے ممالک غیر کو جاتی ہے +

(۶) چین کی آب و ہوا کا یہ حال ہے۔کہ اُتر کی ہوا سرد ہے۔ اور دکن کی مائل بحرارت اور معاش کی کل چیزیں اس میں پیدا ہوتی ہیں۔ اور آبادی کی کثرت سے ایک قدم بھر زمین ایسی نہیں ہے۔جو مزروعہ نہ ہو +

(۷) اکثر علماے چین تو کان فیوشی اُس کے پیرو ہیں۔یعنی خالق حقیقی کے مقر ہیں۔مگر بادشاہ کی پرستش کو واسطہ جانتے ہیں۔اور نیک و بد روحوں کو بھی اپنا معاون سمجھتے ہیں۔لیکن عوام لوگوں میں ہندوؤں کا سا طریق جاری ہے۔مگر ان میں ہندوستان کی طرح ذات کا امتیاز نہیں ہے۔ وہ اپنے مُردوں کو دفن کرتے ہیں۔اور سب کے سب وہمی اور وسواسی ہیں۔ اور فیو یعنی بدھ کی پرستش کرتے ہیں۔معلوم ہوتا ہے۔کہ یہ مذہب ہندوستان سے وہاں پہنچا ہے +

(۸) بادشاہ اقتدار مطلق رکھتا ہے۔پر اس کے ہاتھ سے ظلم کم ہوتا ہے۔ہاں اس کے عامل رشوت ستانی اور ظلم و بدعت

بہت کرتے ہیں +

(۹) ینگ سی کیانگ اور ہوانگ ہو اس ملک میں دو بڑے دریا ہیں۔اور سارا ملک انہی کے سبب سے سیراب ہے۔ان کے سوا بہت سی نہریں بھی کھدائی گئی ہیں۔تاکہ تاجروں کو آمد و رفت میں آسانی ہو۔چنانچہ ایک نہر ینگ سی کیانگ اور ہوانگ ہو کے درمیان ۷۰۰ میل لمبی کھودی گئی ہے۔وہ ان دونو دریاؤں کو ملاتی ہے۔خلیج پیچھلی کے ساحل پر دی ہے۔وائی عمدہ بندرگاہ انگریزوں کے قبضہ میں ہے۔دریاے کانٹن کے دہانے پر چند چھوٹے چھوٹے جزیرے واقع ہیں۔ان میں سے ایک کا نام ہانگ کانگ ہے۔یہ ۱۸۴۱ء سے سرکار انگریزی کے قبضے میں ہے۔اور ایک جزیرہ مکاؤ نامی اہل پرتگال کے قبضے میں ہے+

۲۔منگولیا

منگولیا کا صوبہ چین خاص کے شمال کی طرف واقع ہے۔ صحراے یا بیابان گوبی اس میں شامل ہے۔یہاں وحشی تاتاری بستے ہیں۔یہ لوگ خانہ بدوش ہیں۔جہاں سبزی پاتے ہیں۔ وہاں مویشی لے جاتے ہیں۔اس کا دارالخلافہ ارگا جھیل بیکال کے جنوب میں واقع ہے+

۳۔مشرقی ترکستان

یہ ملک تبت کے شمال مغرب میں واقع ہے۔یہ براے نام چین کے ماتحت ہے۔تاتار قوم کے سردار اقتدار مطلق رکھتے ہیں۔ یارقند دارالخلافہ ہے۔اور کاشغر بڑی تجارت کی منڈی ہے +

۴۔تبت

(۱) تبت کا ملک بہت بلند سطح پر واقع ہے۔اور وہاں کی

آب و ہوا میں غایت درجہ خشکی ہوتی ہے۔ وہاں کے باشندے وسعت ملک کی نسبت کم ہیں۔ کیونکہ ۶۴ لاکھ ۳۰ ہزار سے زیادہ نہیں ہیں۔ اس کا دارالسلطنت لاسہ ہے۔ یہاں چین کی طرف سے وایسرائے حکومت کرتا ہے +

(۲) اس ملک میں ایسے زن و مرد بہت ہیں۔ جو ساری عمر مجرّد یعنی جتی رہتے ہیں۔ یہ لوگ بدھ مذہب کے پیرو ہیں۔ اور لامہ گرو کو مانتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ وہ کبھی نہیں مرتا۔ بلکہ چولا بدلتا رہتا ہے +

(۳) سہاگا۔ نمک لاہوری۔ بکریوں کی پشم جن سے کشمیر میں شال بُنی جاتی ہے۔ یہ چیزیں تبت سے اور ملکوں میں تجارت کے لئے جاتی ہیں +

۵۔ چینی منچوریا

اب اس میں محض منچوریا کا جنوبی حصہ متعلق سلطنت چین رہ گیا ہے۔ باقی سلطنت روس میں ملحق ہو گیا ہے۔ کرنولہ دارالخلافہ ہے۔ اور پہلے مُ[illegible]ن تھا +

چوتھی فصل

کوریا کے بیان میں

جزیرہ نمائے کوریا بحیرۂ زرد اور بحیرۂ چین کے مابین واقع ہے۔ یہ ایک علیحدہ سلطنت ہے۔ چاول۔ سن۔ تماکو۔ باجرا۔ روئی وغیرہ یہاں پیدا ہوتے ہیں۔ اس کا دارالسلطنت کنگ کی تاؤ

یا سیول ہے۔ جس میں دو لاکھ بیس ہزار آدمی ہیں +
آبادی اس ملک کی ایک کروڑ ہے۔ اور رقبہ ۸۲ ہزار مربع میل ہے۔ ۱۸۹۴ء میں جو جاپان اور چین کے درمیان لڑائی ہوئی۔ اُس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یہ ملک شاہ چین کا خراج گزار نہیں رہا۔ بلکہ آزاد ہوگیا +

پانچویں فصل

جاپان کے بیان میں

(۱) جو جزائر بحر الکاہل میں چینی تاتار کے مشرق کی طرف واقع ہیں۔ جاپان کی سلطنت کہلاتے ہیں۔ ان جزیروں کے باشندوں نے حال میں بہت ترقی کی ہے + جاپانی لوگ دستکاری میں بڑی مہارت رکھتے ہیں۔ اور عادات میں چین والوں سے مشابہ ہیں۔ چنانچہ انہی کی طرح غیر قوموں سے نفرت کرتے تھے۔ اور داد و ستد بھی پہلے صرف اہل چین اور ڈچ سے رکھتے تھے۔ مگر اب تمام اقوام کو تجارت کی اجازت حاصل ہے۔ اور جاپان میں یورپ کی شائستگی اور علوم اور صنعتیں خوب پھیل گئی ہیں +

(۲) آب و ہوا یہاں کی بہت موافق اور زمین زرخیز ہے۔ مگر کبھی کبھی زلزلہ آتا ہے۔ ریشم۔ چائے۔ چاول۔ پتھر کا کوئلہ وغیرہ دساور کو جاتا ہے +

(۳) جاپانیوں کا مذہب بُدھ اور شنتو ہے۔ اور جنی پن

ہیں تبت والوں سے ملتا ہے + یہاں کی حکومت بادشاہ سے تعلّق رکھتی ہے۔ قوانین بہت عمدہ ہیں اور یورپ کے ممالک کی طرز پر بنائے گئے ہیں۔ مگر ۱۸۸۹ء سے مطلق العنان نہیں رہا۔ اب بادشاہ مجالس اُمرا و وکلاے رعایا کے مشورے سے حکومت کرتا ہے۔ آبادی چار کروڑ ۴۸ لاکھ۔ اور رقبہ ایک لاکھ ۴۷ ہزار مربّع میل ہے +

(۴) ان جزائر میں ٹوکیو دار السلطنت ہے۔ اور اوکا جو جزیرۂ نیفن کے جنوب مغرب میں واقع ہے۔ مشہور شہر ہے +

(۵) اس سلطنت میں جزیرۂ نیفن۔ سِکاک۔ کیوسیو۔ جیسّو۔ فارموسا اور بہت سے چھوٹے چھوٹے جزیرے بھی شامل ہیں۔ اس ملک میں آتش خیز پہاڑ موجود ہیں۔ چنانچہ کوہ فیوجی نیفن میں مشہور ہے +

(۶) ان جزائر میں زراعت بہت ہوتی ہے۔ اور آبادی بہ کثرت ہے۔ چاول۔ روئی۔ تماکو۔ درخت توت۔ چاے۔ یہ چیزیں بہت بوئی جاتی ہیں۔ سونے اور چاندی۔ لوہے۔ تانبے وغیرہ کی کانیں کثرت سے ہیں +

چھٹی فصل

جزیرہ نماے ہند چینی کے بیان میں

(۱) اس کی حدود اربعہ یہ ہیں۔ شمال میں چین و تبت۔

مشرق و جنوب میں بحیرۂ چین - مغرب میں خلیج بنگالہ اور ہندوستان شمالی + اس ملک میں بڑے بڑے دریا یہ ہیں - میکانگ - مینم - سیلوئن - ایراوتی + جزیرہ نمائے مشرقی کی آب و ہوا اور پیداوار ہندوستان جنوبی کی سی ہے - اس میں جنگل بکثرت ہیں - اس جزیرہ نمائے کو گنگا سے پار کا حصّہ ہندوستان بھی کہتے تھے +

(۲) اس میں مفصلۂ ذیل ممالک شامل ہیں - برما - جزیرہ نمائے ملایا - سیام - کمبودیا - لے اوس اور انام +

(۳) اس جزیرہ نمائے کی تقسیم ملکی اس طرح ہے - اوّل برٹش مقبوضات - دوم دیسی ریاستیں - سوم مقبوضات فرانس +

برما

(۱) ۱۸۸۶ء سے ملک برما سرکار انگریزی کے عمل میں آگیا ہے - اور یہاں ایک لفٹنٹ گورنر حکمراں ہے - برما میں چار صوبے ہیں - اراکان - پیگو - تناسرم اور ایراوتی کے اوپر کا میدان +

(۲) یہاں کی زمین زرخیز ہے - نیشکر - نیل - تماکو - چاول - تیل - کپاس اور میوے افراط سے پیدا ہوتے ہیں - ڈھاکے کی ململ وہیں کی روئی سے بُنی جاتی ہے - بعض حیوانات - مثل ہندوستان کے پیدا ہوتے ہیں - سونے - چاندی اور جواہرات کی کانیں بھی ہیں - اور طرح طرح کے مصالح طعام بھی پیدا ہوتے ہیں - اور یہاں کی زمین میں سے کروسین تیل بھی نکلتا ہے +

(۳) اس ملک کے یہ شہر مشہور ہیں +

صوبۂ اراکان میں اکیاب مشہور بندرگاہ ہے +

پیگو کا دار الخلافہ رنگون ہے اور بڑی تجارت کی جگہ ہے۔ ایک اور مشہور شہر پروم ہے۔ اور تھائیٹمو میں چھاؤنی ہے +

تناسرم میں مولمین بڑی بندرگاہ ہے۔ مرگوئی ایک اور مشہور مقام ہے +

اپر برہما یعنی دریاے ایراوتی کے اوپر کا علاقہ ۱۸۸۵ء میں سرکار انگریزی کی سلطنت میں شامل ہؤا ہے۔ اس کے شہر یہ ہیں۔ مانڈلے جو قدیم زمانے میں پایہ تخت تھا۔ آوا اور امرپور میں رونق کم ہوگئی ہے۔ البتہ بھاموں کی تجارت چین والوں کے ساتھ براہ خشکی جاری ہے +

(۴) برہما کا کل رقبہ دو لاکھ ۳۶ ہزار مربع میل ہے۔ اور آبادی ایک کروڑ ۴ لاکھ ہے +

(۵) یہاں کے باشندے چست و چالاک ہوتے ہیں۔ ذات کی تمیز نہیں ہے۔ مذہب بودھ ہے۔ اب انگریزی زبان کا بہت رواج ہوتا جاتا ہے +

سٹریٹ سٹلمنٹ یا آبنائے کی بستیاں

جو بستیاں آبناے ملاکا کے متصل واقع ہیں۔ سٹریٹ سٹلمنٹ کہلاتی ہیں۔ یہ بستیاں آبناے ملاکا اور سوماٹرا کے مابین واقع ہیں +

سٹریٹ سٹلمنٹ میں یہ جزائر شامل ہیں +

سنگاپور۔ پینانگ یا جزیرۂ پرنس آف ویلز مع ویلزلی پراونس اور ملاکا +

۱۸۶۷ء میں گورنمنٹ ہند سے ان کا تعلق علحدہ ہوگیا اور اب شہنشاہ انگلستان کی طرف سے گورنر مقرر ہوتا ہے +

اس میں یہ شہر مشہور ہیں - سنگاپور - یہاں ہندوستان سے جو جہاز چین کو جاتے ہیں - ٹھیرا کرتے ہیں - بڑی تجارت کی جگہ ہے - ملاکا جزیرہ نما ملایا میں واقع ہے - یہاں کے بیت (بید) مشہور ہیں +

جارج ٹون جزیرۂ پینانگ میں واقع ہے - تجارت کے لحاظ سے بہت اچھا مقام ہے - اس کی رونق روز افزوں ہے +

۲ - جزیرہ نما ملایا

اس جزیرہ نما میں یہ ریاستیں دیسی حاکموں کے ماتحت ہیں - (۱) پراک - (۲) قودا - (۳) جہود + اول ریاست میں سرکار انگریزی کا بھی دخل ہے +

علاوہ ان ریاستوں کے اس جزیرہ نما میں انگریزی علاقہ ملاکا اور ویلزلی پراونس شامل ہیں - قودا اور ملاکا بڑے شہر ہیں +

۳ - سیام

(۱) سیام برما کے مشرق کی طرف واقع ہے - اور اس میں وہ وسیع قطعۂ زمین شامل ہے - جس کو دریاے مینم سیراب کرتا ہے - تجارت کے لحاظ سے یہ ملک جزیرہ نماے مشرق کے کل ملکوں پر فائق ہے - وہاں سے چین اور انام اور جزائر مشرقی ہند کو بہت سا تجارتی مال جاتا ہے + اس میں ۵۰ لاکھ باشندے ہیں - اور رقبہ دو لاکھ ۲۰ ہزار مربع میل ہے +

(۲) اس کے دار السلطنت کا نام بنکاک ہے - اور وہ

دریائے شور سے ۲۵ کوس کے فاصلے پر مینم ندی کے کنارے پر واقع ہے۔ اس میں تقریباً ۴ لاکھ باشندے ہیں۔ اور ان کے مکان بیشتر چوبی ہیں۔ اور کشتیوں کی طرح تیرتے پھرتے ہیں۔ یہ ملک دیسی راجا کے ماتحت ہے +

(۳) سیام کے باشندے زربفت اور کمخواب اور اطلس بُنتے ہیں۔ اور تصویر بھی اچھی کھینچتے ہیں + اس ملک کے ہاتھی بڑے قد آور ہوتے ہیں +

(۴) یہاں کے آدمی سیاہ فام ہیں۔ ان کی غذا خشکہ اور مچھلی ہے۔ اور مرد چونکہ بہت سست اور آرام طلب ہیں۔ اس لئے محنت اور مشقت کے سب کام عورتیں کیا کرتی ہیں +

۴۔ کمبودیا

یہ ملک دریائے میکانگ کی زیریں وادی میں واقع ہے۔ اور ملک فرانس کے ماتحت ہے +

شہر سیگون دار الخلافہ فرانسیسی مقبوضات کمبودیا اور کوچین چائنا کا ہے +

۵۔ لے اوس

یہ جزیرہ نمائے ہند چینی کے وسط میں واقع ہے۔ اس کا حال پورا پورا معلوم نہیں۔ آس پاس کی ریاستوں کے متعلق ہے۔ اس کا دار الخلافہ لینچنگ دریائے میکانگ پر واقع ہے +

۶۔ انام

(۱) انام کی سلطنت میں جو جزیرہ نمائے ہند چینی کے مشرق کی طرف واقع ہے۔ تین صوبے ہیں۔ ٹان کین۔ کوچین چائنا اور خاص انام۔ پہلے دو صوبوں کی حکومت فرانس کے

متعلق ہے - جیساکہ اوپر بیان ہؤا - مگر شاہ انام بھی ان کے ماتحت ہے +

(۲) اس ملک کی آب و ہوا خوشگوار اور معتدل اور زمین زرخیز اور بہت آباد ہے ٭ اس کے باشندے تخمیناً ۱۶ لاکھ ہیں - اور رقبہ ۵۲۱۰۰ مربع میل ہے +

(۳) اس ملک میں بہت سے میوے ایسے لذیذ اور خوش ذائقہ پیدا ہوتے ہیں - کہ اور کہیں نہیں ہوتے - اور ہاتھی ایسے عمدہ اور تیز رو اور قد آور ہوتے ہیں - کہ تمام عالم میں دیکھنے میں نہیں آتے +

(۴) اس کے دار السلطنت کا نام ہیو ہے - اس میں تخمیناً ۵۰ ہزار باشندے ہیں +

ساتویں فصل

افغانستان کے بیان میں

(۱) افغانستان کی حدود اربعہ یہ ہیں - شمال میں روسی ترکستان - مشرق میں ہندوستان - جنوب میں بلوچستان اور مغرب میں ایران +

(۲) یہ ملک اکثر پہاڑی ہے - مگر پہاڑوں کی گھاٹیاں جو کہیں کہیں واقع ہیں - بہت زرخیز ہیں - افغانستان کے جنوب مغرب میں صحرائے سیستان واقع ہے - اس ملک کے بلند قطعات کی آب و ہوا بہت سرد ہے - مگر میدان میں اتنی ہی

گرمی پڑتی ہے۔ جتنی ہندوستان میں۔ تین درے مشہور ہیں۔
درۂ خیبر۔ درۂ گومل۔ درۂ بولان +

(۳) اس ملک میں بڑے بڑے شہر یہ ہیں۔ کابل جو اس
کا دار الخلافہ ہے۔ جلال آباد جس کو ۱۸۴۲ء میں جب انگریزوں
اور افغانوں میں لڑائی ہو رہی تھی۔ سر رابرٹ سیل نے بڑی
جوانمردی سے اپنے قبضے میں رکھا۔ غزنی جو کسی زمانے میں ایک
بڑی سلطنت کا پایۂ تخت تھا۔ اور وہاں محمود غزنوی جس
نے ہندوستان پر کئی حملے کئے۔ پیدا ہوا تھا۔ اور قندھار
جو صوبۂ قندھار کا دار الخلافہ ہے +

(۴) ہرات کی گھاٹی۔ جو کابل کے مغرب کی طرف واقع ہے۔
اس کی بابت افغانوں اور ایرانیوں میں بہت سے فساد ہوئے۔
ایرانیوں نے ۱۸۵۵ء میں ہرات کو فتح کر لیا تھا۔ مگر
بعد ازاں واپس کر دینا پڑا۔ اب پھر افغانوں کے قبضے میں
ہے۔ یہ ملک نہایت زرخیز اور خوشنما ہے۔ ہر جگہ اناج کے
کھیتوں اور باغوں اور انگور کی بیلوں کے سوا اور کچھ نظر
نہیں آتا +

(۵) ۱۸۹۳ء کے عہد نامے سے جو مابین سرکار انگلشیہ و
امیر کابل ہوا۔ صوبجات چترال۔ باجوڑ۔ سوات۔ وزیرستان
سرکار انگریزی کے ماتحت ہوئے اور امیر کابل کے ماتحت علاقہ
اسمار رہا۔ اور اُن کا وظیفہ سالانہ بجائے ۱۲ لاکھ کے ۱۸ لاکھ
قرار پایا +

(۶) یہاں کی آبادی ۴۰ لاکھ ہے اور تقریباً چار سو قومیں
یا خیل آباد ہیں۔ جن میں سے مشہور غلزئی اور دُرّانی ہیں۔

امیر کابل بھی غلزئی خیل میں سے ہیں۔ افغان وجیہ۔ گھرے۔ بھورے رنگ کے ہوتے ہیں۔ اور ناک آگے سے ذرا خم دار ہوتی ہے۔ ان کا پیشہ سپاہ گری ہے۔ اُجڈ۔ دل چلے۔ جفاکش ہوتے ہیں اور آزادی پر جان دیتے ہیں۔ یہ مسلمان ہیں اور پشتو بولتے ہیں +

آٹھویں فصل

بلوچستان کے بیان میں

(۱) بلوچستان کے شمال میں افغانستان ہے۔ مشرق میں سندھ جنوب میں بحیرۂ عرب۔ اور مغرب میں ایران واقع ہے +

(۲) یہ ملک بھی پہاڑی اور بنجر ہے۔ اور اس میں صرف ایک مقام کچھ گنڈاوہ نام جو اس کے شمال مشرق میں واقع ہے۔ بہت زرخیز ہے +

(۳) اس ملک میں دو قومیں بستی ہیں۔ ایک بلوچی۔ دوسری بریہوٗ + یہ لوگ خانہ بدوش رہتے ہیں۔ اور لوٹ اور قزاقی کو اپنا پیشہ جانتے ہیں۔ دونو قومیں مسلمان ہیں۔ اور کل آبادی دس لاکھ ہے +

(۴) بوجہ بد انتظامی سرکار انگریزی نے خان قلات کو ۱۸۹۳ء میں تخت سے اُتار دیا۔ اور ایک ایجنٹ انتظام ملک کے واسطے مقرر کر دیا ہے۔ چنانچہ صدر ایجنسی کا مقام کوئٹہ ہے۔ یہ شہر درۂ بولان کے سر پر واقع ہے۔ ایک اور مشہور مقام

قلات ہے۔ یہ درۂ بولان کے قریب ہے۔ اس لئے اُس میں سے بہت سا مال تجارت کا گذرتا ہے +

نویں فصل

ہندوستان کے بیان میں

(۱) یہ ملک ایشیا کے تمام ملکوں پر فائق ہے۔ اور اس کی فوقیت بجا اور درست ہے۔ کیونکہ فی الواقع تمام دنیا کی اقالیم کا منتخب ہے۔ اس کی حدود اربعہ یہ ہیں۔ شمال میں کوہ ہمالیہ۔ مشرق میں ملک برما اور خلیج بنگالہ۔ جنوب میں بحر ہند۔ مغرب میں بحیرۂ عرب و کوہ ہالہ و کوہ سلیمان + اس کا طول راس کماری سے کشمیر تک ۱۸۰۰ میل اور عرض کراچی سے آسام تک ۱۸۳۰ میل۔ اور رقبہ ۱۷½ لاکھ مربع میل اور آبادی ۲۹ کروڑ ۴۳ لاکھ +

(۲) ہندوستان کے بیچ میں بندھیاچل پہاڑ پٹکے کی طرح پڑا ہے۔ اور اس کو دو حصوں میں تقسیم کرتا ہے۔ ایک شمالی۔ دوسرا جنوبی + پہلے حصّے کو ہندوستان خاص یا اختصاراً ہندوستان اور دوسرے کو دکن کہتے ہیں +

ہندوستان خاص کے پانچ طبعی حصّے ہیں +

اوّل مغرب کی وہ تمام زمین جو دریاے سندھ کا بیسن یا طاس ہے۔ یعنی جس کا پانی سمٹ کر دریاے سندھ کی راہ سمندر میں جاتا ہے +

دوم وہ سر زمین جس میں گنگا اور اُس کے معاون بہتے ہیں +

سوم وہ سر زمین جو برہم پتر کے حصۂ زیریں سے سیراب ہوتی ہے +

چہارم ریگستان اعظم ہند +

پنجم - وہ سطح مرتفع جس کی مغربی حد پر اربلی پربت اور مشرقی حد پر بندھیل کھنڈ کے پہاڑ ہیں - اس حصّے کا نام وسط ہند ہے +

دکن کی صورت ایک مثلث کی سی ہے - بندھیاچل پہاڑ اس کا قاعدہ - راس کماری اس کا راس - اور ساحل ملیبار اور ساحل کارومنڈل اس کے اضلاع ہیں - ان میں سے پہلا ساحل تو مغرب کی طرف ہے - اور دوسرا مشرق کی جانب +

(۳) ہندوستان کی زمین بہت زرخیز اور آب و ہوا مختلف مقاموں میں مختلف ہے - کہیں تو ایسی سردی ہوتی ہے - جیسی اضلاع قطبی میں اور کہیں ایسی گرمی - جیسی خط استوا پر - اکثر اضلاع میں تین موسم ہوتے ہیں - اوّل گرمی ماہ مارچ سے ماہ جون تک - دوم برسات جولائی سے ستمبر تک - سوم جاڑا اکتوبر سے فروری تک + دکن میں ہندوستان کے اور اضلاع کی نسبت بارش زیادہ ہوتی ہے +

(۴) بڑے بڑے دریا ہندوستان کے یہ ہیں - گنگا - جمنا - مہاندی - گوداوری - کرشنا - کاویری - یہ سب خلیج بنگالہ میں گرتے ہیں - اور سندھ - نربدا - تاپتی بحیرۂ عرب میں +

(۵) ہندوستان میں نیل - روئی - افیون - نیشکر - نارجیل - کھجور - انجیر - چاول اور اور اقسام کے اناج کی زراعت بکثرت ہوتی ہے - اور یہ اشیا غیر ملکوں میں بھی جاتی ہیں - اب یہاں چاے کی بھی زراعت ہونے لگی ہے - اور بعض مقامات میں بہت عمدہ چاے پیدا ہوتی ہے - ہندوستان کو صنعت میں بھی اور خاص کر ململ اور ریشمی کپڑے - مثل گلبدن اور کمخواب وغیرہ اور شالوں کے بُننے میں بڑی لیاقت حاصل ہے +

ہندوستان میں اشیاے مفصلۂ ذیل کی کانیں ہیں - پتھر کا کوئلہ - سنگ مرمر - نمک - لوہا - سونا - قلعی - تانبا - سیسہ - الماس لعل اور دیگر اقسام کے قیمتی پتھر +

(۶) ہندوستانی ریاستوں کے سوا جن میں سے بعض سرکار انگریزی کو خراج دیتی ہیں - اور دو تین خود مختار ہیں باقی حصۂ ہندوستان سرکار انگلشیہ کے ماتحت ہے - اور اس قلمرو پر شہنشاہ انگلستان کی طرف سے ایک نائب السلطنت حکمراں ہے - جس کا صدر مقام کلکتہ ہے - اور اس کے ماتحت مدراس اور بمبئی میں دو گورنر - بنگال - ممالک متحدہ آگرہ و اودھ - پنجاب اور برما میں چار لفٹنٹ گورنر - آسام - ممالک متوسط - شمال مغربی سرحدی صوبہ - اجمیر - کورگ میں چار چیف کمشنر متعین ہیں - ان ممالک کا مختصر حال ذیل میں لکھا جاتا ہے +

اوّل بنگال جس میں بنگال خاص - بہار - اوڑیسہ - چھوٹا ناگپور[^1] چار ملک ہیں - اور ان میں قسمت پریسیڈنسی راج شاہی

[^1]: اس ضلع کا نام اصل میں چٹیا ناگپور ہے - اس لئے کہ چٹیا شہر رانچی کے قریب وہاں کے راجاؤں کے مسکن کا نام ہے +

کوچ بہار - ڈھاکہ - چاٹ گاؤں - بردوان - بھاگلپور - پٹنہ - اوڑیسہ - چھوٹا ناگپور دس قسمتیں ہیں +

بنگال خاص میں وہ ملک داخل ہے جو گنگا اور برہم پتر کے حصص زیریں سے سیراب ہوتا ہے اور اس میں وہ ڈلٹا بھی شامل ہے - جو ان دریاؤں کے دہانے پر ہے - اس میں بڑے بڑے شہر یہ ہیں - کلکتہ جو ہندوستان کا دار الخلافہ ہے - اور دریاے ہگلی پر جو گنگا کی شاخ ہے - واقع ہے - ڈھاکہ - ہگلی - مرشد آباد +

ملک بہار بنگالے کے شمال مغرب میں گنگا کے کنارے کنارے واقع ہے - یہاں افیون بکثرت پیدا ہوتی ہے - اور چاول عمدہ قسم کا ہوتا ہے - اس صوبے کے مشہور شہر پٹنہ - منگیر اور گیا ہیں + گیا ہندوؤں کا بڑا تیرتھ ہے +

اوڑیسہ بنگال خاص کے جنوب مغرب میں خلیج بنگالہ کے کنارے پر واقع ہے - اس ملک کے اندرونی اضلاع ویران اور پہاڑی قطعات ہیں - یہاں پہلے ستی ہونے اور دختر کشی کی رسم بہت جاری تھی - لیکن اب سرکار نے ان کا انسداد بخوبی کر دیا ہے + اس صوبے کے مشہور شہر کٹک - پُری اور بالا سُور ہیں + پُری میں جگن ناتھ جی کا مندر ہے +

چھوٹا ناگپور ایک پہاڑی صوبہ اوڑیسے کے شمال میں واقع ہے - اس کے بڑے شہر رانچی اور ہزاری باغ ہیں +

دوم ممالک متحدہ آگرہ و اودھ - جس میں یہ قسمتیں داخل ہیں - بنارس - الہ آباد - آگرہ - میرٹھ - روہیلکھنڈ - کماؤں - گورکھ پور ۱۸۳۵ء سے یہ ممالک ایک لفٹننٹ گورنر کے ماتحت ہیں - ان

صوبے میں بہت سے اچھے اچھے شہر ہیں۔ جن میں سے بنارس۔ الہ آباد۔ کانپور۔ فرخ آباد۔ آگرہ۔ میرٹھ۔ بریلی بڑے ہیں۔ اور الہ آباد اس صوبے کا دار الخلافہ ہے۔ ملک اودھ کا رقبہ ۲۴ ہزار مربع میل اور آبادی ۱۲۶۵۰۸۳۱ ہے۔ اس میں لکھنؤ۔ فیض آباد دو قسمتیں ہیں۔ اور لکھنؤ اور فیض آباد بڑے شہر۔ ۱۷۷۳ء میں اول لکھنؤ میں رزیڈنٹی قائم ہوئی۔ پھر ۱۸۵۶ء میں یہ ملک سرکاری عملداری میں داخل ہوا۔ اور وہاں کا انتظام ایک چیف کمشنر کے سپرد ہو گیا۔ ۱۸۷۷ء میں اودھ کا چیف کمشنر اور ممالک مغربی و شمالی کا لفٹنٹ گورنر ایک ہی حاکم ہو گیا۔ اب اس صوبے کا نام ممالک متحدہ آگرہ و اودھ ہے۔

سوم۔ ممالک پنجاب وغیرہ بھی ایک لفٹنٹ گورنر کے ماتحت ہیں۔ اس صوبے کا رقبہ تخمیناً ۹۷۸۰۰ مربع میل ہے۔ جس میں سے تخمیناً نصف خاص سرکار انگریزی کے قبضے میں ہے۔ سرکاری قلمرو میں یہ ملک داخل ہیں۔

(۱) وہ سرزمین جو دریائے سندھ اور اُس کے معاون دریاؤں سے سیراب ہوتی ہے۔

(۲) وہ پہاڑی اضلاع جو سرزمین مذکور کے شمال مشرق میں ہیں۔ یعنی کانگڑہ وغیرہ۔

(۳) اضلاع دہلی۔ گڑگانوہ۔ رہتک۔ حصار۔ سرسہ۔ جو ۱۸۵۸ء سے ممالک مغربی و شمالی کی لفٹنٹی سے جدا کر کے پنجاب میں شامل کئے گئے۔

جب ۱۸۴۹ء میں پنجاب سرکار انگریزی کی عملداری میں شامل ہوا۔ تو اوّل اس کا انتظام ایک بورڈ یعنی جماعت حکام کے سپرد

ہوًا - اور ۱۸۵۳ء میں چیف کمشنری اور ۱۸۵۹ء میں لفٹنی قائم ہوئی - اور ۱۸۶۶ء میں عدالت چیف کورٹ مقرر ہوئی +

اب پنجاب میں عاملانہ اور مالی اغراض کے واسطے پانچ کمشنریاں مندرجۂ ذیل ہیں +

نمبر شمار	نام کمشنری	اضلاع
۱	دہلی	دہلی - گڑگانوہ - رہتک - حصار - کرنال - انبالہ - شملہ +
۲	جالندھر	لدھیانہ - فیروز پور - جالندھر - ہوشیار پور - کانگڑہ +
۳	لاہور	گرداسپور - امرتسر - لاہور - سیالکوٹ - گوجرانوالہ - منٹگمری +
۴	راولپنڈی	راولپنڈی - جہلم - شاہ پور - گجرات - اٹک +
۵	ملتان	مظفرگڑھ - ڈیرۂ غازیخاں - ملتان - جھنگ - میانوالی لائل پور +

نومبر ۱۹۰۱ء سے ایک نیا صوبہ مقرر کیا گیا ہے - جس کو شمال مغربی سرحدی صوبہ کہتے ہیں - اور جس میں ہزارہ - پشاور - کوہاٹ - بنوں اور ڈیرۂ اسمٰعیل خاں کے علاقے اور چترال - ملاکنڈ - دیر - سوات - توچی - کرم وغیرہ کے سرحدی علاقے شامل کئے گئے ہیں - اس صوبے کا انتظام ایک چیف کمشنر کے سپرد ہے - اور پشاور صدر مقام ہے +

پنجاب میں دہلی - امرتسر - لاہور - راولپنڈی بڑے شہر ہیں - لاہور - جو اس کا صدر مقام ہے - اس میں ۵ کالج اور ایک ٹریننگ کالج اور ایک نورمل سکول ہے اور ایک یونیورسٹی یعنی بیت العلوم بھی ہے - جس کا خاص مقصد یہ ہے - کہ علوم مشرقی کو ترقی ہو - چنانچہ لاہور میں اس کے متعلق ایک کالج

ہے۔ جس میں عربی و فارسی و سنسکرت پڑھائی جاتی ہے۔
اور علوم مغربی دیسی زبان میں سکھائے جاتے ہیں - اس
یونیورسٹی کے متعلق لاہور کا مڈیکل کالج اور مدرسۂ قانون بھی
ہیں۔ مڈیکل کالج میں ڈاکٹری اور مدرسۂ قانون میں قانون پڑھایا
جاتا ہے۔ ان کے علاوہ لاہور میں ایک مدرسۂ صنعت کاری بھی
جاری ہؤا ہے۔ اور سارے ملک کے اکثر اضلاع میں ایک ایک
مدرسۂ انگریزی خاص سرکاری اور دو دو چار چار امدادی اور
مدارس قصباتی اور دیہاتی بھی ہیں +

چہارم۔ ممالک متوسط بھی ایک چیف کمشنر کے ماتحت ہیں۔
۱۸۶۱ء میں یہاں اوّل چیف کمشنری مقرر ہوئی۔ اس میں یہ
علاقے داخل ہیں +

(۱) قلمرو ساگر و نربدا +

(۲) ناگپور جو قلمرو مذکور کے جنوب میں ہے۔ ۱۸۵۳ء میں یہاں
کے اخیر راجہ کے لاولد مرجانے پر یہ ملک انگریزوں کے ہاتھ
آیا تھا +

(۳) محالات خراج گزار جو ناگپور کے مشرق میں ہیں +

اس صوبے میں ناگپور۔ جبلپور۔ ہوشنگ آباد مشہور شہر ہیں۔
اور ناگپور۔ جبل پور۔ چھتیس گڑھ۔ نربدا چار قسمتیں ہیں +

پنجم۔ برما۔ اس کے جنوبی حصّے میں ۳ کمشنریاں اور ۱۳ ضلعے
ہیں۔ جہاں کا انتظام ایک لفٹنٹ گورنر کے سپرد ہے۔ شمالی حصہ
۱۸۸۵ء ہی میں فتح ہؤا۔ اس کا بیان جزیرہ نماے مشرقی
کے ذیل میں لکھا گیا +

ششم آسام۔ یہ صوبہ ۱۸۷۴ء میں بنگالہ سے علحدہ ہوگیا۔

اور اس میں ایک چیف کمشنری قائم ہوئی - دریائے برہم پتر اس ملک کے بیچ میں سے ہوکر گزرتا ہے - اس میں یہ شہر بڑے ہیں - شیلانگ - گوہٹی - نوگاؤں - گوالپاڑا +

ہفتم - برار - یعنی اضلاع مفوضۂ نظام حیدر آباد وہ اضلاع ہیں - جو نظام نے ۱۸۵۳ء کے عہد نامے کے موافق قرضے کی عوض سرکار انگریزی کو تفویض کئے - یہ اضلاع اب ممالک متوسط کے ماتحت ہیں - اس میں یہ شہر بڑے ہیں - ایلچپور - آکولا - امراوتی جہاں روئی کی بڑی تجارت ہوتی ہے +

ہشتم احاطۂ بمبئی میں وہ چند اضلاع داخل ہیں - جو جزیرہ نمائے ہند کے مغرب میں واقع ہیں - اور ان کے علاوہ ملک سندھ بھی اسی احاطے میں شامل ہے + بمبئی اس احاطے کا دار الخلافہ ایک جزیرے پر واقع ہے - اور سورت - بھڑوچ - پونا - احمد آباد - حیدر آباد سندھ اس کے بڑے شہر ہیں +

نہم احاطۂ مدراس میں جنوبی ہندوستان کا بہت سا حصہ شامل ہے - اس کا دار الخلافہ مدراس ہندوستان کے مشرق کی طرف ساحل کارومنڈل پر واقع ہے +

اس کے علاوہ ارکاٹ - تنجور - ترچناپلی اور کلی کوٹ اس احاطے میں بڑے بڑے شہر ہیں - پانڈی چری فرانسیسوں کی بڑی بستی بھی اسی احاطے میں مدراس کے جنوب کی طرف واقع ہے +

دہم کورگ جو ایک چھوٹا سا پہاڑی ملک ہے - اس کا انتظام بھی ایک چیف کمشنر کے سپرد ہے + ملک میسور جو تین قسمتوں اور آٹھ ضلعوں میں منقسم ہے - اس کا انتظام ۱۸۳۱ء میں

وہاں کے راجہ کی بد انتظامی کے سبب سرکار انگلشیہ نے اپنے ذمے لے کر ایک چیف کمشنر کے سپرد کیا تھا۔ جو کورگ پر بھی حکمران تھا۔ مگر ۱۸۸۱ء سے ملک راجہ کے سپرد کر دیا گیا ہے +

(۷) ان صوبوں اور احاطوں کے علاوہ ہندوستان میں بہت سی ہندوستانی ریاستیں ہیں۔ اور نیپال۔ بھوٹان۔ سکم کے سوا سب سرکار انگریزی کو خراج دیتی ہیں۔ ان کو ممالک توابع یا باج گزار کہتے ہیں۔ ان میں سے اعلےٰ یہ ہیں۔ کشمیر۔ راجپوتانہ جو ہند کے شمال مغرب میں ہے۔ اس میں کئی ریاستیں شامل ہیں۔ گجرات کی ریاستیں ہندوستان کے مغرب میں۔ گوالیار۔ اندور۔ حیدر آباد۔ وسط میں۔ میسور۔ تراونکور جنوب میں +

نیپال ایک پہاڑی ملک ہے۔ جو ہندوستان کے شمال میں واقع ہے۔ اس کے دار الخلافے کا نام کھٹمنڈو ہے +

بھوٹان کی ریاست نیپال کے مشرق میں ہے۔ اس کے دار الخلافے کا نام تسی ہنکھا ہے +

سکم نیپال اور بھوٹان کے مابین کوہ دارجیلنگ کے شمال میں واقع ہے۔ اور اس کا دار السلطنت تاسم لنگ ہے +

(۸) ہندوستان میں کئی اقوام کے آدمی آباد ہیں۔ جن کی خصلتوں اور زبانوں اور شکلوں اور عادتوں اور طریقوں میں بڑا اختلاف ہے +

ساکنان کوہ ہمالیہ بڑے مضبوط اور طاقتور ہوتے ہیں +

شمالی ہندوستان کے باشندوں کا رنگ گورا ہوتا ہے۔ اور بہادر بھی ہوتے ہیں +

بنگال اور دکن کے لوگ کالے اور بودے ہوتے ہیں +

گجرات کے باشندے تمام ہندوستان کے باشندوں سے حسین تصور کئے جاتے ہیں +

ہندوستان کی مختلف قوموں کی فطانت اور ذہانت اور عقل میں بھی اختلاف ہے۔ بنگالیوں کے جسم اور قلب ضعیف ہیں۔ مگر علوم میں بہت ترقی کرتے ہیں۔ مرہٹے بہادر اور چالاک اور محنت کش ہوتے ہیں۔ ہندوستان خاص کے باشندے جو جمنا اور گنگا کے اطراف میں رہتے ہیں۔ اور راجپوتانے کے لوگ بہادر۔ رحمدل۔ فیاض اور ذہین ہوتے ہیں۔ ہندوستان کے قدیم باشندے یعنی گونڈ۔ بھیل۔ کول۔ سنتھال اور بھر وغیرہ بالکل وحشی اور جاہل ہیں +

دسویں فصل

جزیرۂ لنکا کے بیان میں

(۱) یہ جزیرہ ہندوستان سے ۲۵ کوس کے فاصلے پر بحر ہند میں واقع ہے۔ اس کا رقبہ ۲۵۳۰۰ مربع میل ہے۔ اس کو جزیرۂ سیلون اور سنگلدیپ کا ٹاپو بھی کہتے ہیں۔ اس میں تخمیناً پینتیس لاکھ کی آبادی ہے۔ اصل باشندے یہاں کے سنگھالی جنوب اور جنوب مغرب میں رہتے ہیں۔ اور ملیباری ہندو شمال اور گوشۂ شمال و مشرق میں۔ ان کے علاوہ عرب اور ویدہ لوگ جو قدیم متوطن ہیں۔ اور اہل یورپ اور ملائی اور کافری اور چینی اور پارسی وغیرہ قومیں بھی بستی ہیں۔

سنگھالیوں کا مذہب بودھ اور وضع ہندوؤں کی سی ہے +
(۲) بحر ہند کے احاطہ کرنے سے اس کی آب و ہوا معتدل اور صحت بخش ہے۔ اور زمین عمدہ + گرم مصالح اس میں خوب پیدا ہوتے ہیں۔ اور ہاتھی دانت۔ موتی۔ لعل۔ لوہا۔ پارا۔ عقیق۔ پکھراج۔ نیلم اور بلور بھی پیدا ہوتا ہے۔ سنگ یشب کی کان اور شنجر دار چینی بھی یہاں ہے +
(۳) ساحل کرناٹک اور اس جزیرے کے شمالی حصے کے درمیان جو سمندر کی شاخ ہے۔ اسے خلیج منار کہتے ہیں۔ اس خلیج میں ساحل ہند کے قریب جزیرۂ رامیشور اور لنکا کے پاس ایک ٹاپو منار نام ہے۔ ان دونو کے بیچ میں ریتلے پتھروں کا ایک ٹاپو سا ہے۔ اسے سیت یعنی پل کہتے ہیں۔ چنانچہ سیت بندرامیشور اس کا نام مشہور ہے۔ ہندو اس پل کو راجہ رامچندر جی کا باندھا ہوا کہتے ہیں۔ اور مسلمانوں کے نزدیک وہ حضرت آدم کا بنایا ہوا ہے +
(۴) بہت لوگ مدت تک اس جزیرے کو راون کا ٹاپو کہتے رہے۔ قریب چوبیس سو برس کے گزرے۔ کہ راجہ بجے نے اس پر اپنا عمل کیا۔ ۱۵۱۸ء میں پرتگیز آئے۔ پھر ولندیزوں ۔ یعنی اہل ہالینڈ نے کانڈی کے راجہ سے مل کر ۱۶۵۶ء میں پرتگیزوں کو وہاں سے نکال دیا۔ اس کے بعد ۱۷۹۶ء میں انگریزوں نے ولندیزوں سے چھین لیا۔ اور ۱۸۱۵ء میں تمام جزیرے پر سرکار انگلشیہ نے قبضہ کر لیا + انتظام سلطنت کے لحاظ سے تو یہ ملک ہندوستان سے علیحدہ ہے۔ مگر حقیقت میں اس کے ساتھ ہی سمجھا جاتا ہے۔ یہاں پر شہنشاہ انگلستان

کی طرف سے گورنر حکمراں ہے +

(۵) اس جزیرے کے باشندوں کی پوشاک سب مشرقی ملکوں کے باشندوں سے نرالی ہے۔ مرد بھی عورتوں کی طرح سر کے بال گندھے ہوئے رکھتے ہیں۔ اور چوٹی میں کچھوے کی ہڈی کی کنگھی پشت کی طرف لٹکاتے ہیں +

(۶) اس کا دار السلطنت کولمبو ہے۔ یہاں ایک سرکاری کتبخانہ اور ایک عجائب خانہ ہے۔ اور جافنا پاٹام - ٹرنکو مالی - کانڈی یہ شہر مشہور ہیں۔ ان کے علاوہ ایک بندرگاہ گیل نامی ہے +

(۷) اس جزیرے میں انگریزی زبان کی تعلیم مرد اور عورت سب کو برابر ہو رہی ہے +

(۸) سفید منہ کا ریچھ اور کئی قسم کے بندر اور سؤر اور سانپ یہاں بکثرت ہوتے ہیں +

گیارھویں فصل

ایران یعنی فارس کے بیان میں

(۱) ایران ایک وسیع ملک ہے - جس میں تخمیناً پچانوے لاکھ باشندے ہیں۔ یہ لوگ سفید یا آریہ نسل سے ہیں +

(۲) ایران کی حد غربی ٹرکی سے پیوستہ ہے۔ اور حد شرقی کابل کی سرحد سے ملی ہوئی ہے۔ شمال میں بحیرۂ خزر

اور تاتار ہے۔ اور جنوب میں خلیج فارس +
(۳) ایران کے شمال کی طرف آبادی کم اور برودت بہت ہے۔ درمیان میں ریگستان اور سطح مرتفع ہے۔ وہاں بھی آبادی بہت کم ہے۔ پر اس نواح میں گرمی کے موسم میں ہوا گرم خشک ہوتی ہے۔ اور سردی میں بہت سردی پڑتی ہے۔ جنوبی سمت کو کف دست میدان ہے۔ اور وہاں کی زمین بنجر اور ہوا اس قدر گرم خشک ہے۔ کہ اس کی برداشت نہیں ہو سکتی +
(۴) ایرانی لوگ اگرچہ عیش و عشرت کی طرف مائل اور طامع ہیں۔ پر صاحب ادراک اور ظریف ہیں +
(۵) یہاں غلہ۔ شراب۔ نیل۔ میوے بافراط پیدا ہوتے ہیں۔ خصوصاً نارنگی۔ خرما۔ خربزہ۔ انگور۔ بادام وغیرہ اور سنائے مکی اور ریوند اور انواع و اقسام کی ادویہ بھی بہت ہوتی ہیں۔ اور ریشمیں کپڑے بہت بنے جاتے ہیں +
(۶) ایران کے مشہور شہر طہران۔ اصفہان۔ قزوین۔ تبریز۔ شیراز اور ہمدان ہیں +
(۷) اصفہان بہت بڑا شہر ہے۔ اس کا دورہ ۱۲ کوس کا ہے۔ اس میں ایک لاکھ پچاس ہزار کے قریب باشندے ہیں۔ مگر اس کے راستے تنگ ہیں +
(۸) قزوین بھی بڑا شہر ہے۔ اور خوب آباد ہے۔ اور وہاں بادام۔ انگور اور خربزہ تحفہ پیدا ہوتا ہے +
(۹) تبریز کی مساجد اور سرائیں مشہور ہیں۔ اور وہاں اطلس اور کمخواب بُنی جاتی ہے۔ اور سوتی۔ ریشمیں ہر قسم کے کپڑے کا بڑا کارخانہ ہے۔ اس میں ایک لاکھ اسی ہزار باشندے ہیں +

(۱۰) شیراز بہت بڑا شہر ہے۔ اور خوب آباد ہے۔ وہاں کی شراب مشہور و معروف ہے۔ خواجہ حافظ اور شیخ سعدی کا مقبرہ اسی شہر میں ہے +

(۱۱) شاہ ایران کو اختیار کل حاصل ہے۔ یہاں کی رعایا عاملوں کے ظلم اور مجتہدوں کی بدعت سے کمال تکلیف اٹھاتی ہے +

(۱۲) یہاں کے باشندوں کا مذہب اسلام ہے۔ پر شیعہ ہیں۔ اور بہت سے آتش پرست بھی ہیں +

بارھویں فصل

عربستان کے بیان میں

(۱) عرب ایک وسیع جزیرہ نما ہے۔ اس کے غرب میں بحیرۂ قلزم اور شمال میں روم یا ٹرکی۔ اور جنوب میں بحر ہند۔ خلیج عرب۔ آبنائے باب المندب۔ اور مشرق میں خلیج فارس ہے + اس میں تقریباً ۵۰ لاکھ باشندے ہیں۔ ان میں سے بعض قبائل اپنے تئیں قحطان کی اولاد بتاتے ہیں۔ جو سام کی پانچویں پشت میں تھا۔ اور بعض حضرت ابراہیمؑ کی نسل سے بیان کرتے ہیں +

(۲) اس ملک کی بڑی سے بڑی لمبائی نہر سویز سے راس الحد تک ۱۸۰۰ میل اور چوڑائی آبنائے باب المندب سے مسقط تک تقریباً ۱۲۰۰ میل اور رقبہ ۱۲ لاکھ مربع میل ہے +

(۳) یہاں کے باشندوں کی دو بڑی جماعتیں ہیں۔ ایک تو

مہذب جو شہروں میں رہتے ہیں۔ دوسرے بدوی جو خانہ بدوش رہتے ہیں۔ یہ وحشی اور جنگ جو ہیں۔ گلے چراتے ہیں اور لوٹ مار کر بھی گذارہ کرتے ہیں۔ گھوڑے اور بکریوں کے ریوڑ ان کی دولت ہے +

اہل عرب وجیہ۔ میانہ قد ہوتے ہیں۔ دبلے۔ مگر طاقتور ہوتے ہیں۔ یہ لوگ مسلمان ہیں +

(۴)۔ یہاں کی آب و ہوا نہایت گرم و خشک ہے۔ ساحل بحیرۂ قلزم کے برابر جو قطعۂ ملک چلا گیا ہے۔ اُس کے برابر کوئی حصّہ گرم نہیں۔ مگر وسط میں آب و ہوا معتدل ہے۔ بارش بہت کم ہوتی ہے۔ لیکن وسط عرب کی بلند زمین پر جون سے ستمبر تک بارش ہوتی ہے۔ گرمی میں ایک قسم کی گرم ہوا چلتی ہے۔ جس کو باد سموم کہتے ہیں۔ یہ زہریلی ہوا ہوتی ہے۔ جس وقت یہ چلتی ہے۔ تو آدمی زمین پر لیٹ جاتے ہیں۔ اور جانور اپنے نتھنے ریت کے اندر کر لیتے ہیں اور جب تک یہ ہوا گذر نہ جاوے۔ کوئی نہیں اٹھتا۔ زیادہ سے زیادہ دس منٹ تک رہا کرتی ہے +

یہاں کی پیداوار انگور۔ انجیر۔ ناشپاتی۔ بادام اور بہت سے پھل ہیں۔ قہوہ کی بہت کاشت ہوتی ہے۔ کھجور بہت کثرت سے پیدا ہوتی ہے۔ ان کے درخت ہر صحرا کے نخلستان میں ملتے ہیں۔ عرب کے لوگوں کا گذارہ زیادہ تر جوار اور کھجور پر ہے۔ عرب کے گھوڑے بہت مشہور ہیں۔ اور اس ملک کا بڑا کار آمد جانور اونٹ ہے۔ جس کو ریگستان کا جہاز کہیں تو بجا ہے۔ اس ملک

میں کوئی دریا نہیں - کوہ سینا یہودیوں کی تواریخ میں مشہور ہے +

(۵) اس ملک کی تقسیم یہ ہے - حجاز - یمن - حضرموت - عمان - الحصا - نجد - جبل الشمر +

(۶) ان میں سے حجاز اور یمن مل کر عربستان کہلاتے ہیں - یہ دونو حصے اور الحصا سلطان روم کے ماتحت ہیں - سلطان روم کی طرف سے ایک افسر جس کو شریف کہتے ہیں - مکہ میں رہتا ہے - یہاں حضرت محمدؐ صاحب پیدا ہوئے - مدینے میں ان کا مزار ہے - جدہ مکہ کا مشہور بندرگاہ اور ینبو مدینے کا بندرگاہ ہے +

(۷) صوبۂ عمان کا دارالخلافہ مسقط ہے - یہ تجارت کی منڈی ہے - اس کے سردار کو امام مسقط کہتے ہیں - یہ سب سرداروں سے بڑا شمار ہوتا ہے +

(۸) حضرموت آزاد قبیلہ بدوی کے پاس ہے - یہ اپنے اپنے سرداروں کے ماتحت ہیں - جن کو شیخ کہتے ہیں +
مقلہ اس کا دارالخلافہ ہے - جو جہاز ہندوستان کو آتے ہیں - وہ یہاں سے سامان لیتے ہیں - عدن سرکار انگریزی کے قبضے میں ہے - یہ بڑی بندرگاہ ہے +

(۹) نجد وہابیوں کے سلطان کے قبضے میں ہے - اس کا دارالخلافہ رائدہ ہے +

(۱۰) جبل الشمر کا امیر جبل میں رہتا ہے - فارس سے جو لوگ حج کرنے آتے ہیں - وہ اس شہر میں سے ہوکر گذرتے ہیں +

تیسرا باب

یورپ یعنی فرنگستان کے بیان میں

حدود

(۱) یورپ ایک برِّ اعظم ہے - جس کے شمال میں بحر شمالی - اور مشرق میں کوہ اورال اور دریاے اورال - اور جنوب میں بحیرۂ روم - بحیرۂ اسود - بحیرۂ مار مورا - کوہ کاکیسس اور مغرب میں بحر اوقیانوس یا ایٹ لین ٹِک واقع ہے +

طول و عرض

(۲) یہ برِّ اعظم شمال مشرق سے جنوب مغرب تک ۳۴۰۰ میل لمبا - اور شمال سے جنوب تک ۲۴۰۰ میل چوڑا ہے +

(۳) اگرچہ یہ حصّہ دنیا کے سب حصّوں سے چھوٹا ہے - اور سونا - چاندی اور جواہرات بھی یہاں کم پیدا ہوتے ہیں - اور برودت اور نیز مٹّی کے ناقص ہونے کے سبب سے رنگا رنگ کی نباتات بھی نہیں ہوتی - اور پیداوار ارضی کی بھی ایسی فراوانی نہیں - جیسی کہ اَور ملکوں میں دیکھتے ہیں - مگر پھر بھی دنیا کے سب حصّوں پر ہر بات میں غالب ہے - کیونکہ یہاں کے باشندوں نے دولت کے وسائل اور کلوں کے ایجاد اور ہر طرح کے علوم میں بڑی ترقی کی ہے - اور اگرچہ وہاں کی آب و ہوا زمین کی پیداوار کے باب

میں چنداں خوب نہیں - مگر آدمیوں کے لئے بہت موافق ہے - اور جسم و روح کو طاقت بخشتی ہے - اس لئے وہاں کے آدمی اکثر عاقل - عالم - صنعت و ہنر میں کامل - ادیب - چالاک اور ذی شعور ہوتے ہیں +

(۴) یوں تو یورپ میں کئی سلطنتیں ہیں - پر جغرافیہ والوں نے اس کو ۱۶ حصّوں پر تقسیم کیا ہے - جن میں سے بعض حصّوں میں کئی کئی ملک شامل ہیں - اور وہ ۱۶ حصّے یہ ہیں - اوّل بِرٹن کلاں یا برطانیہ - اس سلطنت میں یہ تین ملک شامل ہیں - اِنگلینڈ و ویلز - سکاٹ لینڈ - آئر لینڈ - دوم ملک فِرانس - سوم بِلجیم - چہارم ہالینڈ - پنجم پرشیا - ششم آسٹریا - ہفتم ممالک جرمنی - ہشتم سُوِٹزرلینڈ - نہم ڈِنمارک - دہم سُویڈن اور ناروے کی سلطنت متحد - یازدہم رُوس - دوازدہم ٹرکی یا روم - سیزدہم یونان - چہاردہم اِٹلی یا اطالیہ - پانزدہم سپین جس کو ہسپانیہ کہتے ہیں - شانزدہم پرتگال +

دریا

(۵) اگرچہ یورپ سیراب ملک ہے - مگر اس کے دریاؤں کو امریکہ اور ایشیا کے دریاؤں سے طول میں کچھ نسبت نہیں - ان میں سے ایک دریاے ڈینیوب ہے - جو جرمنی اور آسٹریا اور روم سے ہوکر بحیرۂ اسود میں جا گرتا ہے - دوسرا دریاے والگا جو ملک روس میں ۲۲۰۰ میل طے کرکے بحیرۂ خزر میں جا گرتا ہے - اور یورپ کے سب دریاؤں سے بڑا ہے - ان کے دریا اپنے اپنے خاص ملکوں میں مذکور ہونگے +

(۶) یورپ میں بڑے بڑے اندرونی بحیرے یہ ہیں۔ بحیرۂ ابیض اور بحیرۂ بالٹک - یہ دونو یورپ کے شمال میں ہیں۔ ان میں سے پہلا تو بحر منجمد کی ایک شاخ ہے۔ اور دوسرا بحر اوقیانوس سے ملا ہؤا ہے + بحیرۂ ابیض میں تین خلیجیں ہیں۔ آرک اینجل - کانڈا لاشکا - چیشکایا - اور بحیرۂ بالٹک میں خلیج باث رنیا - فنلینڈ اور ریگا ہیں + ابنائے سکاگیر راگ اور کاٹے گاٹ بحیرۂ بالٹک کو بحر اوقیانوس سے ملاتی ہیں - اور اس آبنائے کو جو مابین جزیرۂ زیلینڈ اور سویڈن کے ہے - سونڈ کہتے ہیں + جنوب میں بحیرۂ روم - بحیرۂ مارمورا - بحیرۂ اسود اور آزاف ہیں - ان میں سے بحیرۂ روم سطح زمین کے تمام اندرونی بحیروں سے بڑا ہے - اس کے مختلف حصّے ان ملکوں کے ناموں سے مشہور ہیں جن کے وہ قریب ہیں - جیسے خلیج لینز - جن آوا - وِنِس - یا اڈریاٹِک - بحیرۂ آئی اونین - آرکی پیلگو - یعنی بحر الجزائر جو یونان کے مشرق کی طرف واقع ہے - آبنائے جبرالٹر - جسے جبلُ الطّارق بھی کہتے ہیں - بحیرۂ روم کو بحر اوقیانوس سے ملاتی ہے - آبنائے ڈاردنلز بحیرۂ مارمورا کو بحیرۂ روم سے - اور آبنائے قسطنطنیہ اس کو بحیرۂ اسود سے وصل کرتی ہے - اور آبنائے کافا مابین بحیرۂ اسود اور بحیرۂ آزاف کے واقع ہے + بحر اوقیانوس کا وہ حصّہ جس کے ایک طرف برطانیہ اور دوسری طرف ہالینڈ - ڈنمارک - ناروے ہیں - بنام بحیرۂ شمالی نامزد ہے - اور اس کے جنوبی حصّے کو بحیرۂ جرمن کہتے ہیں - اِنگلستان اور فرانس کے درمیان جو دریا

بحیرے، خلیج، آبنائے

ہے۔ اس کو رودبار انگلستان کہتے ہیں + آبنائے ڈوور بحیرۂ جرمن اور رودبار انگلستان کو ملاتی ہے + بحیرۂ آئرش برطانیہ اور آئرلینڈ کے درمیان واقع ہے +

بحر اوقیانوس کا ایک چوڑا حصہ جو فرانس اور سپین کے کناروں پر واقع ہے۔ خلیج بسکے کہلاتا ہے + آبنائے سنٹ جارج بحیرۂ آئرش کو بحر اوقیانوس سے وصل کرتی ہے + آبنائے بونی فاچیو جزائر کارسکا اور سارڈینیا کے درمیان اور آبنائے مسینا مابین سسلی اور اٹلی کے واقع ہے +

جھیلیں

(۷) یورپ میں سب سے بڑی جھیلیں بحیرۂ بالٹک کے قریب واقع ہیں۔ جھیل لڈوگا اور اونیگا اس کے مشرق کی طرف روس میں واقع ہیں۔ وِنر اور وٹر ملک سویڈن میں ہیں۔ ان کے سوا اور بہت سی خوبصورت جھیلیں سلسلۂ کوہ ایلپس میں سطح بحر سے بلندی پر واقع ہیں +

راس

(۸) راس شمالی یورپ کے شمال میں واقع ہے۔ اور راس راث سکاٹ لینڈ کے شمال میں۔ راس کلیر جنوبی سرا ایک چھوٹے سے جزیرے کا ہے۔ جو آئرلینڈ کے جنوب میں واقع ہے۔ راس لینڈز انڈ جو انگلستان کے گوشۂ جنوب و مغرب کی حد پر ہے۔ اور لزرڈ پائنٹ یہ دونو درمیان کارنوال کے ہیں۔ نارتھ فورلینڈ اور سوتھ فورلینڈ انگلستان کے ضلع کنٹ میں ہیں۔ راس اورٹیگل سپین کی شمالی حد پر ہے۔ اور راس فنس ٹیر اس کی مغربی حد پر۔ راس ٹری فل گر یعنی طرف الغرب اس کے جنوب میں۔ راس سینٹ ون سینٹ اور راس روکا پرتگال میں۔ راس سپارٹی ون ٹو اٹلی کے

منتہاے جنوب میں واقع ہے۔ اور ماتپان یونان کے منتہاے جنوب کی طرف جزیرہ نماے موریا میں واقع ہے+

خاکناے

(۹) خاکناے کارنتھ موریا کو بر اعظم سے ملاتی ہے۔ اور خاکناے پرکاب کریمیا کو روس سے وصل کرتی ہے+

جزیرہ نماے

(۱۰) ناروے اور سویڈن کا جزیرہ نما جو پہلے بنام سکینڈی نیویا مشہور تھا۔ بحیرۂ بالٹک اور بحر اوقیانوس کے درمیان۔ اور جزیرہ نماے جٹلینڈ ڈنمارک میں۔ اور جزیرۂ نماے کریمیا بحیرۂ اسود کے درمیان۔ اور جزیرہ نماے اِٹلی بحیرۂ روم اور بحیرۂ اِڈریاٹک کے درمیان واقع ہیں۔ جزیرہ نماے سپین اور پرتگال بحیرۂ روم کو بحر اوقیانوس سے جدا کرتا ہے۔ جزیرہ نماے موریا ایک حصہ یونان کا ہے+

جزائر

(۱۱) سپٹس برگن بحر منجمد میں ہے۔ اور ای لانڈ۔ ڈاگو۔ ای سل بحیرۂ بالٹک میں شاہ روس کے ماتحت ہیں۔ جزائر لوفوڈن ناروے کے شمال مغرب کی طرف بحر اوقیانوس میں واقع ہیں۔ اور ای لانڈ اور گاٹ لینڈ جو بحیرۂ بالٹک میں واقع ہیں۔ شاہ سوِیڈن کے زیر حکم ہیں۔ جزائر آئس لینڈ اور فارو جو بحر ظلمات میں واقع ہیں۔ اور زیلینڈ اور فونن جو بحیرۂ بالٹک میں ہیں۔ شاہ ڈِنمارک کے ماتحت ہیں۔ کارسِکا جہاں بونا پارٹ متولّد ہوا تھا۔ فرانس کے زیر حکومت ہے۔ اور جزیرۂ اَلبا جہاں بونا پارٹ اوّل مرتبہ فرانس کی ریاست چھوڑ کر چلا گیا تھا۔ اِٹلی سے متعلق ہے۔ اور یہ دونو جزیرے اِٹلی کے مغرب میں واقع ہیں۔ بیلی آرک یعنی جزائر مِناڑکا۔ مجارکا۔ اوکا شاہ سپین کے ماتحت ہیں+

جزائر آزورز جو بحر ظلمات میں واقع ہیں۔شاہ پرتگال کے تصرف میں ہیں ✤

آئی اونین کے سات جزیرے یونان کے مغرب میں ہیں۔ جن میں سے کارفو دارالحکومت ہے۔اور زانٹی اورسفلونیا بھی بڑے بڑے جزائر ہیں۔یہ سب بحیرۂ روم میں واقع ہیں۔پہلے برطانیہ کی حمایت میں تھے۔اب شاہ یونان کے تابع ہیں۔جزائر لی پاری سسلی کے شمال میں ہیں۔اور ان میں سے بعض میں کوہ آتش خیز ہیں۔یونان اور ایشیاے کوچک کے درمیان جزائر کانڈیا یا قربطش اور نگرو پانٹ یا نقربند اور بہت سے جزائر خرد جو ایک دوسرے سے متصل اور موسوم بنام مجمع الجزائر ہیں بحیرۂ شام میں واقع ہیں۔بعض ان میں سے شاہ روم کے زیر حکم ہیں۔اور بعض شاہ یونان کے۔اوزکنی جو سکاٹ لینڈ کے شمال مغرب میں ہے۔اور شٹلینڈ جو اوزکنی کے شمال مشرق میں ہے۔سکاٹ لینڈ سے متعلق ہیں۔ جزیرۂ وئٹ جو رودبار انگلستان میں ہے۔اور جزیرۂ مان جو آبناے آئرش میں ہے۔اور جرزی اور گرنزی اور الڈرنی جو فرانس کے کنارے پر واقع ہیں۔اور جزیرۂ سلی جو قریب لینڈز انڈ کے ہے۔انگلستان کے ماتحت ہیں۔اور جزیرۂ انگلسی جو آبناے آئرش میں ہے۔ویلز سے متعلق ہے۔جزیرۂ خرد مالٹا جو سسلی کے جنوب میں واقع ہے۔سلطنت برطانیہ کے ماتحت ہے۔ جو جہاز ہندوستان سے ولایت کو جاتے ہیں۔یا ولایت سے ہندوستان کو آتے ہیں۔ اس جزیرے میں پانی وغیرہ کے لئے ٹھیرتے ہیں۔ ان کے علاوہ برطانیہ اور آئرلینڈ بحراوقیانوس

میں - اور سسلی اور سارڈینیا بحیرۂ روم میں واقع ہیں +

[illegible]

(۱۲) یورپ کے بڑے پہاڑ یہ ہیں - کوہ ایلپس درمیان سٹزرلینڈ اور اٹلی کے - کوہ اپی نینز اٹلی میں - کوہ پرینیز درمیان فرانس اور سپین کے - کوہ اورال مشرقی روس میں - کوہ کارپے تھین ہنگری کی شمال مشرقی حد پر - کوہ ڈووفیلڈ ناروے اور سویڈن کے درمیان - کوہ ہارٹز ملک جرمنی میں +

مذہب

(۱۳) ٹرکی یا روم کے سوا جہاں بہت سی رعایا مسلمان ہے - یورپ کے کل باشندے عیسائی ہیں - مگر ان کے تین فرقے بہ تفصیل ذیل ہیں - رومن کیتھلک - اور پراٹسٹنٹ اور کلیسائے یونانی کے عیسائی + پراٹسٹنٹ کے معنی اعتراض کرنے والے کے ہیں - چونکہ عیسائی مذہب میں بعد انتقال حضرت عیسےؑ کے کئی طرح کے عیب پیدا ہوگئے تھے - اس واسطے بعض عقیل لوگ ان پر معترض ہوئے اور پراٹسٹنٹ کہلائے + رومن کیتھلک وہ لوگ ہیں - جو پرانے مذہب پر چلے جاتے ہیں - اور ان غلطیوں کے مقر نہیں ہیں - جو پراٹسٹنٹ عیسائیوں نے دریافت کیں - یہ لوگ پوپ کو جو شہر روما میں رہتا ہے - اپنا پادرئے اعظم تصور کرتے ہیں - اور ان کے مذہب میں کچھ بت پرستی بھی ہے - اور نیز ہند کے باشندوں کی مانند کئی بزرگان دین کی پرستش کرتے ہیں + کلیسائے یونان کے عیسائی وہ ہیں - جو پٹیری آرک یعنی اُسقف اعظم قسطنطنیہ کو اپنا بزرگ جانتے ہیں - اور جملہ عیسائیوں پر اپنی فضیلت کی وجہ یہ بیان کرتے ہیں - کہ عیسائی مذہب اوّل ہمارے ہی ملک سے جاری ہوا ہے +

پہلی فصل

سلطنت برطانیہ کے بیان میں

(۱) برطانیہ یا برٹن کلاں کی سلطنت میں تین ملک داخل ہیں ❖

برٹن کلاں کا رقبہ ایک لاکھ بیس ہزار مربّع میل ہے۔ ابتدا میں یہ ملک علیحدہ تھے۔کئی جزیرے جو ان کے نزدیک واقع ہیں۔وہ بھی ان کے تابع ہیں۔اور ان کے سوا دنیا کے پانچوں حصّوں میں بعض بعض ملک برطانیہ کی عملداری میں ہیں۔چنانچہ ایشیا میں برٹش ہندوستان۔ برہما۔ لنکا۔ سٹریٹ سٹلمنٹ۔ عدن۔ لابوان۔ شمالی بورنیو۔ ہونگ کانگ۔ اینڈے من یا کالا پانی جہاں ہندوستان سے قیدی جاتے ہیں۔اور اس کو کالا پانی بھی کہتے ہیں۔نکوبار اور جزیرۂ قبرس جو بحیرۂ روم میں ہے۔ افریقہ میں کیپ کالونی۔ دریاے آرنج کی بستی اور ٹرنسوال اور جزائر سینٹ ہلینا۔ ماریے شیس۔ اور ملک سی ارائی اون۔اور کئی ایک قلعے ملک گنی کے۔شمالی امریکہ میں ملک کینڈا۔لئبریڈار۔نیُو برنزوِک اور نوواسکوشیا اور خلیج ہڈسن کے آس پاس کے اضلاع۔اور نیُو فئونڈ لینڈ اور جزیرۂ جمیکا اور کئی اور جزیرے جزائر غرب الہند میں۔اور کئی ایک جزیرے جو کینڈا کے مشرق کی طرف بحر اوقیانوس میں واقع ہیں۔شہنشاہ اِنگلستان کی عملداری میں ہیں۔ جنوبی امریکہ میں گی آنا کا ایک حصّہ اور

جزیرۂ فاک لینڈ اور یورپ میں جبل الطارق جو ملک ہسپانیہ کے کنارے پر ہے۔ اور جزیرۂ مالٹا جو بحیرۂ روم میں ہے۔ اوشینیا میں آسٹریلیا۔ تسمانیہ۔ نیوزیلینڈ۔ جزائر فجی۔ اور نیوگنی کا حصہ۔ یہ سب ملک اور جزیرے برطانیہ کی عملداری میں ہیں۔ اور ان کا بیان ان کے موقعوں پر آئیگا + چونکہ شہنشاہ اِنگلِستان کی عملداری دنیا میں جا بجا اس قدر مختلف مقامات میں ہے۔ اس لئے انگریزی میں یہ ضرب المثل ہے۔کہ سرکار انگلشیہ کی عملداری پر آفتاب کبھی غروب نہیں ہوتا۔ یعنی جدھر آفتاب گردش کرتا ہؤا زمین کے گرد جائے۔اُدھر شہنشاہ اِنگلِستان کی عملداری کا کوئی نہ کوئی حصہ ضرور اُس کے مقابل ہوتا ہے +

(۲) خاص برٹن کلاں ایک بڑا جزیرہ ہے۔ جو تجارت اور حرفے کے لئے خوب موقع پر واقع ہے۔ اس کے جنوب کی زمین بڑی زرخیز اور آباد ہے۔ اس کا عرض ۵۰ درجے سے ۵۸ درجے ۴۰ دقیقے تک ہے +

(۳) وہاں کے باشندے شجاع۔ متدین۔ بڑے مستقل مزاج آزادی دوست۔ محبِّ وطن ہیں۔ اور ہمیشہ علم و ہنر کی ترقی میں سعی کرتے ہیں +

(۴) خاص اِنگلینڈ چالیس اضلاع میں اور ویلز جو اِنگلینڈ کے مغرب میں ہے۔ بارہ اضلاع میں۔ سکاٹ لینڈ ۳۳۔ آئر لینڈ ۳۲ ضلعوں میں منقسم ہے +

(۵) اس ملک میں چھ دریا نامی ہیں۔ مگر سب سے بڑا

سورن - اور سب سے مشہور ٹیمز ہے +

(۶) انگلستان کے شمال مغرب کی زمین پہاڑی ہے۔ اور وسط اور جنوب و مشرق کی زمین اگرچہ پہاڑی نہیں۔ مگر اس میں جا بجا نشیب و فراز پایا جاتا ہے۔ لیکن اس قدر نہیں ۔کہ اس سے زراعت کو کچھ نقصان ہو + ویلز کوہستانی ہے۔ اس میں تین پہاڑ نامی ہیں۔ سنوڈن - کاڈر اِڈرس - پلن لی من - اور اِنگلستان میں نامی پہاڑ سکافِل ہے +

(۷) شہر جو تجارت کی بندرگاہ ہیں - لندن - لور پول - برسٹل - ہِل - نئو کاسل + اِنگلینڈ کی دارالسلطنت کا نام لندن ہے۔ جو تمام عالم کے شہروں میں بڑا اور دولت مند شہر دریائے ٹیمز پر واقع ہے +

لور پول - دریائے مرزی کے دہانے کے متصل واقع ہے۔ روئی کا بیوپار ہوتا ہے۔ برٹن کلاں میں یہ تجارت و آبادی کے لحاظ سے دوسرے درجے پر ہے +

برسٹل - تیسری درجے کا بندرگاہ ہے۔ ہِل دریائے ہیمبر پر واقع ہے۔ اور چہارم درجے پر ہے +

نئو کاسل دریائے ٹائن پر واقع ہے۔ کوئلے کی تجارت کے باعث مشہور ہے +

شہر جو کارخانوں کے لحاظ سے مشہور ہیں

منچسٹر ململ اور اُن چیزوں کی صنعت میں جو روئی سے تیار ہوتی ہیں۔ تمام عالم میں بڑھکر ہے۔ برمنگھم میں لوہے اور فولاد کے کارخانے ہیں۔ شفیلڈ میں چاقو۔ چھریاں وغیرہ بنتی ہیں۔ لیڈز اون کی منڈی ہے۔ نارچ میں ریشمی

کپڑے اور چینی کے کارخانے ہیں۔ اوکس فرڈ اور کیمبرج میں مشہور اور قدیم یونیورسٹیاں ہیں۔ کنٹربری میں عالیشان گرجا ہے۔ اور یہاں بڑے پادری کا صدر مقام ہے۔

دیگر شہر

گرینچ جو لنڈن سے چھ میل پر ہے۔ یہاں رصدگاہ ہے۔ اور انگریز طول بلد اسی مقام سے شمار کرتے ہیں۔

برائٹن اور باتھ میں گرم چشمے اور حمام ہیں۔

ونڈسر دریاے ٹیمز پر واقع ہے۔ شاہان انگلستان کی سکونت کا بڑا مقام ہے۔

(۸) اس ملک کی حکومت بادشاہ سے متعلق ہے۔ پر وہ مطلق العنان نہیں۔ اس کو پارلیمنٹ یعنی مجالس امرا و وکلاے رعایا کے مشورے بغیر یہ اختیار نہیں۔ کہ کوئی نیا قانون نافذ کرے۔ یا پرانا قانون منسوخ یا ترمیم کرے۔ جب تک ان دونوں مجلسوں کی راے بادشاہ کی راے سے متفق نہ ہو تب تک کوئی نیا قانون ملک کی آئین میں داخل نہیں ہو سکتا۔

(۹) وہاں کی تربیت کا یہ طور ہے۔ کہ جتنے چھوٹے بڑے ہیں۔ کیا مرد کیا عورت۔ سب علم پڑھتے ہیں۔ اور صاحب ثروت اور ذی رتبہ تو ہر طرح کے علوم و فنون سیکھنے کا شوق رکھتے ہیں۔ اور وہاں کے مدرسے بہت مشہور ہیں۔ یہاں کے لوگ مذہب مسیحی کے فرقۂ پراٹسٹنٹ میں سے ہیں۔

(۱۰) سکاٹ لینڈ کوہستانی ملک ہے۔ اس میں جھیلیں اور ندیاں بہت ہیں۔ اس کی آبادی وسعت کی نسبت کم

ہے۔ یعنی ۴۴ لاکھ آدمی کے قریب بستے ہیں۔ وہاں کے باشندے بہادر۔ محنتی۔ کفایت شعار اور دور اندیش ہوتے ہیں +

(۱۱) سکاٹ لینڈ دو حصوں میں منقسم ہے۔ جن میں سے ایک حصہ کوہستان ہے۔ اور دوسرا میدان + اس کے دارالخلافے کا نام اِڈِنبرا ہے۔ جو عمارت کی خوبی اور علوم کی ترقی کے باعث مشہور ہے۔ وہاں کی یونیورسٹی یعنی بیت العلوم مشہور اور قدیم ہے +

گلاسگو کا شہر دریاے کلایڈ پر واقع ہے ۔ یہ سکاٹلینڈ میں سب سے بڑا شہر ہے۔ روئی۔ ریشم۔ شیشہ وغیرہ کے بڑے کار خانے ہیں +

پیزلے میں شال اور ریل پیچک وغیرہ کے بڑے کار خانے ہیں۔ ڈنڈی بندرگاہ بھی ہے۔ اور یہاں ململ اور سوت کے کار خانے ہیں۔ ابرڈین یونیورسٹی اور تجارت کے سبب مشہور ہے +

سکاٹ لینڈ میں بڑا دریا ٹویڈ۔ اور نامی جھیل لاخ لومنڈ ہے +

(۱۲) آئرلینڈ بہت اچھا ملک ہے۔ اس کی آب و ہوا نہایت خوشگوار اور موافق ہے۔ اور زمین زرخیز۔ اس کے دریا عمیق اور ارباب تجارت کے لئے بہت مناسب ہیں ۔ یہاں کے باشندے تیز طبع اور ذہین ہیں +

(۱۳) آئرلینڈ چار صوبوں میں منقسم ہے۔ صوبۂ شمالی السٹر۔ صوبۂ جنوبی منسٹر۔ صوبۂ مشرقی لنسٹر۔ صوبۂ غربی کوناٹ۔ ان

چاروں صوبوں میں ۳۲ ضلعے ہیں +

(۱۴) آئر لینڈ کے بڑے شہر یہ ہیں - ڈب لن اس کا صدر ہے - اور کارک - لمراک - واٹر فورڈ اور بلفاسٹ تجارت کے سبب مشہور ہیں +

(۱۵) اس جزیرے کی اجناس تجارت سن کے کپڑے ہیں جن کے سبب وہ بہت مشہور ہے - اور چمڑے - چربی اور نمکین گوشت کی بھی یہاں بڑی تجارت ہوتی ہے +

(۱۶) آئر لینڈ کے بڑے دریا یہ ہیں - شینن - بلیک واٹر - لفے اور جھیلوں میں جھیل نے مشہور ہے +

(۱۷) انگلستان کی مجلس وکلاے رعایا میں ۶۵۸ وکیل رعایا کی طرف سے بدیں تفصیل داخل ہیں - خاص انگلینڈ اور ویلز کے ۵۰۰ - سکاٹ لینڈ کے ۵۳ - آئر لینڈ کے ۱۰۵ +

(ا) انگلینڈ اور ویلز کے باشندے	۳۲۵۲۰۰۰۰
(ب) سکاٹ لینڈ کے باشندے	۴۴۷۰۰۰۰
(ج) آئر لینڈ کے باشندے	۴۴۶۰۰۰۰
کل	۴۱۴۵۰۰۰۰

دوسری فصل

ملک فرانس کے بیان میں

(۱) فرانس ایک بڑا وسیع ملک ہے - اس کے شمال میں جرمنی اور بلجیم اور رود بار انگلستان واقع ہیں - مغرب میں خلیج بسکے اور جنوب میں کوہ پرینیز اور بحیرۂ روم - اور مشرق

ہیں کوہ ایلپس اور سلسلۂ کوہ جورا اور دریاے رائن +

(۲) یہ ملک ۶۰۰ میل لمبا اور ۵۶۰ میل چوڑا ہے۔ فرانس کا رقبہ ۲ لاکھ سات ہزار مربع میل ہے۔ گویا گریٹ برٹن سے ۱ ۱/۲ گنا بڑا ہے۔ اور آبادی تین کروڑ نوے لاکھ۔ اس ملک میں یہ دریا مشہور ہیں۔ سین۔ لوار۔ گارن اور رون۔ ان میں سے سین تو رودبار انگلستان میں گرتا ہے۔ اور لوار اور گارن خلیج بسکے میں اور رون بحیرۂ روم میں +

(۳) یہاں کی آب و ہوا فرحت افزا اور معتدل اور زمین زرخیز ہے۔ اس ملک میں تمام لوازم معاش پیدا ہوتے ہیں۔ اور ریشمیں کپڑے نہایت نفیس بُنے جاتے ہیں۔ علاوہ ان کے گھڑیاں۔ گھنٹے۔ زیور۔ دستانے وغیرہ بھی تیار ہوتے ہیں +

(۴) یہاں کے باشندے خلیق۔ زندہ دل۔ محنتی اور بہادر ہیں۔ اور حرفہ۔ صنعت اور علوم کی طرف بدرجۂ غایت مائل لیکن ان کے مزاج میں کچھ چھچھوراپن بایا جاتا ہے +

(۵) اس ملک کے دار السلطنت کا نام پیرس ہے۔ جس میں ۲۷ لاکھ ۱۴ ہزار آدمی آباد ہیں۔ اس شہر میں کئی مدرسے ہیں۔ اور ایک ایسا کتب خانہ ہے۔ کہ اور کسی ملک میں نہیں پایا جاتا۔ اس میں آٹھ لاکھ جلد سے زیادہ کتابیں ہونگی۔ یہ شہر دنیا کے سب شہروں میں سے زیادہ تر خوشنما ہے۔ لائنس یہ شہر دریاے سین اور رون کے سنگھم پر واقع ہے۔ ریشم کے کارخانوں کے لئے مشہور ہے +

مارسیلز سب سے بڑی بندرگاہ ہے - بورڈو دریاے گارن پر دوم درجہ کی بندرگاہ ہے - ٹیولن - شیر برگ - برسٹ میں بحری سلاح خانے ہیں - ریمز اور شیمپین میں شراب اعلےٰ قسم کی تیار ہوتی ہے +

(۶) ۱۸۷۰ء کے شروع تک یہاں کی حکومت بادشاہ سے متعلق تھی - اور ایک مجلس امرائی اور دوسری وکلاے رعایا کی انگلینڈ کے طور پر مقرر ہو گئی تھی - لیکن سال مذکور میں فرانس اور پرشیا میں لڑائی ہوئی - بادشاہ فرانس کو شکست ہوئی - اور رعایا نے اس کو معزول کرکے انتظام جمہوری قائم کر لیا - چنانچہ یہاں کا انتظام اب تک وکلاے رعایا کی ایک مجلس کے سپرد ہے - جو ایک حاکم کو بنام پریزیڈنٹ ریاست جمہور سات برس کے لئے منتخب کر لیا کرتی ہے +

(۷) ایشیا میں پانڈی چری - ماہی - چندر نگر - کمبوڈیا اور انام - افریقہ میں الجیریا - سینی گیمبیا - ٹیونس - اضلاع گونگو - جزیرۂ بوربون - جزیرۂ مڈغاسکر - سوڈان - ڈہومی - امریکہ میں فرنچ گیانا - مارٹن ایک - گاڈ ا لوپ اور چند جزائر واقع غرب الہند - اوشنیا میں نیو کلیڈونیا اور چند چھوٹے جزائر یہ سب فرانس کے ماتحت ہیں +

(۸) زمانۂ قدیم میں فرانس کا نام گال تھا - یہاں کے باشندے رومن کیتھلک فرقے کے عیسائی ہیں +

تیسری فصل

ملک بلجیم کے بیان میں

(۱) بلجیم ایک چھوٹا سا ملک ہے۔ اس کے شمال میں ہالینڈ اور مشرق میں جرمنی۔ اور جنوب میں فرانس۔ اور مغرب میں بحیرۂ جرمن واقع ہے + اس ملک کی آب و ہوا معتدل ہے۔ غلہ افراط سے پیدا ہوتا ہے۔ اور اہل حرفہ مثل پارچہ باف وغیرہ بہت رہتے ہیں۔ اس ملک کا رقبہ تو ۱۱ ہزار چارسو مربع میل ہے۔ یعنی جزائر برٹن کلاں کا دسواں حصّہ ہے۔ مگر آبادی ۶۰ لاکھ سے زیادہ ہے۔ جس سے ظاہر ہے۔ کہ پانسے چھ سو آدمی ایک مربع میل پر گذران کرتے ہیں۔ ایسی گنجان آبادی یورپ میں اور کسی ملک کی نہیں ہے +

(۲) اس ملک کے باشندوں کو بلجین یا فلمنگ کہتے ہیں۔ یہاں اشیاے مفصلۂ ذیل اور ملکوں سے آتی ہیں۔ چاے۔ بن۔ کھانڈ۔ شراب۔ میوے۔ اون۔ اور یہاں سے یہ چیزیں اور ملکوں کو جاتی ہیں۔ اناج۔ سن۔ تھن۔ پارچہاے ریشمیں و اونی وغیرہ +

(۳) اس ملک میں یہ شہر مشہور ہیں۔ برسلز۔ گھنٹ۔ اینٹ ورپ۔ ان میں سے برسلز دار السلطنت ہے۔ جس میں پانچ لاکھ باسٹھ ہزار آدمی ہونگے + اس ملک میں حکومت شاہی ہے۔ لیکن بادشاہ کو اختیار کلی حاصل نہیں + یہاں

کے باشندے رومن کیتھلک فرقے کے عیسائی ہیں - برسلز سے ۱۲ میل کے فاصلے پر واٹر لو ہے - جہاں انگریزوں نے بونا پارٹ کو شکست کامل دی +

چوتھی فصل

ملک ہالینڈ کے بیان میں

(۱) ہالینڈ کی حد شمالی و مغربی بحیرۂ جرمن - اور جنوبی بلجیم اور مشرقی جرمنی ہے - یہ ایک چھوٹا سا ملک ہے - لیکن اس میں آدمی بہت آباد ہیں + اس کی زمین سمندر کی سطح سے نیچی ہے - اس لیئے وہاں کے باشندوں نے سمندر کی طرف بند باندھ رکھے ہیں - اس ملک میں آدمی اور اجناس سب ناؤں ہی کے رستے آتے جاتے ہیں - کیونکہ اور ملکوں کی طرح وہاں سڑکیں نہیں ہیں + اس ملک میں سردی کی شدت رہتی ہے - اور یہاں کے باشندے صفائی بہت پسند کرتے ہیں - اس ملک کا رقبہ بارہ ہزار چھ سو مربع میل ہے - یعنی برٹش کلاں کا نواں حصہ ہے - آبادی یہاں کی ۵۰ لاکھ ہے +

(۲) اس ملک کے لوگوں کو ڈچ کہتے ہیں - اور فارسی کتابوں میں ان کو ولندیز لکھا ہے - اور وہ با ادب - صاف دل اور محنتی ہیں - اکثر یہودی بھی وہاں رہتے ہیں - ان کا پیشہ تجارت اور بیوپار ہے - چنانچہ ہالینڈ کے مہاجن مشہور و معروف ہیں +

(۳) اس ملک میں سب سے بڑا شہر ایمسٹرڈیم ہے۔ جس میں ۵ لاکھ ۴۸ ہزار باشندے ہیں۔ علاوہ اس کے یہ شہر مشہور ہیں۔ ہیگ۔ لیڈن۔ راٹرڈیم اور ہارلم۔ ان میں سے ہیگ تو اس ملک کا دارالسلطنت ہے۔ یعنی ہالینڈ کا بادشاہ وہاں رہتا ہے۔ اور لیڈن یونیورسٹی کے باعث مشہور ہے۔ اس ملک میں یہ دریا مشہور ہیں۔ رائن اور شلڈٹ اور میوز + یہاں کے اکثر باشندے پراٹسٹنٹ فرقے کے عیسائی ہیں +

(۴) ہالینڈ اور بلجیم دونو کو ملا کر نیدر لینڈ کہتے ہیں۔ پہلے یہ دونو ملک ایک ہی بادشاہ سے متعلق تھے۔ لیکن ۱۸۳۰ء سے بلجیم ہالینڈ سے علیحدہ ہوگیا ہے۔ وہاں دو مجلسیں مقرر ہیں۔ جن کو قانون اور آئین بنانے کا اختیار حاصل ہے۔ مگر ان قوانین کا رواج پانا بادشاہ کی رائے کی موافقت پر ہے۔ اس ملک میں سلطنت موروثی ہے۔ اگر بیٹا نہ ہو۔ تو بیٹی تخت پر بیٹھتی ہے +

(۵) بحر الجزائر ہند میں جزیرۂ جاوا۔ بڑا حصہ بورنیو کا۔ نیوگنی سماٹرا۔ سیلبز اور چند جزائر خرد اور افریقہ میں ساحل گنی پر چند بندرگاہیں۔ اور جنوبی امریکہ میں گی آنا کا ایک حصہ اور چند جزیرے جو غرب الہند میں واقع ہیں۔ یہ سب شاہ ہالینڈ کے قبضے میں ہیں +

(۶) اس ملک میں ان چیزوں کی تجارت ہوتی ہے۔ مویشی مجیٹھ۔ خشک مچھلیاں۔ ویل مچھلی کا تیل۔ اور ان آبادیوں کی پیداوار جو اس سے متعلق ہیں۔ خصوصاً شکر و مصالح

طعام وغیرہ +

پانچویں فصل

آسٹریا و ہنگری کے بیان میں

(۱) اس ملک کے شمال میں جرمنی - روس - مغرب میں جرمنی - سٹئزر لینڈ اور اٹلی - جنوب میں اٹلی - اڈریاٹک - مونٹی نگرو - سرویا - رومانیا - مشرق میں رومانیا اور روس - اس ملک کا رقبہ ۲ لاکھ ۵۴ ہزار ہے - گویا برٹن کلاں سے ۲½ گنا بڑا ہے - اور آبادی ۴ کروڑ ۱۲ لاکھ +

(۲) آسٹریا اور ہنگری کی متحد سلطنت ایک ہی بادشاہ کے ماتحت ہے - جو آسٹریا کا قیصر اور ہنگری کا سلطان کہلاتا ہے - دونو ملکوں میں علحدہ علحدہ دو دو مجالس امرا و وکلاے رعایا انتظام سلطنت کے لئے مقرر ہیں - اور علاوہ ان کے ایک پارلیمنٹ کل ملک کی ہے - جس میں دونو ملکوں کی طرف سے ساٹھ ساٹھ وکلا شامل ہوکر ایسے معاملات پر بحث کرتے ہیں - جن میں دونو ملکوں کی بہبودی متصوّر ہو +

(۳) اس سلطنت میں ۱۸ صوبے ہیں - ان میں سے مشہور یہ ہیں +

نمبر شمار	صوبہ	مشہور شہر
۱	لوئر آسٹریا	دے آنا جو دریاے ڈینیوب پر واقع ہے - دار السلطنت ہے - تجارت اور

نمبر شمار	صوبہ	مشہور شہر
		یونیورسٹی کے لئے بہت مشہور ہے +
۲	اپر آسٹریا	لنز۔
۳	سالزبرگ	سالزبرگ۔ نمک کی کانیں ملتی ہیں +
۴	بوہیمیا	پراگ ۔ یونیورسٹی کے سبب مشہور ہے +
۵	موریویا	برن ۔ اسٹرلٹز کے مقام پر نپولین نے فتح حاصل کی تھی +
۶	گلیشیا	کراکو میں یونیورسٹی ہے ۔ اور نمک کی کانوں کی وجہ سے بڑی شہرت ہے۔ لمبرگ مشہور شہر ہے +
۷	ہنگری	پیسٹ ۔ بوڈا ۔
۸	ٹرینسلونیا	کران سٹیٹ ۔ اور ہرمن سٹیٹ ۔
۹	بوسنا	یہ دونو صوبے ۱۸۷۸ء میں عہد نامۂ برلن کی رو سے شامل ہوئے +
۱۰	ہرزیگونیا	

(۴) اگرچہ اس ملک میں مدارس کثرت سے ہیں ۔ مگر ان میں تعلیم اچھی نہ ہوتی تھی ۔ یہاں کے باشندے جوانمرد ۔ شجاع اور محنتی ہیں ۔ اب اعلیٰ تعلیم کا بہت چرچا ہے ۔ ان کا مذہب رومن کیتھلک ہے ۔ مگر ان میں سے بعض بعض کلیسائے یونانی کے بھی پیرو ہیں ۔ خصوصاً ٹرینسلوے نیا اور گالیشیا کے باشندے ۔ اور ہنگری اور ٹرینسلوینیا میں پراٹسٹنٹ بھی پائے جاتے ہیں +

(۵) اس ملک میں گندم - مکّی - چاول - انگور اور میوے نمک وغیرہ پیدا ہوتے ہیں - اور سونا - چاندی - تانبا - لوہا - وغیرہ کی کانیں بھی ہیں - خاص کر صوبجات ہنگری - گلیشیا اور ٹرین سِل وے نیا میں +

چھٹی فصل

ممالک خرد جرمنی جن کو تعہّد ایلمانی کہتے ہیں

(۱) جرمنی یا ایلمان یورپ میں ایک بڑا ملک ہے - ۱۸۶۶ء تک علاوہ ملک پرشیا اور آسٹریا کے اس میں ۳۴ ریاستیں اور شامل تھیں - یہ سب اپنی بہبودی اور حراست کے لئے متفق تھیں - اور ان کو تعہّد ایلمانی کہتے تھے - ۱۸۶۶ء میں یہ تعہد فسخ ہو گیا - اور جرمنی کے معاملات ملکی سے آسٹریا بالکل علحدہ ہو گیا - ۱۸۷۰ء میں جرمنی کی سب ریاستوں نے متفق ہوکر پرشیا کے بادشاہ کو اپنا شاہنشاہ بنایا - اور شاہنشاہ جرمنی کا لقب دیا - اور فرانسیسوں کے ساتھ لڑ کر اُن کو شکست دی - اور آل ساس اور لارین کے ضلعے چھین لئے - اب اس سلطنت میں ۲۶ ریاستیں ہیں جن میں سے پانچ یعنی پرشیا - بویریا - وزٹم برگ - باڈن - سیکسنی کے حاکم تو بادشاہ ہیں - چھ کے ڈیوک اعظم - پانچ کے ڈیوک ہیں - سات میں رئیس ہیں - ان کے سوا شہر ہائے مفصلۂ ذیل خود مختار ہیں - یعنی یہ کسی حاکم کے تابع نہیں ہیں - لوبک - بریمن -

ہامبرگ نیا علاقہ آل ساس اور لارین کا انتظام شاہنشاہ جرمنی خود کرتا ہے +

(۲) اس ملک کا رقبہ ۲ لاکھ ۱۲ ہزار مربع میل ہے - یا یوں کہو۔ کہ برٹن کلاں سے ۳/۴ ۱ گنا زیادہ وسیع ہے - یہاں کی آبادی ۵ کروڑ ۶۳ لاکھ ہے +

(۳) صوبۂ پروشیا سب سے مشہور ہے - کیونکہ یہاں کا بادشاہ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا - تمام سلطنت جرمنی کا بھی شاہنشاہ ہے - برلن جو اس کا دار السلطنت ہے - بہت خوش قطع شہر ہے - اور دریائے سپری پر واقع ہے - اس اوّل درجے کے شہر میں یونیورسٹی بھی ہے - بریسلا کپڑے کے کارخانوں کے سبب مشہور ہے - یہ دریائے اوڈر پر واقع ہے - ڈنٹ سِخ جو دریائے وسچولا پر ہے - تجارت کے سبب مشہور ہے +

(۴) بویریا کی زمین الیمان کے جنوب کی طرف واقع ہے - اور اٹلی اور سٹزرلینڈ سے ملحق ہے - اس کے دار السلطنت کا نام میونک ہے - یہ ایسا شہر ہے - کہ تمام جرمنی میں اس کے برابر کوئی شہر نہیں - عمارات عالیشان - رستے وسیع اور ہر ایک کوچے میں نالیاں رواں رہتی ہیں - یہ شہر ایزر ندی کے کنارے پر واقع ہے +

(۵) ورٹم برگ الیمان کے دکن کی سمت اور بویریا کے مغرب کی طرف واقع ہے - اس کے دار السلطنت کا نام سٹٹ گرٹ ہے - جس میں کتابوں کی بڑی تجارت ہوتی ہے +

(۶) باڈن ایک چھوٹا سا ضلع ہے - جو دریائے رائن اور ورٹمبرگ کی سرحد کے مابین واقع ہے - اس میں شراب - غلہ اور میوے

بافراط پیدا ہوتے ہیں - اور مچھلی اور ہیزم بھی بہت ہوتی ہے - اس کے بڑے شہر کا نام کارلس رو ہے +

(۷) سیکسنی فرنگستان کی تاریخ میں بہت مشہور ہے - اس میں بڑے بڑے شہر ڈرسڈن - لیپ سک ہیں - ڈرسڈن جو دریاے اِلب کے کنارے پر ایک خوبصورت شہر ہے - اس ملک کا دار السلطنت ہے - اور نیز دیگر امصار بہت خوش قطع ہیں - اور لیپ سک بڑے میلوں کے باعث مشہور ہے - اور وہاں کتابوں کی تجارت بہت ہوتی ہے - ہے نوور الیان اسی نام کے پرانے صوبے کا دار الخلافہ ہے - تجارتی شہر ہے - آبادی ۲ لاکھ ۳۵ ہزار ہے - آل ساس اور لاربن کا بڑا شہر سٹریس برگ دریاے رائن پر واقع ہے +

(۸) ایلیان کی آب و ہوا معتدل اور خوشگوار ہے - لیکن کچھ مائل بہ سردی - اور یہاں کے باشندے بے پروا دولتمند - جوانمرد - جفاکش - صاحب قلم - سکندرست اور ہنروں کے موجد ہیں +

(۹) اس کے مشہور دریا ڈینیوب - رائن - مین - اوڈر - اِلب ہیں + ڈینیوب صوبۂ باڈن سے نکل کر ورٹمبرگ - بویریا - آسٹریا - روم میں بہتا ہوا بحیرۂ اسود میں جا گرتا ہے + رائن کوہ ایلپس سے نکل کر شمال کی طرف بہتا ہوا بحر شمالی میں جا گرتا ہے + اِلب کوہستان جرمنی سے نکلتا ہے - اور بحر شمالی میں جا گرتا ہے + اوڈر کوہستان جرمنی کے مشرق سے نکل کر بحیرۂ بالٹک میں جا گرتا ہے +

ساتویں فصل

سٹزرلینڈ کے بیان میں

(۱) سٹزرلینڈ ایک چھوٹا سا ملک ہے۔ جس کے شمال اور مشرق میں جرمنی۔ جنوب میں اٹلی اور مغرب میں فرانس ہے + اس میں پہاڑ بکثرت ہیں۔ اور بعض اس قدر بلند ہیں۔ کہ ان کی چوٹیوں پر ہمیشہ برف جمی رہتی ہے۔ اور کبھی کبھی برف کے بڑے بڑے ڈھیر اس طرح گرتے ہیں۔ کہ ان میں گاؤں دب جاتے ہیں + گرمی کے موسم میں اس ملک کی خوبصورتی قابل دید ہے۔ اس وقت پہاڑ کی گھاٹیوں میں اناج کے کھیت لہلہایا کرتے ہیں۔ اور ڈھلوان سطحوں پر انگور کی بیلیں نظر آتی ہیں۔ جو مقام گھاٹیوں سے زیادہ بلندی پر واقع ہیں۔ ان میں عمدہ عمدہ چراگاہیں ہیں۔ اور درختوں کے جھنڈ دکھائی دیتے ہیں۔ اور ان سے آگے بڑھ کر پھر پہاڑوں کی وہی چوٹیاں ہیں۔ جو ہمیشہ سفید لباس پہنے رہتی ہیں +

(۲) اس ملک کی آب و ہوا خوشگوار ہے۔ مگر جاڑے میں پالا زیادہ پڑتا ہے۔ وہاں کے باشندے عقیل۔ محنتی۔ آزادی پسند۔ طاقتور۔ محب وطن ہیں۔ یہاں کی عورتیں عصمت عفت۔ شفقتِ مادری اور انتظام خانہ داری میں مشہور ہیں +

(۳) اس ملک میں نامی شہر یہ ہیں - برن جو اس کا دار الخلافہ ہے - اور جنیوا اور زورک + شمال و مغرب کے بعض اضلاع کے باشندے پراٹسٹنٹ فرقے کے عیسائی ہیں - اور باقی رومن کیتھلک +

(۴) سٹزرلینڈ میں یہ جھیلیں مشہور ہیں - جنیوا - کانس ٹنس - زورک - لوسرن +

(۵) اس ملک کا رقبہ ۱۶ ہزار مربع میل ہے - برٹن کلاں کے کوئی ساتویں حصے کے برابر ہے - اور آبادی یہاں کی ۳۳ لاکھ ہے - اس ملک کی حکومت جمہوری ہے +

آٹھویں فصل

ڈنمارک کے بیان میں

(۱) ڈنمارک ایک چھوٹا سا ملک جرمنی کے شمال میں واقع ہے - اس میں میدان بہت ہیں - اور زمین اچھی ہے - چنانچہ ہر قسم کا غلہ اور ترکاری وہاں پیدا ہوتی ہے - اور دودھ دہی کی بھی افراط ہے - اس ملک کی آب و ہوا مرطوب - مگر معتدل ہے - لیکن جاڑے کے موسم میں سردی بہت پڑتی ہے +

(۲) شاہ ڈنمارک کی عملداری میں ایک تو جزیرہ نما ڈنمارک ہے - جس کو جٹلینڈ بھی کہتے ہیں - دوم جزائر زیلینڈ - فونن - لالینڈ - بارنہ ہوم - آئس لینڈ - فارو وغیرہ +

ہالسٹین - لائن برگ اور شلسوگ کے صوبے پیشتر شاہ ڈنمارک کی عملداری میں تھے - لیکن ۱۸۶۶ء سے پرشیا کے بادشاہ نے اپنے تحت میں کر لئے ہیں +

جزیرہ آئسلینڈ ایک بڑا جزیرہ بحر اقیانوس کے شمال میں واقع ہے - یہ جزیرہ اس باعث سے زیادہ تر مشہور ہے - کہ یہاں ہیکلا نامی ایک بڑا آتشگیر پہاڑ ہے - اور کھولتے ہوئے پانی کے کئی چشمے ہیں - جن میں سے ایک مقام پر کھولتے ہوئے پانی کے فوارے دو سو فٹ کی بلندی تک چھوٹتے ہیں - ان فواروں کو گیسر کہتے ہیں + اس جزیرے میں ۷۸ ہزار آدمی آباد ہیں - اور اس کا دار الخلافہ ریکیاوک ایک چھوٹی سی بستی ہے - جو اس کے جنوب و مغرب میں واقع ہے - اناج یہاں کم پیدا ہوتا ہے - اس واسطے یہاں کے باشندوں کی غذا مکھن - دودھ اور مچھلی ہے +

(۳) ڈنمارک کے باشندے دلاور اور صاحب جرأت ہیں - مگر شان و شوکت ان کے مزاج میں زیادہ ہے - ان کی تعداد ۲۵ لاکھ ہے - اور وہ باعتبار مذہب پراٹسٹنٹ فرقے کے عیسائی اور لوتھر کے پیرو ہیں + وہاں کی حکومت بادشاہ سے متعلق ہے - اور اب وہ مطلق العنان نہیں ہے +

(۴) شاہ ڈنمارک اور شہنشاہ انگلستان میں یہ قرابت ہے - کہ ایڈورڈ ہفتم شہنشاہ انگلستان کی شادی شاہ ڈنمارک کی لڑکی سے ہوئی ہے +

(۵) ڈنمارک کی دار السلطنت کا نام کوپن ہیگن ہے - وہ جزیرۂ زی لینڈ پر واقع ہے - اور اس سے ۲۵ میل شمال

کی طرف ایک چھوٹا سا شہر اِلسی نور ہے۔ جو جہاز آبنائے سونڈ میں ہوکر گذرتا ہے۔ وہاں محصول ادا کرتا ہے۔ الٹونا ایک اور بڑا شہر دریائے اِلب پر واقع ہے۔ اور بڑی تجارت کی جگہ ہے +

(۶) ممالک مذکورہ بالا کے سوا گرین لینڈ جو شمالی امریکہ کے مشرق کی طرف واقع ہے۔ اور چند جزائر غرب الہند شاہ ڈنمارک کی حکومت میں ہیں +

(۷) برٹن کلاں کے آٹھویں حصّے کے برابر یہ ملک ہے۔ اس کا رقبہ ۱۵۰۰۰ مربع میل ہے ۔ اور آبادی ۲۴½ لاکھ ہے +

نویں فصل

سلطنت متّحد شویڈن اور ناروے کے بیان میں

(۱) شویڈن اور ناروے کی متحد سلطنت ایک بادشاہ کے ماتحت ہے + اس جزیرہ نما کے شمال کی طرف بحر منجمد۔ مغرب کی جانب بحر اوقیانوس ۔ جنوب کی طرف آبنائے سکاگیر راگ ۔ کاٹے گاٹ اور بحیرۂ بالٹک واقع ہیں ۔ اور مشرق کی جانب بحیرۂ بالٹک ۔ لیپ لینڈ +

(۲) جزیرہ نمائے سکینڈی نیویا کا رقبہ ۳ لاکھ ۷ ہزار مربع میل ہے۔ گویا برٹن کلاں سے ۲½ گنا بڑا ہے۔

یہاں کی آبادی ۴۷ لاکھ ہے +

(۳) ملک سویڈن بہت وسیع ہے- اور موسم سرما میں وہاں برودت بہت ہوتی ہے- چنانچہ اس کے اکثر پہاڑوں پر برف ہمیشہ جمی رہتی ہے- مگر وہاں کی آب و ہوا خوشگوار ہے- اس ملک میں سات یا آٹھ مہینے تک بلکہ بعض جگہ نو مہینے تک جاڑا رہتا ہے- اور ایام سرما کے بعد اس کا حصّۂ زیرین جلد سرسبز اور ترو تازہ ہو جاتا ہے- ملک سویڈن کی زمین رتیلی ہے- اور اس میں پہاڑ- بیہڑ- جنگل اور جھیل بہت ہیں +

(۴) اس کے پایہ تخت کا نام سٹاک ہالم ہے- اس میں ۳ لاکھ آدمی ہیں اور گاٹن برگ- کالس کرونا اور اوپسالا - یہ سب بڑے شہر لب دریا واقع ہیں +

(۵) اشیاے تجارت اس ملک کی روپا- تانبا- سیسا- لوہا- رال- گوند- مستول کی لکڑی - جہاز کے تختے- پوستین- چمڑا- چربی - شہد ہیں +

(۶) اہل سویڈن سادہ مزاج - صاف دل - آزادی پسند- بہادر اور علم کی طرف بہت مائل ہیں- وہاں کی حکومت بادشاہ سے متعلق ہے- مگر وہ مطلق العنان نہیں ہے+ سویڈن میں ہر سال ایک مجلس موسوم بہ ڈائٹ جمع ہوتی ہے- اس میں دو محکمے ہیں- اور آئین بنانے کا اختیار ان محکموں کو بشراکت بادشاہ حاصل ہے- ناروے کے آئین سویڈن کے قوانین سے علحدہ ہیں+ یہاں کے لوگوں کا مذہب پراٹسٹنٹ ہے + اس ملک میں مدرسے

اور مکتب ہر ایک شہر اور گاؤں میں ہیں +

(۷) ملک ناروے ایک وسیع کوہستانی ملک ہے۔ جو سویڈن کے مغرب کی طرف واقع ہے۔ سابق میں یہ ملک بادشاہ ڈنمارک کے قبضے میں تھا۔ پر اب بادشاہ سویڈن کے ماتحت ہے۔ اس کا دار السلطنت کرسٹیانا ہے۔ جس میں دو لاکھ ۲۷ ہزار آدمی ہیں۔ دوسرا مشہور شہر برگن ہے +

(۸) لکڑی۔ لوہا۔ تانبا یورپ کے اکثر ملکوں میں اس ملک سے جاتا ہے +

(۹) یہاں کے لوگ پراٹسٹنٹ فرقے کے عیسائی ہیں۔ آب و ہوا یہاں کی ایسی ہے۔ کہ گرمی کے موسم میں زیادہ گرمی اور سردی کے موسم میں سخت سردی ہوتی ہے۔ لیکن یہاں کے باشندوں کے مزاج کے موافق ہے +

(۱۰) ناروے کے شمال کی طرف گرمی کے موسم میں دو مہینے تک سورج نہیں غروب ہوتا۔ گویا دو مہینے کا ایک دن ہوتا ہے۔ لیکن اس کے جنوب کی طرف بڑے سے بڑا دن ۱۸ گھنٹے کا ہوتا ہے۔ اور موسم سرما میں اتنی ہی بڑی رات ہوتی ہے +

(۱۱) یہاں کے باشندے مضبوط۔ صاحب جرأت۔ کشادہ پیشانی اور عالی ہمت ہیں +

(۱۲) لیپ لینڈ وہ ملک ہے۔ جو یورپ کے شمال میں سویڈن کے شمال و مشرق کی جانب واقع ہے۔ اس کے دو حصے ہیں۔ مشرقی حصہ شاہ روس کے عمل میں ہے۔ اور شمالی اور جنوبی حصہ شاہ سویڈن کے زیر حکم ہے +

(۱۳) یہ ملک بہت کم آباد ہے - اس کی زمین ناقص اور پہاڑ - جھیل اور جنگل اس میں بہت ہیں - اور ۸ مہینے تک وہاں برف جمی رہتی ہے - اس کے جنگل میں صنوبر کے درخت بہت ہیں - اور میدانوں میں ایک قسم کا ہرن ہوتا ہے - جس کو رینڈیر کہتے ہیں - اس کو وہاں کے لوگ گاڑیوں میں جوتتے ہیں - اور وہ برف پر نہایت سرعت سے دوڑتا ہے +

(۱۴) لیپ لینڈ کے آدمی پست قد ہوتے ہیں - چنانچہ ان کا قد تخمیناً پونے تین ہاتھ کا ہوتا ہے - اور خوبصورت بھی نہیں ہوتے - ان کا رنگ سانولا اور زبان غیر فصیح ہے - اس ملک میں تخمیناً ساٹھ ہزار آدمی سے زیادہ نہیں ہیں +

دسویں فصل

ملک روس کے بیان میں

(۱) فرنگستانی روس نو بڑے حصوں پر منقسم ہے - جن میں ۵۹ صوبے شامل ہیں - ان حصوں کے نام یہ ہیں - اوّل روس کلاں - دوم فنلینڈ - سوم صوبجات متصلۂ بحیرۂ بالٹک - چہارم پولینڈ - پنجم روس مغربی - ششم روس خرد - ہفتم روس جنوبی - ہشتم استرخان - نہم کازان +

(۲) سلطنت روس سوائے سلطنت انگلستان کے دنیا

میں سب سے بڑی ہے۔ کیونکہ ایشیا کے شمال کا سب ملک اور یورپ کے شمال کا ملک بھی سب بادشاہ روس کی عملداری میں ہے +

(۳) ملک فنلینڈ بحیرۂ بالٹک کے کنارے پر واقع ہے۔ پہلے بادشاہ سویڈن کی عملداری میں تھا۔ ۱۸۰۹ء سے روس کے قبضے میں آگیا ہے +

(۴) حد شمالی بحر منجمد۔ حد غربی سویڈن۔ بحیرۂ بالٹک۔ جرمنی۔ آسٹریا۔ رومانیا۔ حد جنوبی بحیرۂ اسود۔ کوہ قاف۔ حد مشرقی بحیرۂ خزر۔ کوہ یورال۔ دریائے یورال۔ رقبہ اس ملک کا اکیس لاکھ مربع میل۔ اور آبادی دس کروڑ ۴۲ لاکھ ہے۔ برٹش کلاں سے ۱۷ گنا کے قریب بڑا ہے +

(۵) روس کا پایہ تخت سینٹ پیٹرز برگ ہے۔ جو خلیج فنلینڈ پر واقع ہے۔ اس میں ۱۲ لاکھ آدمی ہیں۔ اس شہر کو ۱۷۰۳ء میں پیٹر اعظم شاہنشاہ روس نے تعمیر کرایا تھا۔ ماسکو جو سینٹ پیٹرز برگ کے جنوب مشرق کی واقع ہے۔ سابق میں اس کا پایہ تخت تھا۔ ۱۸۱۲ء میں جب بونا پارٹ شاہ فرانس نے ماسکو پر حملہ کیا۔ تو وہاں کے باشندے اس کو آگ لگا کر بھاگ گئے۔ مگر وہ اب پھر از سر نو تیار ہو گیا ہے۔ آرک اینجل خلیج آرک اینجل پر اور کرسون بحیرۂ اسود پر اور ریگا بحیرۂ بالٹک پر واقع ہیں۔ ان کے مکانات تختوں کے بنے ہوئے۔ اور عمارات عالی مثل گرجا گھر وغیرہ کم ہیں +

(۶) روس کے مشہور دریا یہ ہیں - والگا - ڈان - نیپر - نیسٹر - ڈوینا + ان میں سے والگا ۲۲ سو میل تک بہکر بحیرۂ خزر میں جا گرتا ہے - اور ڈان ۱۱ سو میل تک بہکر بحیرۂ ازاف میں گرتا ہے - اور نیپر اور نیسٹر بحیرۂ اسود میں گرتے ہیں - اور ڈوینا بحیرۂ ابیض میں +

(۷) روس کی آب و ہوا اس باعث سے کہ وہ بڑا وسیع ملک ہے - مختلف مقاموں پر مختلف ہے - اس کے شمالی اضلاع نہایت سرد ہیں - اور اس میں بڑے بڑے میدان - جنگل اور ندیاں واقع ہیں - اس کے شمالی ضلعوں کی زمین ناقص ہے - اور ان میں زراعت کم ہوتی ہے - لیکن درمیانی اور جنوبی ضلعوں میں غلہ بہت پیدا ہوتا ہے - اس کی بڑی پیداوار معدنیات اور جنگل کی لکڑی ہے +

(۸) اس کی اجناس تجارت - ریشم - چمڑا - چربی - پشمینہ - سن - شہد - موم - دھات وغیرہ ہیں +

(۹) روسی مہمان نواز اور دلیر ہوتے ہیں - اور ان کے قد موزون اور رنگ نکھرے ہوئے ہیں - آگے جاہل اور بے ادب تھے - اب روز بروز علم و ادب میں ترقی کرتے جاتے ہیں +

(۱۰) روس کی حکومت کا یہ طور ہے - کہ بادشاہ کو اقتدار مطلق حاصل ہے - اور اس کا لشکر جرار ساڑھے گیارہ لاکھ کے قریب ہے - اس کے علاوہ بحری فوج بھی ہے - یہاں کے اکثر باشندے عیسائی مذہب کے فرقہ کلیسائے یونانی کے

پیرو ہیں - مگر فنلینڈ - لیپ لینڈ اور بحیرۂ بالٹک کے کئی صوبوں کے باشندے فرقۂ لوتھر کے مسیحی ہیں +

(۱۱) پولینڈ سابق میں ایک علیحدہ ملک تھا - اب شاہ روس کے زیر حکم ہے - اس میں میدان اور جھیل اور ندیاں بہت ہیں - اور اس کی چراگاہیں خوش فضا ہیں - اور آب و ہوا معتدل - یعنی نہ گرمی میں بہت گرمی ہوتی ہے - اور نہ سردی میں بہت سردی +

(۱۲) اس کا بڑا شہر وارسا ہے - پولینڈ کے باشندے خوبصورت - متوسط قامت - مضبوط - زحمت کش اور جری مشہور ہیں - پر زر دوست اور مغرور ہیں - اور زیردستوں پر ظلم کرتے ہیں - یہ لوگ رومن کیتھلک فرقے کے عیسائی ہیں + سابق میں پولینڈ کے لوگ بہت آزادی پسند تھے - چنانچہ جب ان کو روسیوں نے تابع کرنا چاہا - تو وہ خوب لڑے - اور اب بھی آزادی کی خواہش رکھتے ہیں +

گیارھویں فصل

ٹرکی یا روم کے بیان میں

(۱) روم بہت بڑا ملک ہے - کچھ تو یورپ اور کچھ ایشیا میں واقع ہے - اور افریقہ میں ملک مصر بھی برائے نام اس کے زیر حکم ہے - اور یونان کے مشرق میں جو بحر الجزائر ہے - اس کے

چند جزیرے بھی سلطان روم کے ماتحت ہیں +

(۲) شمالی حد رومانیا - سرویا - آسٹریا - غربی حد بحر اڈریاٹک - جنوبی حد مجمع الجزائر یونان - بحیرۂ مارمورا - مشرقی حد بحیرۂ اسود - رقبہ فرنگستانی روم کا ۶۵ ہزار مربع میل یا یوں کہو کہ برٹن کلاں کا ½ حصہ ہے اور آبادی ۶۱ لاکھ ہے +

(۳) اہل یورپ اس سبب سے روم کو ٹرکی کہتے ہیں - کہ ترک ایک قبیلہ تاتاریوں کا تھا - انہوں نے آپس کے محاربے کے باعث جلاوطنی اختیار کی - اور اس ملک پر آکر تسلط کر لیا - ان کے سبب رفتہ رفتہ اس ملک کو ٹرکی کہنے لگے - اور یہاں کی سلطنت کو سلطنت عثمانیہ کہتے ہیں - کیونکہ اس کا بانی عثمان خاں ایک ترک سردار تھا +

(۴) اس ملک میں اُن اضلاع کی آب و ہوا جو کوہ بلقان کے جنوب کی طرف واقع ہیں - اگرچہ گرم ہے - لیکن مزاج کے موافق ہے - مگر وہاں کے باشندوں کی کثافت کے باعث وبا پھیل جاتی ہے - اور شمالی اضلاع کی آب و ہوا کی اوسط حرارت جنوبی اضلاع کی اوسط حرارت سے کم ہے - مگر سردی میں تو زیادہ سردی پڑتی ہے - اور گرمی میں زیادہ گرمی + یہاں کے باشندے خوش رو اور مضبوط ہیں - مگر کاہل اور مغرور +

(۵) اس ملک کی دار السلطنت کا نام قسطنطنیہ یا استنبول ہے - جس میں ۱۱ لاکھ ۲۵ ہزار آدمی آباد ہیں - ایڈریا نوبل قسطنطنیہ سے دوسرے درجے پر ہے - اور ریشمیں - اونی - سوتی

پارچوں کی دستکاری کے سبب مشہور ہے - گیلی پولی میں چمڑا خوب تیار ہوتا ہے - ان کے علاوہ اور بھی بہت سے شہر ہیں +

(٦) یہاں ان چیزوں کی تجارت ہوتی ہے - ریشم - روئی - تماکو - نیل - قالین - سابر + یہاں کے باشندے اہل اسلام ہیں - مگر فرقۂ کلیسا سے یونانی کے مسیحی اہل اسلام سے زیادہ ہیں - ملک یونان پہلے سلطنت عثمانیہ کی عملداری میں تھا - مگر سنہ ۱۸۳۰ء میں اہل یونان بڑی شجاعت اور بہادری کرکے اس سلطنت کی فرمانبرداری سے آزاد ہوگئے +

(۷) اس ملک کی حکومت کی یہ وضع ہے - کہ بادشاہ کا حکم اگر شریعت سے برخلاف نہ ہو - تو بمنزلۂ قانون مانا جاتا ہے - جزیرۂ کین ڈیا جو بحیرۂ شام میں واقع ہے - اور جس کو سلف میں کریٹ (قریطش) کہتے تھے - ۱۸۹۸ء سے آزاد ریاست ہے - اس میں دو لاکھ آدمی کے قریب آباد ہیں - اور اکثر ان میں سے یونانی ہیں +

(۸) ۱۸۷۸ء میں روس و روم کی لڑائی سے اس سلطنت کی حدود بہت کم رہ گئی ہے - چنانچہ سرویہ - رومانیا - مانٹی نیگرو تو خود مختار ریاستیں قرار پائیں - بلگیریا میں ایک عیسائی شاہزادہ تخت پر بیٹھ گیا ہے - پر یہ ریاست برائے نام باجگزار سلطان روم کی ہے - اور بوسینیا اور ہرزی گوئیا کے صوبے سلطنت آسٹریا میں شامل ہوگئے - اس لئے سلطان روم کے عمل میں صرف دو صوبے رہ گئے ہیں - یعنی رومیلیا - البینیا +

(۹) اب ہم خود مختار ریاستوں کا مختصر حال لکھتے ہیں ؛

۱۔ سرویہ

رقبہ ۱۸۶۳۰ مربع میل ہے۔ حکومت ایک بادشاہ کے متعلق ہے۔ جو مطلق العنان نہیں ہے۔ آبادی ۲۵ لاکھ ہے۔ لوگ اکثر کلیسائے یونانی کے پیرو ہیں۔ اس کا دارالخلافہ بلگریڈ دریائے ڈینیوب پر واقع ہے ؛

۲۔ رومانیا

رومانیا کا رقبہ پچاس ہزار مربع میل ہے۔ یعنی جزائر برٹن کلاں کی $\frac{1}{2}$ ہے۔ اس میں ولیشیا اور مال ڈے ویا کے صوبے شامل ہیں۔ آبادی یہاں کی ۵۹ لاکھ ہے۔ یہاں کے لوگ کلیسائے یونانی کے پیرو ہیں۔ بخارسٹ دارالخلافہ ہے۔ اس کی آبادی ۲ لاکھ ۸۲ ہزار ہے۔ بڑی تجارت کی جگہ ہے ؛

۳۔ مانٹی نیگرو

اس کا رقبہ صرف تین ہزار ۶ سو مربع میل ہے۔ اور کوئی چالیسواں حصہ برٹن کلاں کا ہے۔ آبادی ۲ لاکھ ۲۸ ہزار ہے۔ یہاں کے لوگ کلیسائے یونانی کے پیرو ہیں۔ سٹ جینیا دارالخلافہ ہے ؛

بارھویں فصل

ملک یونان کے بیان میں

(۱) یونان کے شمال میں ملک روم ہے۔ اور جنوب مشرق

اور مغرب میں بحیرۂ شام ÷ خلیج کارنتھ اس ملک کو دو حصوں میں منقسم کرتی ہے۔ حصۂ شمالی کو یونان شمالی اور جنوبی کو جزیرہ نمائے موریا کہتے ہیں۔ اس کے سوا اور بہت سے جزائر یونان کی عملداری میں ہیں ÷

(۲) اس ملک کی زمین اکثر پہاڑی ہے۔ اور آبادی بہت کم ہے۔ یہاں ۲۲½ لاکھ آدمی آباد ہیں۔ یہ لوگ شہر قسطنطنیہ سے تجارت کرتے ہیں۔ رقبہ اس ملک کا ۲۵ ہزار مربع میل ہے ÷

(۳) ایتھنز یعنی مدینۃ الحکما اس ملک کا دار السلطنت مشرقی یونان میں ضلع اٹیکا میں واقع ہے۔ اس شہر کی زیادہ تر شہرت اس سبب سے ہے۔ کہ اس میں کئی قدیم شاندار عمارتیں اب تک موجود ہیں۔ اور یونان کے بعض بڑے مشہور حکمائے متقدمین۔ مثلاً سقراط اور افلاطون یہیں رہتے اور تعلیم دیا کرتے تھے۔ شہر کارنتھ ایتھنز سے ۳۰ میل مغرب کی طرف واقع ہے۔ زمانۂ سابق میں اس شہر کے باشندے بڑے دولت مند اور عیاش تھے۔ جزیرہ نمائے موریا میں ناپلیا ایک بڑی بندرگاہ ہے ÷ ناوارینو جہاں ۱۸۲۷ء میں روم والوں کے بیڑے کو شکست ہوئی تھی۔ اور سپارٹا بہت قدیم شہر ہے ÷

(۴) یہ ملک پہلے شاہ روم کے قبضے میں تھا۔ ۱۸۳۰ء سے خود مختار ہو گیا ہے ÷

(۵) زمانۂ سلف میں ملک یونان میں جملہ علوم و فنون کی بڑی ترقی تھی۔ چنانچہ وہاں کے حکما سقراط اور بقراط و

ارسطو وغیرہ کا نام ہر ایک شخص کی زبان پر ہے۔ اور ان کے کلام کا ترجمہ یورپ اور ایشیا کی کئی زبانوں میں ہو گیا ہے۔ ہومر جو بڑا نامی شاعر گزرا ہے۔ وہ بھی ایک یونانی تھا +

(۶) اس ملک کے مغرب میں جزائر آئی اونین واقع ہیں۔ جو پہلے برٹن کلاں کی حمایت میں تھے۔ مگر اب وہ سلطنت یونان سے متعلق کر دئے گئے ہیں۔ ان جزائر کے نام یہ ہیں۔ سفلونیا جو سب میں بڑا ہے خلیج کارنٹ کے مقابل ہے۔ زانٹی جہاں سے کشمش دساور کو بہت جاتی ہے۔ ان کے علاوہ۔ کارفور ۔ اسیکا وغیرہ ہیں +

تیرھویں فصل

ملک اٹلی کے بیان میں

(۱) اٹلی یا اطالیہ ایک جزیرہ نما ہے۔ اس کی حدود اربعہ یہ ہیں۔ شمال اور گوشۂ شمال مشرق اور شمال مغرب میں کوہ ایلپس اور مشرق میں بحیرۂ اڈریاٹک ۔ اور جنوب و مغرب میں بحیرۂ روم +

(۲) سلسلۂ کوہ اپین نینئز ملک اٹلی میں شمال سے جنوب تک چلا گیا ہے۔ وہ قطعۂ زمین جو مابین کوہ ایلپس اور کوہ اپین نینئز کے واقع ہے۔ ایک زرخیز اور سیر حاصل میدان ہے۔ اس کو لومبر ڈی کہتے ہیں +

(۳) اِٹلی میں بڑے بڑے دریا یہ ہیں - پو - ایڈیچ - آرنو - ٹائبر - ان میں سے پو اور ایڈیچ بحیرۂ اڈریاٹک میں گرتے ہیں - اور آرنو اور ٹائبر بحیرۂ روم میں +

(۴) اِٹلی میں پہلے چھ خود مختار ریاستیں تھیں - یعنی سارڈینیا - پارما - موڈینا - ٹسکنی - نیپلز اور ریاستِ پوپ (یعنی رومن کیتھلک عیسائیوں کے پادریٔ اعظم کی ریاست) مگر بہت سی لڑائی جھگڑوں کے بعد ۱۸۷۰ء سے اِٹلی کا سارا ملک اور جزیرۂ سسلی (صقلیہ) ایک ہی بادشاہ کے ماتحت ہو گیا ہے + یہ بادشاہ اصل میں سارڈینیا کا حکمراں تھا - اب کل اِٹلی کا فرمانروا ہے - اور شہر روما اس کا پایہ تخت ہے +

(۵) اس ملک نے زمانۂ قدیم میں اس سبب سے نہایت شہرت پائی تھی - کہ شہر روما جہاں اب پوپ رہتا ہے - کسی زمانے میں تقریباً تمام روے زمین کا دار الخلافہ تھا - یہاں کی آب و ہوا گرم لیکن نہایت پسندیدہ ہے - یہاں ہر قسم کی پیداوار ہوتی ہے - یہاں کے باشندے عاقل مگر سُست ہیں - اور فن مصوری - سنگ تراشی اور شاعری وغیرہ کی طرف بہت رغبتِ رکھتے ہیں - اور کسی زمانے میں ان کو ان فنون میں کمال حاصل تھا - چنانچہ وہاں کی عمارات وغیرہ اب بھی اس امر کی شاہد ہیں +

(۶) اس ملک میں یہ شہر مشہور ہیں - روما جو پہلے قیصران روم کا دار السلطنت تھا - اور پھر ایک مدت تک پوپ کا پایہ تخت رہا - اور اب ۱۸۷۰ء سے بادشاہ

اٹلی نے تسلط کر کے اس کو اپنا دار الخلافہ مقرر کیا ہے۔ ٹیورن جو صوبۂ پیڈ مانٹ میں واقع ہے۔ سلطنت سارڈینیا کا پایۂ تخت تھا۔ ملان جو صوبۂ لومبرڈی وینس میں ہے۔ فلارنس صوبۂ ٹسکنی میں۔ جنوآ خلیج جنوآ پر۔ وینس صوبۂ وینشیا میں۔ نیپلز صوبۂ نیپلز میں۔ اس شہر کے قریب ایک پہاڑ آتش خیز ویسوویس نامی ہے۔ ۱۸۶۹ء میں اس میں سے مواد آتشیں اس زور شور سے نکلا۔ کہ کئی شہر دب گئے تھے۔ ان میں سے ایک شہر پومپیئ کے کھنڈر زمین کھودنے سے ملے ہیں۔ سسلی میں مشہور شہر پلرمو ہے۔ یہاں کے باشندوں کا مذہب رومن کیتھلک ہے۔ سسلی کے جنوب میں دو چھوٹے سے جزیرے مالٹا اور گازو سرکار انگلشیہ کے قبضے میں ہیں۔ جو جہاز انگلینڈ سے ہندوستان آتے یا ہندوستان سے انگلینڈ جاتے ہیں۔ جزیرۂ مالٹا میں ٹھیرتے ہیں +

چودھویں فصل

ملک سپین کے بیان میں

(۱) سپین جس کو ہسپانیہ کہتے ہیں۔ ایک بڑا زرخیز جزیرہ نما ہے۔ اس جزیرہ نما کی وسعت برٹن کلاں سے کوئی ڈیوڑھی ہوگی۔ رقبہ ایک لاکھ ۹۰ ہزار مربع میل ہے۔ اور آبادی ایک کروڑ ۸۶ لاکھ ہے +

(۲) اس ملک کی حدود اربعہ یہ ہیں۔ حد شمالی خلیج بسکے

اور کوہ پرنیز - اور حد شرقی بحیرۂ روم - اور حد جنوبی بحیرۂ روم اور آبناے جبل طارق اور بحر اوقیانوس - اور حد غربی بحر اوقیانوس اور ملک پرتگال +

(۳) اس ملک میں گرمی زیادہ ہوتی ہے - اور یہاں کے باشندوں کی یہ عادت ہے - کہ موسم گرما میں کھانا کھانے کے بعد دو پہر کے وقت لیٹ رہتے ہیں - اور شب کو بیٹھ کر اپنا کار و بار کرتے ہیں - یہ لوگ بد دماغ اور سُست ہیں - لیکن زمانۂ قدیم میں شجاع - صاحب عزّت اور تاجر تھے - پہلے اس ملک کے لوگوں میں پڑھنے لکھنے کا کچھ چرچا نہ تھا - مگر اب چند سال سے وہاں کی سرکار کی سعی سے علم بہت کچھ شائع ہوتا چلا ہے +

(۴) یہاں کی تجارت شراب - میوے - ہیزم - شہد اور اون ہے - مِڈرِڈ یہاں کا دار السلطنت ہے - اس میں ۵ لاکھ ۳۹ ہزار باشندے ہیں - اس کے علاوہ کیڈز اور بارسِلونا وغیرہ شہر بھی بڑے ہیں - قلعۂ جبل طارق یا جبرالٹر جو جزیرہ نما کی ایک جنوبی راس پر واقع ہے - اِنگلینڈ کے زیر حکم ہے +

(۵) اس ملک کی حکومت بادشاہ سے متعلق ہے - اور قانون بنانے کے واسطے یہاں وکلاے رعایا کی ایک مجلس ہے - جس کو کورٹس کہتے ہیں - جو قانون یہ تجویز اور وضع کرتی ہے - بادشاہ اُس کو منظور کرکے نافذ کرتا ہے - یہاں کے رومن کیتھلک فرقے کے مسیحی ہیں ؛

(۶) جزائر رمنارکا - مجارکا - اِدِکا سپین کی عملداری میں ہیں - پہلے تقریباً سارا برّ اعظم امریکہ سلطنت ہسپانیہ ہی کے ماتحت تھا - مگر اب چند جزیرے باقی رہ گئے ہیں +

(۷) سپین میں مفصلۂ ذیل دریا بہتے ہیں +

ابرو - زوکار - سگورا - جو بحیرۂ روم میں گرتے ہیں +

ٹیگس - ڈورو - گوآڈل کیور - گوآڈی آنا - رمنھو جو بحر ظلمات میں گرتے ہیں +

پندرھویں فصل

ملک پرتگال کے بیان میں

(۱) پرتگال ایک چھوٹا سا ملک ہسپانیہ کے مغرب میں واقع ہے - اس میں ۵۴۲۸۶۲۹ ہزار آدمی آباد ہیں - اس ملک کے دارالسلطنت کا نام رلسبن ہے - جو دریائے ٹیگس پر واقع ہے - اس میں ۳ لاکھ ۵۸ ہزار آدمی بستے ہیں - اور رقبہ ۳۴ ہزار مربع میل کے قریب ہے +

(۲) یہاں کی آب و ہوا اچھّی اور خوشگوار ہے - پر مائل بحرارت - لیکن مغرب کی ہوا جو بحر سے آتی ہے - گونہ گرمی کو فرو کرتی ہے +

(۳) اس ملک میں اکثر جگہ کوہستان ہے - لیکن بعض مقام کی زمین عمدہ ہے - اور وہاں شراب اور ہر قسم کے میوے ہوتے ہیں +

(۴) یہاں کے باشندوں میں جن کو پرتگیز کہتے ہیں۔ وہم و وسواس بہت ہے۔ مگر معاملہ داں اور تجارت پیشہ اور ہوشیار ہوتے ہیں۔ ان کا مذہب رومن کیتھلک ہے۔ یہ لوگ بڑے متعصب ہیں۔ یہاں کی حکومت بادشاہ سے متعلق ہے۔ مگر اس کو اختیار کل حاصل نہیں +

(۵) برازیل جو جنوبی امریکہ میں واقع ہے۔ شاہ پرتگال کے زیر حکم تھا۔ مگر چند سال سے وہاں کے لوگوں نے اپنا ملک پرتگال سے چھڑا کر جمہوری ریاست قائم کر لی ہے +

چوتھا باب

افریقہ کے بیان میں

حدود اربعہ

(۱) افریقہ کا برِّ اعظم یورپ کے جنوب اور ایشیا کے جنوب و مغرب کی طرف واقع ہے۔ اس کی حدود اربعہ یہ ہیں۔ حد شمالی بحیرۂ روم۔ حد جنوبی بحر جنوبی۔ حد غربی بحر اوقیانوس۔ حد شرقی بحیرۂ قلزم و بحر ہند +

طول و عرض

(۲) اس برِّ اعظم کا طول شمال سے جنوب تک اور عرض مشرق سے مغرب تک تقریباً برابر ہے۔ یعنی دونو ۵ ہزار میل سے کچھ کم ہیں + چونکہ اس برِّ اعظم کا بہت سا حصہ منطقۂ حارہ میں واقع ہے۔ اور اس میں کوئی پہاڑ ایسا نہیں ہے۔ کہ ہمیشہ برف سے مستور رہے۔

اس واسطے وہاں گرمی زیادہ ہوتی ہے۔ اور جاڑا مطلق نہیں ہوتا۔ البتہ دو پہاڑ کِلِمانڈ جارو اور کِنیا کی نسبت جو خط استوا کے عین جنوب میں واقع ہیں۔ سب جغرافیہ دانوں کا یقین ہے۔ کہ وہ ہمیشہ برف سے مستور رہتے ہیں +

(۳) اس ملک میں عموماً دو موسم ہوتے ہیں۔ یعنی جب دن نہایت چھوٹا ہوتا ہے۔ تو موسم خشک رہتا ہے۔ اور جب نہایت بڑا ہوتا ہے۔ تو مینہ برسا کرتا ہے۔ اور اس برّ اعظم کے وسط میں دو برسات کے موسم ہوتے ہیں۔ ایک ماہ مارچ میں۔ دوسرا ماہ ستمبر میں یعنی جب آفتاب خط استوا سے اوپر اور نیچے کی طرف جاتا ہے +

(۴) اس برّ اعظم کی اندرونی سطح کا حال اب تک کسی کو اچھی طرح معلوم نہیں ہوا۔ اس کا باعث یہ ہے۔ کہ چند قطعات کے سوا افریقہ ایک ریگستان اور ویران ملک ہے۔ اور اس میں اہل فرنگ کے سیاحوں کو سفر کرنے میں کمال مشکلات پیش آتی ہیں۔ حال میں ڈاکٹر لونگ سٹون نے اپنی جان ہتیلی پر رکھ کر اندرونی افریقہ میں سفر کیا۔ اور بہت سا حال دریافت کیا۔ لیکن آخر وہیں کام آئے +

(۵) شمالی افریقہ میں دو سطوح مرتفع ہیں۔ ایک بحر قلزم کے مغرب کی طرف واقع ہے۔ اور دوسری بحر اوقیانوس کے متصل ہے۔ ان سطوح مرتفع میں پہاڑوں کے تین

سلسلے واقع ہیں۔ اوّل اطلس جو اس کے شمال مغرب کی طرف ہے۔ اس پہاڑ سے کوئی نامی دریا نہیں نکلتا۔ دوم کوہ کانگ جو جنوب مغرب میں ہے۔ اس میں سے دریاے سنی گال اور گیمبیا نکل کر شمال مغرب کی طرف بہتے ہوئے بحر اوقیانوس میں جا گرتے ہیں۔ دریاے نیجر یا کورا بھی اسی پہاڑ سے نکلتا ہے۔ پہلے تو جانب شمال اور پھر جانب جنوب و مشرق بہتا ہوا خلیج گنی میں جا گرتا ہے +

دریاے نیل۔ افریقہ کا سب سے مشہور دریا ہے۔ اب تحقیق ہو گیا ہے۔ کہ اس کی ایک شاخ نیل ابیض تو دو بڑی جھیلوں وکٹوریا نیئنزا اور البرٹ نیئنزا سے نکلتی ہے۔ یہ جھیلیں خط استوا کے جنوب و شمال میں ہیں۔ خرطوم کے مقام پر جنوبی نوبہ میں کوہ ابی سینیا سے نکل کر اس میں آ ملتا ہے۔ پھر یہ دونو نیل کے نام سے نوبہ کی تنگ و تاریک وادیوں میں سے گزر کر شمال کی طرف بہتا ہوا بحیرۂ روم میں جا گرتا ہے +

طبعی تقسیم

(۶) جنوبی افریقہ تین بڑے حصّوں پر منقسم ہے۔ اول وہ سطح مرتفع جو جنوب و مشرق کی جانب کوہستان نیُو ولڈ اور سنو برگن اور ڈریکن برگ سے گھری ہوئی ہے۔ اس قطعے میں بڑا دریا آرینج ہے۔ اس کے شمال کی طرف ایک ریتلا میدان ہے۔ جس کو جنوبی افریقہ کا دوسرا بڑا حصّہ سمجھنا چاہئے۔ سوم وہ سیراب قطعۂ زمین ہے۔ جس کے مغرب کی طرف کوہستان انگولا۔ اور مشرق کی طرف کوہستان لوباٹا ہے +

(۵) افریقہ میں یہ راسیں مشہور ہیں۔ راس بون جو سسلی

راسیں

کے مقابل واقع ہے۔ راس ہلال جو یونان کے مقابل ہے۔ راس سیوٹا اور سپارٹل قلعۂ جبرالٹر کے مقابل ہیں۔ راس پالمس شمالی افریقہ کے جنوب و مغرب کی طرف ہے۔ اور راس ورڈ اس کے نہایت مغرب کو۔ جنوبی افریقہ میں یہ راسیں مشہور ہیں۔ راس اگولیاس اس کے نہایت جنوب کو۔ اور راس گارڈا فوئ اس کے نہایت مشرق کو۔ اور جنوب و مغرب کی طرف راس امید واقع ہے +

جھیلیں

(۸) افریقہ میں یوں تو جھیلیں بکثرت ہیں۔ مگر مشہور یہ ہیں۔ جھیل چاڈ سوڈان میں۔ جھیل ڈمبیا اے بی سی رنیا یعنی حبش میں۔ اور جھیل نیئنزا جس کا ذکر اوپر آچکا ہے۔ جھیل ٹانگانیگا اور جھیل شروا اور جھیل نی ایسا اور جھیل گامی یہ سب خط استوا کے جنوب میں واقع ہیں +

باشندے

(۹) افریقہ کے اکثر باشندے حبشی ہیں۔ یہ لوگ اس ملک کے مشرق میں اور مغربی کناروں پر اور وسط میں صحرا کے جنوبی اضلاع تک آباد ہیں۔ اور شمال میں کوہ اطلس کے قریب بربری اور مور اور عرب رہتے ہیں۔ ان میں سے بربری افریقہ کے اصلی باشندوں کی اولاد ہیں۔ اور ان ہی کے باعث شمالی حصّے کو بربر کہتے ہیں۔ مصر کے اصلی باشندے قبطی کہلاتے ہیں۔ نیل کے اوپر کی طرف سِٹمِک قوم کے لوگ یعنی حضرت سام کی اولاد بستی ہے۔ اس برّ اعظم کے جنوب میں ہاٹن ٹاٹ لوگ جو بہت پست قد اور وحشی ہوتے ہیں۔ آباد ہیں۔ بربری مسلمان ہیں۔ نواح نیل میں زمانۂ قدیم سے عیسائی بستے چلے آتے ہیں۔ مگر اب ان کی تعداد کم ہے +

مذہب

(۱۰) حبشی بت پرست ہیں - اس ملک میں جو آبادیاں اہل فرنگ سے متعلق ہیں - اُن میں عیسائی مذہب پھیلتا جاتا ہے +

ملک

(۱۱) افریقہ میں نامی ملک یہ ہیں +

شمال میں صوبجات بربر جن میں مراکش (مراکو) - الجیریا - ٹیونس - ٹریپولی شامل ہیں - مصر مع نوبہ +

وسط میں اے بی سی نیا - صحرائے اعظم یا بیابان کلاں اور سوڈان +

مغرب میں سنی گیمبیا - اپر و لوئر گنی - کونگو کی ریاست اور زولولینڈ +

جنوب میں راس امید کی بستی - بسوٹو لینڈ - بچوانا لینڈ - نٹال - برٹش زولو لینڈ - زنبزیہ - دریائے آرنج کی بستی اور ٹرینسوال کی بستی +

مشرق میں موزمبیق مع سفالا - زنگبار - اجان و سومالی لینڈ +
برٹش ایسٹ افریقہ اور جرمن ایسٹ افریقہ +

پہلی فصل

صوبجات بربر کے بیان میں

(۱) بربر ایک وسیع ملک ہے - جو افریقہ کے شمال میں بحیرۂ روم کے کنارے کے متصل بسا ہوا ہے - اور تقریباً تمام شمالی افریقہ کا حاشیہ اس میں داخل ہے +

(۲) اس کی حدود اربعہ یہ ہیں - حد شمالی بحیرۂ روم - حد غربی بحر اوقیانوس - حد جنوبی صحرائے اعظم - حد شرقی مصر اور صحرائے لبیا *

(۳) یہ ملک زمانۂ قدیم میں اس واسطے مشہور تھا - کہ کارتھیج اور نمدیہ کی سلطنتیں جو اس زمانے میں بڑی مشہور تھیں - یہیں تھیں - پھر یہ ملک سلطنت روما کے زیر حکم ہوا - بعد ازآں ونڈل قوم کے وحشیوں نے اس کو مغلوب کیا - اور اب وہ مسلمانوں کے قبضے میں ہے *

(۴) اس ملک میں چار صوبے ہیں - چونکہ ہر ایک صوبے کا بادشاہ الگ الگ ہے - اور اس کا حکم بمنزلہ قانون کے ہے - اس لئے گویا وہ چاروں الگ الگ ملک ہیں - اور وہ یہ ہیں - طرابلوس (ٹریپولی)، ٹونس - الجزائر - مراکو یا مراکش *

(۵) ٹریپولی جس میں بارکا اور فیضان بھی شامل ہیں - بربر کے صوبوں میں سب سے بڑا لیکن کم آباد علاقہ ہے - یہ ایک بیگ کے ماتحت سلطنت روم کا ایک صوبہ سمجھا جاتا ہے - اس میں زمین اس قدر سفید ہے - کہ عربی لوگ اس کو بحر ابیض کہتے ہیں - ٹریپولی اس کا دار الخلافہ ساحل پر واقع ہے - بارکا کا دار الخلافہ بن غازی اور فیضان کا مرزق ہے *

(۶) ٹونس الجزائر کے متصل واقع ہے - یہ ممالک بربر میں بڑی تجارت گاہ ہے - پہلے پہل اس ملک کا حاکم سلطان روم کے ماتحت تھا * اہل فرانس نے ۱۸۸۱ء میں فوج بھیجی -

اور ۱۸۸۲ء سے اپنا اقتدار جمایا - چنانچہ اُن کا ایک رزیڈنٹ وہاں رہتا ہے - اور سب کار و بار سلطنت کو انجام دیتا ہے - اس کا دار الخلافہ تُونس ہے - صوبے کی آبادی اُنّیس لاکھ ہے - گندم - جَو بکثرت پیدا ہوتے ہیں +

(۷) ملک الجزائر سابق میں بڑے ظالم لوگوں کے قبضے میں تھا - وہ لوگ کشتیاں تیار کرکے مسیحی تاجروں کے جہازوں پر تاخت کرتے اور آدمیوں کو پکڑ لے جاتے تھے - ان میں سے بعضوں کو خواجہ سرا کرکے محل میں داخل کرتے اور بعضوں سے سخت محنت لیتے تھے - اور بھاری جرمانے اور فدیے پر بھی اُن کو نہ چھوڑتے تھے - بار بار شاہان یورپ نے الجزائر کے بادشاہ کو سمجھایا کہ وہ لوگ اس حرکت ناشائستہ سے باز آئیں - مگر وہ چند روز تو باز رہے - اور پھر وہی شیوۂ ناستودہ اختیار کر لیا - اس واسطے فرانسیسوں نے الجزائر کو ۱۸۳۰ء میں فتح کیا - اور وہ اس کو اِلجیریا کہتے ہیں - یہ ملک ۶۶۰ میل کے قریب لمبا ہے - اور اس کی سطح ایک لاکھ پچپاس ہزار مربع میل ہے - زمانۂ قدیم میں اس ملک کو نمڈیہ کہتے تھے - ایک اور مشہور شہر کانسٹن ٹائن اس کے اندرونی حصّے میں واقع ہے - آبادی ۴۷ لاکھ ۴۰ ہزار ہے +

(۸) مراکش - یہ ملک اِلجیریا سے بحر اوقیانوس تک واقع ہے - اور بربر کے تمام ملکوں سے بہتر اور وسیع ہے - اس ملک میں مور لوگ رہتے ہیں - جو بہت تند مزاج اور لڑاکے ہیں - یہاں کے باشندوں کا مذہب اسلام ہے - اور ایک بادشاہ کے تابع ہیں - جو مطلق العنان ہے - اور ان پر

حکومت کرتا ہے - اس ملک میں ۵۰ لاکھ آدمی کے قریب آباد ہیں - اُن میں سے دو لاکھ ۶۰ ہزار یہودی ہیں - اور باقی مور اور عرب وغیرہ +

(۹) اِس ملک کا دار الحکومت بھی بنام مراکو یا مراکش مشہور ہے - اور وہ کوہ اطلس سے ۲۰ میل کے فاصلے پر آباد ہے - مراکش میں فیض متبرک شہر ہے - جو چمڑے کی ساخت کے لئے مشہور ہے - اور میگے ڈور اور ٹانجیر بندرگاہ ہیں - اس ملک کا بادشاہ اپنے ملک میں اقتدار مطلق رکھتا ہے +

(۱۰) صوبجات بربر میں کھجور بکثرت پیدا ہوتی ہے - چنانچہ اس کا نام بلد الجرید یعنی کھجوروں کا ملک ہے +

دوسری فصل

مصر اور نوبہ کے بیان میں

(۱) مصر ۵۵۰ میل کی لمبائی میں رود نیل کے دونو طرف واقع ہے - اور اس کے دائیں بائیں پہاڑ ہیں +

(۲) اس ملک کی حدود اربعہ یہ ہیں - شمال میں بحیرۂ روم - مشرق میں بحیرۂ قلزم - جنوب میں ملک نوبہ - مغرب میں صحرائے لبیا +

(۳) اس ملک کی شہرت اس سبب سے ہے - کہ وہ ایک قدیم ملک ہے - جو علم و ہنر کا مبدا تھا - یہاں کی قدیم

عمارتیں اور تصویریں اور مورتیں آج تک ایسی صفائی اور انداز سے بنی ہوئی موجود ہیں - کہ صاحب امتیاز کو ان کے دیکھنے سے حیرت ہوتی ہے - چنانچہ اس کے مخروطی منار نہایت مشہور دریائے نیل کے بائیں کنارے پر شہر قاہرہ کے مقابل بنے ہوئے ہیں - ان سب میں سے بڑا منار ۴۸۰ فٹ بلند ہے - اور اس کے پہلو کی ڈھلوان سطح ۷۵۲ فٹ ہے +

(۴) حضرت موسےٰ بنی اسرائیل کو یہاں سے نکال کر کنعان میں لے گئے - اور حضرت یوسف بن حضرت یعقوبؑ جن کو ان کے بھائیوں نے غلام بنا کر فروخت کیا تھا - اس ملک میں آکر بکے - اور رفتہ رفتہ شاہ مصر کی طرف سے کل ملک کے مختار ہو گئے +

(۵) مصر کا دارالخلافہ قاہرہ ہے - جس کے عالیشان منار کا اوپر ذکر آچکا ہے +

اسکندریہ بحیرۂ روم کے کنارے ایک بڑی بندرگاہ ہے - جس کو سکندر اعظم نے بسایا تھا - یہاں بڑی تجارت ہوتی ہے - اس کے مشہور کتب خانے کو عرب کے لوگوں نے برباد کر دیا تھا +

الرشید اور دمیاط دو شہر دریائے نیل کی دو شاخوں کے دہانوں پر واقع ہیں - دونو بندرگاہ ہیں +

نہر سویز ۹۹ میل لمبی کھودی گئی ہے - جو بحیرۂ قلزم اور بحیرۂ روم کو وصل کرتی ہے - اس کے ایک طرف سویز بندرگاہ دوسری طرف پورٹ سعید واقع ہیں - جو جہاز ہندوستان

سے یورپ جاتے ہیں - اُن کو اس نہر سے بڑی سہولت ہو گئی ہے - یہ نہر چوڑی کم ہے - صرف ایک جہاز گزر سکتا ہے - پر تجویز ہو رہی ہے - کہ نہر کو زیادہ فراخ کیا جائے - یا ایک اَور نہر کھودی جائے - تاکہ دقّت دور ہو *

(۶) اس ملک میں حرارت زیادہ ہے - اور زمین بہت زرخیز - ہر سال رود نیل جو طغیانی پر آتا ہے - اس سبب سے یہاں کی زمین بہت سیر حاصل ہے *

(۷) یہاں یہ اجناس پیدا ہوتی ہیں - دُرّہ جو ایک قسم کا اناج ہے - جوار - باجرا - سن - گندم - نیل - شکر - روئی - ان اشیا میں سے روئی یورپ کے جنوبی اور مغربی ممالک میں بہت جاتی ہے - یہاں کے باشندے افریقہ کے اندرونی ممالک سے سوداگری کرتے ہیں - اور وہاں سے ہاتھی دانت اور شتر مرغ کے پر اور ریزہائے طلا لاتے ہیں *

(۸) یہاں کے باشندے سُست - جاہل - کاذب اور تمام صفات انسانی سے بے بہرہ ہیں - مذہب ان کا اسلام ہے - اور مسیحی بھی وہاں رہتے ہیں - جن کا پیشہ سوداگری ہے - آبادی ۸۰ لاکھ ہے *

(۹) سابق میں یہاں کی حکومت بادشاہ روم سے متعلق تھی - اور وہاں ایک صوبہ دار اس کی طرف سے رہتا تھا - مگر اُن میں سے ایک صوبہ دار محمدؐ علی نامی نے ۱۸۱۱ء میں شاہ روم سے لڑ کر مصر کو علیحدہ کر لیا - اور وہاں کا مالک خود مختار بن گیا - بعد اس کے ۱۸۶۶ء میں شاہ روم نے اپنے فرمان سے اس کو لقب خدیو مصر عنایت کیا -

چنانچہ اس کی اولاد اب تک مصر میں حکومت کرتی ہے۔ اور اب یہ ملک برائے نام شاہِ روم کے ماتحت ہے۔ ۱۸۸۲ء سے جب مصر میں بغاوت ہوئی۔ اور انگریزوں نے اس کے فرو کرنے میں مدد کی۔ تو انتظام سلطنت میں بھی ان کی نگرانی ہے ۔

(۱۰) نوبہ کے شمال میں مصر ہے۔ اور جنوب میں ابیسینیا یا حبش اور مشرق میں بحیرۂ قلزم۔ اور مغرب میں ریگستان۔ یہاں کی زمین دریائے نیل سے سیراب ہوتی ہے ۔

(۱۱) اس ملک کے باشندے بہت محتاج ہیں۔ اور کچے گھر مٹی کے بنا کر اُن پر چھپر ڈال کر رہتے ہیں۔ ان میں کئی فرقے ہیں۔ جن کے رئیسوں میں ہمیشہ لڑائی رہتی ہے۔ غرض کہ یہ ملک غیر آباد ہے ۔

(۱۲) خرطوم اس میں بڑا شہر دریائے نیل ارزق اور نیل ابیض کے مقام اتصال پر واقع ہے۔ اس میں پندرہ ہزار کے قریب آدمی آباد ہیں۔ شہر سنار جو نیل ارزق پر واقع ہے۔ سابق میں ایک سلطنت مستقل کا دار الخلافہ تھا۔ مگر اب وہ ویران ہوگیا ہے ۔

(۱۳) پہلے ملک نوبہ چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں منقسم تھا۔ مگر اب کل خدیو مصر کے تابع ہے۔ یہاں کے باشندے اکثر تو مسلمان ہیں اور باقی حبشی وغیرہ ۔

تیسری فصل

وسط افریقہ کے بیان میں

۱۔ ملک اے بی سی نیا یعنی حبش کا بیان

(۱) اے بی سی نیا پہاڑی ملک ہے۔ جو بحیرۂ قلزم کے متصل نوبہ کے جنوب مشرق میں واقع ہے۔ یہ ایک قدیم ملک ہے۔ یہاں کے باشندوں نے ۳۳۳ء میں دین مسیحی اختیار کیا۔ مگر انجیل کے اوامر و نواہی سے اب تک اُن کو مس نہیں ٭

(۲) اس ملک کے باشندے وحشی وہمی اور بے رحم ہیں۔ ان میں ایک خراب دستور یہ ہے۔ کہ سفر میں بعض وقت بھوک کی شدت میں جیتے جانور کا گوشت کھا جاتے ہیں۔ اور پھر اس کو مرہم لگا کر آگے ہانکتے چلے جاتے ہیں ٭

(۳) اس ملک کے سردار اکثر شکار میں مصروف رہتے ہیں۔ کیونکہ یہاں عجیب و غریب درندے پائے جاتے ہیں ٭

(۴) یہ ملک کئی ریاستوں پر منقسم ہے۔ جن میں مشہور یہ ہیں ٭

شمال میں ٹگری جس کا دار الخلافہ اڈوا ہے ٭

مغرب میں امھارا جس کا دار الخلافہ گونڈر ہے۔ ایک اور شہر مگڈالا ہے جس کو انگریزوں نے ۱۸۶۸ء میں فتح کیا

تھا - لیکن ۱۸۸۹ء کے عہد نامے سے یہ ملک حبش سلطنت اٹلی کے ماتحت ہو گیا - ۱۸۹۶ء میں اٹلی کی فوجوں کو شکست ہوئی اور ملک اٹلی کی حکومت سے آزاد ہو گیا ہے +

جنوب میں شوا جس کا مشہور شہر انکوبار ہے +

اس ملک کے جنوب میں اضلاع گالا لینڈ اور سمالی لینڈ ہیں - سمالی لینڈ کا ساحل انگلستان - فرانس اور اٹلی کے ماتحت ہے +

صوبجات ایری تھیریا بھی جن میں اسابب - مسوا - کسالا شامل ہیں - ۱۸۹۱ء سے سلطنت اطالیہ کے ماتحت ہو گئے ہیں - یہ صوبجات اس ملک کے شمال مشرق میں واقع ہیں +

ب - صحرائے اعظم کا بیان

یہ بیابان کلاں یا صحرا صوبجات بربر کے جنوب میں واقع ہے - اس کا طول تقریباً ۲ ہزار میل اور عرض چھ سو میل ہے - اس کے مشرقی حصے کو بیابان لبیا بولتے ہیں - اس کے مغرب میں نمک پایا جاتا ہے - اس لق و دق میدان میں خار دار جھاڑیاں بکثرت ہیں - کہیں نخلستان بھی ہیں - جن میں کھجور کے درخت ہیں - اور چشموں سے سیراب ہیں - روے زمین پر ایسا ریتلا گرم ملک کوئی نہیں ہے - یہاں کوئی قصبہ نہیں - کہیں کہیں مور عرب کی آبادیاں ہیں جن سے مسافروں کو شیر اور اژدہے سے زیادہ ڈر لگتا ہے +

اس صحرا میں کوئی دریا نہیں بلکہ مینہ بھی کئی کئی برس کے بعد برستا ہے - مگر ہوا ریت کے طوفان برپا کرتی ہے - جس سے دن کو اندھیرا معلوم ہوتا ہے - اور قافلے کے قافلے

اس میں دب جاتے ہیں - اس کے نخلستانوں میں گینڈا - شتر - شیر - ہرن اور پرندوں میں مرغ اور طوطے پائے جاتے ہیں +

ج - سوڈان کا بیان

(۱) وسط افریقہ میں وہ قطعۂ زمین شامل ہے - جو دریائے نیجر اور جھیل چاڈ کے نواح میں واقع ہے - یہ کل قطعہ سوڈان کے نام سے مشہور ہے +

(۲) اس ملک میں حبشیوں کی کئی ریاستیں ہیں - ان میں بڑی یہ ہیں - بمبارا - جنے - ٹمبکٹو - بارگو - یریبا - ربا - نیفی - ہئوسا - کاشنا - کانو - مانڈارا - بارنو - ڈیر فور - کارڈوفان وغیرہ +

(۳) منگو پارک نامی ایک انگریز نے ملک سوڈان میں سفر کیا تھا - اُس نے جو وہاں کے باشندوں کا حال لکھا ہے - وہ نہایت دلچسپ ہے +

(۴) اس ملک میں دو قومیں آباد ہیں - ایک تو اصل حبشی - اور دوسری قوم فولا - جس کو فلاتہ بھی کہتے ہیں - یہ لوگ نسل کے دوغلے یعنی حبشیوں اور بربریوں کی اولاد ہیں +

(۵) اِس میں یہ امصار مشہور ہیں - سیگو جو بمبارا کا دار الخلافہ ہے - ٹمبکٹو - سوکوٹو سب سے بڑا شہر سوڈان میں ہے - اور کوکا متصل جھیل چاڈ ہے - یہ بارنو کا دار الخلافہ ہے +

چوتھی فصل

مغربی افریقہ کے بیان میں

(۱) مغربی افریقہ میں تمام ساحل افریقہ جو ۱۸ درجہ عرض شمالی سے ۱۸ درجہ عرض جنوبی تک پھیلتا ہے۔ شامل ہے۔ اس کے مغرب کی طرف بحر اوقیانوس ہے۔ اور مشرق کی طرف ایک بلند سلسلۂ کوہ ✤

(۲) مغربی افریقہ چار حصّوں میں منقسم ہے۔ سنی گیمبیا شمال میں۔ اپر گنی وسط میں۔ لوئر گنی اور ممالک کونگو جنوب میں ✤

۱۔ سنی گیمبیا

(۱) سنی گیمبیا وہ ملک ہے۔ جس کو دریائے سنی گال اور گیمبیا سیراب کرتے ہیں ✤

(۲) اس ملک کا رقبہ ۴ لاکھ مربع میل ہے۔ اور آبادی ایک کروڑ ۱۰ لاکھ ہے۔ اس میں بربر۔ حبشی اور یورپ کے لوگ رہتے ہیں ✤

(۳) یہاں پر انگریزوں۔ فرانسیسوں اور پرتگیزوں کی بستیاں ہیں ✤

انگریزوں کے مقبوضات وہ بستیاں ہیں جو دریائے گیمبیا پر واقع ہیں۔ یعنی جزیرۂ سینٹ میری۔ باتھرسٹ۔ فورٹ جیمس اور جزیرۂ مکار تھے ✤

فرانسیسوں کے مقبوضات یہ ہیں ؛
اوّل قلعۂ سینٹ لوئیس جو دریائے سنی گال کے دہانے پر ہے ؛
دوم - گورسٹہ متصلۂ راس ورڈ ؛
پرتگیزوں کے [illegible] دریائے راؤ گرینڈا کے دہانے کے متصل واقع ہیں - مثلاً لوانیڈا - بساد وغیرہ اور چند چھوٹے چھوٹے قلعے ؛

[illegible] - اپر گنی

(۱) اپر گنی میں وہ ممالک شامل ہیں - جو خلیج گنی سے لے کر کوہ کانگ تک پھیلے ہوئے ہیں - اُن کی تفصیل یہ ہے ؛

سرالیون	ڈہومی
گولڈ کوسٹ یعنی ساحل طلا	کوہ کمروں کے متصل کی ریاستیں
لیگاس	لائبیریا
اشانٹی	بے نن

(۲) اوّل - سی رالیون میں انگریزوں نے بردہ فروشی کے انسداد کے لئے بستی قائم کی تھی - یہاں مذہب عیسائی کو لوگ پسند کرنے لگے ہیں - دارالخلافہ اس کا فری ٹون ہے ؛
دوم - ساحل طلا میں انگریزوں کی بستیاں یعنی کیپ کوسٹ کاسل اور المینا شامل ہیں - یہاں کا دار الخلافہ ایکرا ہے - اور لیگوس میں بھی انگریزوں کا اقتدار جما ہوا ہے - یہ بے نن کھاڑی پر واقع ہے ؛
سوم - لائبیریا میں حبشیوں کی آزاد جمہوری سلطنت

ہے - اس کا دار الخلافہ مانرویا ہے +
چہارم - اشانٹی - اب انگریزوں کے ماتحت ہے +
پنجم - ڈہومی - دیسی ریاست ہے +
اشانٹی کا دار الخلافہ کوماسی ہے - یہ سلطنت ساحل طلا کے شمال میں واقع ہے +
ڈہومی کا دار الخلافہ ابومی ہے - یہاں کے بادشاہ کے پاس پانچ ہزار عورتوں کی فوج ہے - یہ بادشاہ کے باڈی گارڈ کا کام دیتی ہیں +
ششم - کوہ کمرون کے متصل کی ریاستیں شاہنشاہِ جرمنی کے عمل میں ہیں - اور ساحل طلا کے مشرق کی طرف بھی ایک بستی اُن کی ہے - جس کو ٹوگو لینڈ کہتے ہیں +
ہفتم - یوروبا کا دار الخلافہ ابیو کوٹا ہے +
ہشتم - بینن جانب جنوب واقع ہے +
(۳) زراعت کی طرف ان ممالک کی توجہ کم ہے - کہیں کہیں چاول بوئے جاتے ہیں - تاڑ کے تیل کی جو صابن بنانے کے لئے یا ریل کے پہیوں کے دھروں میں لگانے کے کام آتا ہے - بڑی تجارت ہوتی ہے - اور خاص کر لیگاس میں جہاں سے ممالک غیر کو بھیجا جاتا ہے - سونا - ہاتھی دانت - اور ربڑ کی بھی بڑی تجارت ہوتی ہے +

ج - لوئر گنی

(۱) لوئر گنی اضلاع مفصلۂ ذیل پر منقسم ہے - فرانسیسی کونگو - آزاد سلطنت کونگو - اور انگولا +

ان تینوں مقاموں میں حبشی بستے ہیں - اور وہاں بردہ فروشی کا بازار بہت گرم ہے - ہر چند انگریزوں نے اس زبون تجارت کے دفع کرنے میں نہایت کوشش کی ہے - مگر اب تک بالکل موقوف نہیں ہوئی - یہ [illegible] شاہِ پرتگال کے تحت میں ہے - اور ہاتھی دانت اور دیگر پیداوار یہاں سے لِسبن کو جاتی ہے +

(۲) انگولا کا [illegible] السلطنت سینٹ پالڈے لو آنڈا ہے - جو ساحل پر واقع ہے - پھیلا جنوب میں اور بندرگاہ ہے +

د - آزاد سلطنت کونگو

کونگو کی آزاد سلطنت میں وہ علاقہ شامل ہے - جو دریاے کونگو اور اُس کے معاونوں سے سیراب ہوتا ہے +

اور یہ علاقہ ملک کے اندرونی حصّے میں جھیل ٹنگا نیکا تک پھیلا ہوا ہے - یہ ریاست شاہ بلجیم کے ماتحت ہے +

پانچویں فصل

جنوبی افریقہ کے بیان میں

(۱) جنوبی افریقہ کی مفصلۂ ذیل ریاستیں سرکار انگریزی کے ماتحت ہیں - کیپ کولونی یا راس امید کی بستی - بسوٹو لینڈ - بیچوانا لینڈ - نٹال - زولو لینڈ - [illegible] اور یہ حصہ برٹش جنوبی افریقہ کے نام سے موسوم ہے - جس کا رقبہ ۹ لاکھ مربع میل ہے - گویا ملک پنجاب اس کے آٹھویں حصے

سے بھی کم ہے ॥

(۲) راس امید کی بستی افریقہ کے جنوبی کنارے سے لے کر دریاے آرنج تک پھیلی ہوئی ہے - اس آبادی کا طول مشرق سے مغرب تک ۶۰۰ میل ہے - اور عرض شمال سے جنوب کی آبادی تک [illegible] میل - اس میں چوبیس لاکھ ۳۳ ہزار ہے +

(۳) سابق میں یہ بستی شاہ ہالینڈ سے متعلق تھی - چنانچہ قوم ڈچ کی اولاد اب بھی وہاں موجود ہے - مگر ۱۸۰۶ء سے یہ بستی انگریزوں کے قبضے میں آگئی ہے - اور روز بروز نو آباد انگریز بڑھتے جاتے ہیں ॥

(۴) اس آبادی سے یہ چیزیں غیر ممالک کو تجارت کے لئے جاتی ہیں - اون - شتر مرغ کے پر اور تانبا +

اس آبادی کے دار الخلافے کا نام کیپ ٹاؤن ہے - جس میں ایک لاکھ [illegible] آدمی آباد ہیں + راس امید کے اصلی باشندے ہاٹنٹاٹ اور کافر اور چند وحشی اقوام ہیں +

(۵) بسوٹو لینڈ ایک بلند قطعۂ زمین ہے - یہ ملک زرخیز ہے - اور آب و ہوا صحت بخش ہے - یہ راس امید کی بستی کے جانب شمال مشرق واقع ہے +

(۶) بیچوانا لینڈ ایک وسیع ملک دریاے آرنج کے پار واقع ہے - جو برٹن کلاں سے ڈیوڑھا ہے - نصف ملک تو سرکار انگریزی سے متعلق ہے - اور نصف سرکار انگریزی کی حمایت میں ہے +

(۷) نٹال راس امید کے شمال مشرق کی طرف واقع

ہے۔ وہاں کی زمین زرخیز اور روئی کی زراعت کے لئے بہت موافق ہے۔ اس بستی میں پیٹر ماڑٹز برگ سب سے بڑا شہر ہے۔ ۱۸۴۳ء سے سرکار انگریزی کے ماتحت ہے + اس ملک میں زولو اور کافر رہتے ہیں۔ یہ لوگ اُون کی خاطر بھیڑ اور پروں کے لئے شتر مرغ بہت پالتے ہیں۔ اور بڑا فائدہ اُٹھاتے ہیں +

(۸) زولو لینڈ کا ملک مشرقی ساحل پر نٹال اور خلیج ڈیلگوا کے مابین واقع ہے +

(۹) جنوبی اوڈیشیا یعنی وہ قطعۂ ملک جو دریاے زنبیزی کے آر پار واقع ہے۔ اس میں میٹبل لینڈ اور مشونا لینڈ شامل ہیں۔ یہاں پر سرکار انگریزی نے ۱۸۹۰ء سے ایک بستی اس غرض سے بسائی ہے۔ کہ سونا کانوں سے نکالا جائے۔ اور زراعت بھی کی جائے۔ شمال میں برٹش سنٹرل افریقہ سرکار انگریزی کے ماتحت ہے۔ اور نیاسا لینڈ کہلاتا ہے۔ اور بلیین ٹائر دار الخلافہ ہے۔ جو جھیل نیاسا کے جنوب کو واقع ہے +

(۱۰) جنوبی افریقہ کی دو ریاستوں کو انگریزوں نے فتح کر لیا ہے۔ ایک دریاے آرنج کی آزاد سلطنت جس کو اب دریاے آرنج کی بستی کہتے ہیں۔ اس کو ڈچ والوں نے بسایا تھا۔ لیکن کافر زیادہ آباد ہیں۔ یہ بستی دریاے آرنج اور اس کی شاخ وال کے درمیان واقع ہے۔ اس کی پیداوار۔ اون۔ چمڑا۔ اور اناج ہے۔ اس کا دار الخلافہ بلوم فونٹین ہے +

دوسری ریاست ٹرینسوال جو دریاے وال کے شمال کو واقع ہے۔ اس کی پیداوار بھی وہ ہی ہے۔ لیکن اس کی

شہرت سونے کی کانوں کے سبب ہو گئی ہے۔ جو ضلع جوہن برگ میں پائی جاتی ہیں۔ اس کا دارالخلافہ پری ٹوریا ہے۔ اب یہ انگریزوں کے ماتحت ہے۔ اور ٹرینسوال کی بستی کہلاتی ہے +

چھٹی فصل

مشرقی افریقہ کے بیان میں

(۱) زنگبار اور موزنبیق مع سفالا بحر ہند کے کنارے پر واقع ہیں۔ اور اکثر مشرقی افریقہ کے نام سے مشہور ہیں۔ ان میں سے زنگبار شمال میں ہے۔ موزنبیق اس کے جنوب میں +

(۲) مشرقی افریقہ کے اکثر اضلاع میں حبشی بستے ہیں۔ اور یہ افریقہ کے مغربی اور وسطی حبشیوں کی نسبت زیادہ جاہل ہیں +

(۳) زنگبار پہلے سلطان مسقط کی حکومت میں تھا۔ مگر ۱۸۵۶ء سے خود مختار ملک ہو گیا ہے۔ اور اس کے دارالخلافے کا نام بھی زنگبار ہے۔ جو بڑی تجارت کی جگہ ہے۔ اور اس ملک میں ۲½ لاکھ آدمی کے قریب آباد ہیں +
سلطان زنگبار کی حکومت میں جزائر زنگبار اور پیمبا بھی ہیں۔ یہ سلطان سرکار انگریزی کی حمایت میں ہے +

(۴) موزنبیق مع سفالا پرتگیزوں کے قبضے میں ہے۔ مشرقی افریقہ میں پرتگیزوں کے علاقے کی کل آبادی ۱۳۱ لاکھ ہے۔

اور دارالخلافہ موزنبیق ہے +

(۵) پرتگیزوں کی بستیوں میں سونے۔ ہاتھی دانت۔ شہد۔گوند اور نیز غلاموں کی بہت تجارت ہوتی ہے +

(۶) سمالی اور اجان کا ذکر ملک حبش کے ساتھ اوپر آچکا ہے +

(۷) مشرقی افریقہ کا حصۂ وسط جرمنی کے ماتحت ہے۔ اس کا دارالخلافہ دار السلام ہے۔ رقبہ اس حصے کا چار لاکھ مربع میل ہے۔ آبادی ۶۸ لاکھ۔کوہ کلیمان جارو اس میں شامل ہے۔اور وہ ملک جو جھیل وکٹوریا نیئنزا کے شمال کی طرف ہے۔برٹش مشرقی افریقہ میں مشہور شہر ممباسہ اور یوگنڈا ہیں +

ساتویں فصل

اُن جزائر کے بیان میں جو بحر ہند و بحر اوقیانوس میں واقع ہیں

(۱) بحر ہند کے جزائر۔

نمبر	جزیرہ	مشہور شہر	کس ملک کے ماتحت ہے	کیفیت
۱	ماریشیش	پورٹ لوئس	برٹن کلاں	شکر کی تجارت بہت ہے +
۲	سے شل	۰	؍؍	۰
۳	امیر نٹی	۰	؍؍	۰

نمبر	جزیرہ	مشہور شہر	کس ملک کے ماتحت ہے	کیفیت
۴	سکوٹرا (سقوطرہ)	•	برٹن کلاں	شکر کی تجارت بہت ہوتی ہے +
۵	بور بون	سینٹ ڈینس	فرانس	بہت بڑا جزیرہ اور بہت زرخیز ہے +
۶	مدغاسکر	انتاناناریوو	ر	موم - چمڑا - ربڑ اور مویشی کی تجارت ہوتی ہے - آبادی تیس لاکھ ہے +

(ب) بحر اوقیانوس کے جزائر -

ازورز - مڈیرا - جزائر کیپ ورڈ اور سینٹ ٹامس شاہ پرتگال کے ماتحت ہیں - مڈیرا کی شراب مشہور ہے - اور فنشل دارالخلافہ ہے - یہاں کی آب و ہوا خوشگوار ہے - جزائر کیپ ورڈ کا دار الخلافہ سینٹیاگو ہے - یہاں میوہ بکثرت ہوتا ہے +

جزائر کنیری شاہ ہسپانیہ کے ماتحت ہیں - یہاں میوہ انگور بکثرت ہیں - سینٹیا کروز دار الخلافہ ہے - جو ٹنے رف میں واقع ہے - ٹنے رف میں ایک آتش خیز پہاڑ ہے +

جزائر پرنس - اسنشن - سینٹ ہلینا انگریزوں کے ماتحت ہیں - سینٹ ہلینا اس سبب سے مشہور ہے - کہ یہاں انگریزوں نے بونا پارٹ شاہِ فرانس کو قید رکھا تھا +

پانچواں باب

برّ اعظم امریکہ کے بیان میں

(۱) امریکہ عالم کے پانچوں برّ اعظم میں ایشیا کے سوا سب سے بڑا ہے۔ اس کی حدود اربعہ یہ ہیں۔ حد شمالی بحر منجمد حد شرقی بحر اوقیانوس یا بحر ظلمات۔ حد غربی بحر الکاہل یا پیسفک۔ حد جنوبی بحر جنوبی +

(۲) کولمبس باشندۂ ملک اٹلی نے جو شاہ ہسپانیہ کا نوکر تھا۔ ۱۴۹۲ء میں دنیا کے اس قطعے کو دریافت کیا۔ اس سے پہلے فرنگستان کے رہنے والوں کو اس کی کچھ خبر نہ تھی۔ اس واسطے اس کا نام نئی دنیا رکھا گیا۔ ۱۴۹۹ء میں امریکو وشپوچی ایک شخص فلارنس کا رہنے والا وہاں گیا۔ اور واپس آکر اپنے سفرنامے میں اس نے نئی دنیا کا نام اپنے نام پر امریکہ رکھا +

(۳) یہ برّ اعظم دو حصوں پر منقسم ہے۔ اوّل حصے کو شمالی امریکہ کہتے ہیں۔ اور دوسرے کو جنوبی امریکہ + حقیقت میں یہ دونو جزیرہ نما ہیں۔ اور خاکنائے پاناما جس کا عرض نہایت تنگ مقام پر ۲۸ میل ہے۔ ان دونو کو پیوستہ کرتی ہے +

(۴) اس ملک کے شمال مشرق اور مشرق کی طرف خلیج بیفن۔ ہڈسن۔ سینٹ لارنس۔

فنڈی۔ میکسیکو اور بحیرۂ کیریبین واقع ہیں۔ اور مغرب کی طرف خلیج کیلی فورنیا + آبنائے ڈیوس خلیج بیفن کو بحر ظلمات سے وصل کرتی ہے۔ اور آبنائے ہڈسن خلیج ہڈسن کی آمد و رفت کی راہ ہے۔ آبنائے فلاریڈا خلیج میکسیکو کے ایک دہانے پر واقع ہے۔ آبنائے مجلن برّ اعظم امریکہ کے جنوبی سرے کو ٹریڈل فویگو سے علٰحدہ کرتی ہے +

جزائر
(۵) اس برّاعظم کے شمال میں جزیرہ نمائے بُوثیا واقع ہے۔ اور مشرق میں جزیرہ نمائے لبٹریڈار۔ نواسکوشیا۔ فلاریڈا۔ یوکٹن۔ اور مغرب میں کیلی فورنیا اور ایلاسکا +

راسیں
(۶) اس ملک میں یہ راسیں ہیں۔ راس ہیرو امریکہ کے شمالی کنارے پر ہے۔ راس فیئرول جو گرین لینڈ کا جنوبی سرا ہے۔ امریکہ کے شمال مشرق میں واقع ہے۔ راس کارڈ اور راس ہیٹربس اضلاع متحد کے مشرق میں ہیں۔ راس سیبل جزیرہ نمائے فلاریڈا کا جنوبی سرا ہے۔ راس کاٹوچی جزیرہ نمائے یوکٹن کا شمالی سرا۔ اور راس گراسیاس آڈی اوس وسط میں ساحل مِسکیٹو پر واقع ہے۔ راس راک برازیل کے مشرق کی طرف واقع ہے۔ راس ہارن ایک چھوٹے سے جزیرے کا سرا ہے۔ جو ٹریڈل فویگو کے جنوب میں واقع ہے۔ راس پارینیا ملک پیرو کے شمال مغرب کی طرف ہے۔ راس سینٹ لوکس جزیرہ نمائے کیلی فورنیا کا جنوبی سرا ہے +

سواحل
(۷) اِس برّ اعظم کے مغربی کنارے پر آبنائے مجلن

سے جو جنوبی امریکہ کے جنوب میں ہے۔ دائرۂ قطب شمالی تک پہاڑوں کی قطار چلی جاتی ہے۔ ان میں سے بعض پہاڑ بہت بلند ہیں۔ جنوبی امریکہ میں کوہ اینڈیز جس کو کارڈیلیراس بھی کہتے ہیں۔ شمال سے جنوب تک مغربی ساحل کے متصل چلا گیا ہے۔ کسی جگہ تو سمندر سے نزدیک ہے۔ اور کسی جگہ دور ہو گیا ہے۔ مگر سو میل سے زیادہ دُور نہیں گیا۔ اس سلسلے میں دو چوٹیاں ایک تو اکانگاگوا جو ملک چلی میں ہے۔ دوسرے چمبورازو جو ملک کولمبیا میں واقع ہے۔ بہت مشہور ہیں۔ ان کے علاوہ کوہ اینڈیز کی اور کئی چوٹیاں ۱۸ ہزار سے ۲۰ ہزار فٹ تک بلند ہیں۔ اکثر ان میں سے آتش فشاں ہیں۔ اور آنٹی سانا جو اب افسردہ ہو گئی ہے۔ اور کاٹو پیکسی بہت نامی ہیں۔ جنوبی امریکہ میں مشرق کی طرف کوہستان گی آنا اور برازیل واقع ہیں۔ مگر ان کی بلندی کوہ اینڈیز سے بہت کم ہے۔ چنانچہ کوہستان گی آنا کی سب سے بلند چوٹی ۸ ہزار ۳ سو فٹ بلند ہے۔ اور کوہستان برازیل کی ۸ ہزار فٹ ۔ سوائے کوہ میکسیکو کے پہاڑوں کا سلسلہ جو شمالی امریکہ میں واقع ہے۔ ان پہاڑوں کی نسبت جو جنوبی امریکہ میں ہیں۔ بہت کم بلند ہے۔ اس سلسلہ کوہ کو دائرۂ قطب شمالی کے قریب کوہ راکی کہتے ہیں۔ اس کی نہایت اونچی چوٹی جس کا نام پوپو کاٹا پٹل ہے۔ ۱۷۷۲۹ فٹ بلند ہے۔ کوہ ایپے لیچین یا ایلیگانے جو متحدہ صوبوں کے شمال سے جنوب تک چلا گیا ہے۔ اس کی نہایت اونچی چوٹی ۶

ہزار دو سو فٹ بلند ہے +

جزیرے

(۸) امریکہ کے شمال میں پیری - بینکس - کابٹن -
سونتھ ایمپٹن - کمبر لینڈ - گرین لینڈ وغیرہ جزیرے
واقع ہیں - ان میں سے گرین لینڈ تو آباد ہے - اور باقی
غیر آباد + مشرق کی طرف نیوفونڈ لینڈ - کیپ برٹن -
پرنس اڈورڈ - اینٹی کاسٹی - برموڈاس - یہ سب خلیج
سینٹ لارنس کے قریب واقع ہیں - جزائر غرب الہند
کا حال علیحدہ بیان کیا جائیگا + جنوب میں جزائر فاک لینڈ
دو حصوں پر مشتمل ہیں - اوّل حصّے کو مشرقی فاک لینڈ
کہتے ہیں - اور دوسرے کو مغربی - اور جارجیا اور ٹریڈل فوئیگو
ایک پہاڑی جزیرہ جو پیٹے گونیا کے جنوب میں واقع ہے -
یہ دونو کسی سے متعلق نہیں + مغرب میں جوئن فرنینڈز
اور گالا پاگوس - یہ دونو جزیرے پہاڑی ہیں - پہلا جزیرہ
تو چلی کے مغرب میں اور دوسرا خط استوا پر - اور
جزیرۂ وین کوور اور کوئین شار لاٹ اور کل مغربی اور
شمالی جزیرے گرین لینڈ کے سوا جو شاہ ڈنمارک سے
متعلق ہے - انگریزوں کے قبضے میں ہیں - ان کے
علاوہ شمالی امریکہ میں اور کئی جزیرے روس سے متعلق
ہیں +

جھیلیں

(۹) شمالی امریکہ میں صوبہائے متحد اور برٹش امریکہ
کے درمیان پانچ نامی جھیلیں جو آپس میں ملی ہوئی
ہیں - یہ ہیں - سپیریر - ہیوران - مشگن - ایری - آنٹیریو +
انگریزی صوبوں میں یہ جھیلیں مشہور ہیں - گریٹ بیر -

گریٹ سلیو - ونی پگ - اینھے باسکا - شمپلین + وسط امریکہ میں نکرا آگوا مشہور ہے + جنوبی امریکہ میں یہ جھیلیں نامی ہیں - ماراکیبو ملک وِنزوبلا میں - ٹٹی کاکا ملک پیرو میں - اِن کے علاوہ اور بھی کئی جھیلیں ہیں - جو برسات میں پیدا ہو جاتی ہیں +

دریا (۱۰) امریکہ میں یہ دریا مشہور ہیں - شمالی امریکہ میں دریاے مس سس سپی جو مغربی پہاڑوں میں سے نکلتا ہے - اس میں دریاے مسوری اور اوہائیو اور رِڈ ملتے ہیں - یہ سب مل کر جانب جنوب بہکر خلیج مکسیکو میں گرتے ہیں - اس دریا کا طول ۴ ہزار دو سو میل ہے - دریاے سینٹ لارنس جس کا نام منبع کے قریب دریاے سینٹ لوئس ہے - جھیل سپیریئر میں گرتا ہے - چونکہ اس جھیل کا پانی اَور جھیلوں سے جو اس کے مشرق کی طرف واقع ہیں - ملا ہُوا ہے - اس سبب سے یہ دریا سب جھیلوں میں سے ہوکر اخیر جھیل آنٹریو کے شمال مشرق کی جانب بہکر اپنے نام کی خلیج میں گرتا ہے - دریاے رابوڈل نارٹ جو کوہ راکی کے جنوبی حصّے سے نکل کر جنوب مشرق کی طرف بہتا ہؤا خلیج مکسیکو میں گرتا ہے +

(۱۱) جنوبی امریکہ میں یہ دریا مشہور ہیں - دریاے ایمیزان جو ۴ ہزار میل سے کچھ زیادہ لمبا ہے - جھیل لاری کوچا سے جو ملک پیرو میں کوہ اینڈیز کے درمیان ہے - نکلکر گوشۂ شمال و مشرق میں بہتا ہؤا بحر ظلمات میں جا گرتا ہے - اس دریا میں دو سو دریا ملتے ہیں - جن میں سب

سے بڑا مدبرا ہے ۔ رایوڈے لاپ لاٹا جو پارانا اور پانڈا اوری
اِنٹل سے جس کو یُوروگوے بھی کہتے ہیں۔جنوب کی طرف
بہکر بحر ظلمات میں جا گرتا ہے۔ دریاے اورن اوکو جو
ملک گی آنا سے نکل کر دائرے کی طرح بہ کر بحر ظلمات
میں جا گرتا ہے ۔

(۱۲) شمالی امریکہ کے اصلی باشندے شمالی ایشیا اور شمالی
یورپ کے رہنے والوں سے فی الجملہ مناسبت رکھتے ہیں۔
یعنی پست قد اور بد صورت ہیں۔ باقی اطراف کے لوگ
دراز قد اور مضبوط اور تند مزاج اور سینہ زور ہیں۔اور
مچھلی یا خشکی کے جانوروں کے شکار سے اپنی اوقات
بسر کرتے ہیں۔رنج - بھوک اور سختیوں کے نہایت
متحمل ہیں۔مگر زراعت کی محنت کی برداشت نہیں
کر سکتے۔یہ لوگ شمار میں پہلے بھی کم تھے۔مگر اب
چیچک کی بیماری اور شراب خوری کی زیادتی سے اور
بھی کم ہو گئے ہیں۔اور اہل فرنگ کی نسل کی کثرت
سے پچھم کی طرف ہٹ کر آباد ہوئے ہیں ۔

(۱۳) امریکہ کے دریافت کرنے کے سو برس بعد جب
اہل یورپ نے معلوم کیا۔کہ اس کی آب و ہوا موافق
ہے۔اور زمین زرخیز اور باشندوں کی آوارگی سے
وہ کسی کی میراث نہیں ہے۔تو وہاں جا کر آباد ہو گئے۔
چنانچہ صوبہاے متحد کے باشندے انگریزوں کی نسل سے
ہیں۔اور اس کے سوا اور بھی کئی ملکوں میں انگریزوں۔
فرانسیسوں اور ہسپانیہ والوں کی اولاد بہت بڑھ گئی ہے ۔

حصّۂ اوّل

شمالی امریکہ کے بیان میں

(۱) جنوبی امریکہ سے شمالی امریکہ زیادہ وسیع ہے۔اور اس کی حدود اربعہ یہ ہیں۔ حد شمالی بحر شمالی۔حد غربی بحر الکاہل۔حد جنوبی بحر الکاہل اور خاکنائے پاناما اور خلیج میکسیکو۔ حد شرقی بحر اوقیانوس ✦ اس کا طول شمالاً اور جنوباً ۴۵۰۰ میل ہے۔اور عرض نواشکوشیا کے مشرق سے دریائے کولمبیا کے دہانے تک ۳۱۰۰ میل ہے ✦

(۲) شمالی امریکہ میں یہ ملک ہیں۔ قلمرو کینیڈا۔صوبہائے متحدہ مع ایلاسکا۔میکسیکو۔وسط امریکہ۔جزائر غرب الہند ✦

پہلی فصل

قلمرو کینیڈا کے بیان میں

(۱) شمالی امریکہ میں انگریزی صوبے جن کو انگریزی میں برٹش امریکہ کہتے ہیں۔شہنشاہ انگلستان کے زیر حکومت ہیں۔ ان کی حدود اربعہ یہ ہیں۔شمال میں بحر شمالی اور خلیج بیفن۔مغرب میں ایلاسکا اور بحر الکاہل۔جنوب میں صوبہائے متحدہ۔مشرق میں بحر اوقیانوس ✦

(۲) اس ملک میں یہ دو صوبے ہیں - قلمرو کینڈا - نیئو فونڈ لینڈ +

(۳) قلمرو کینڈا میں سات صوبے ہیں - ہر صوبے کے حاکم اعلیٰ کو لفٹنٹ گورنر کہتے ہیں +

نمبر	نام صوبہ	دار الخلافہ	مشہور شہر
۱	کوبیک	کوبیک	مانٹریل
۲	اونٹیریو	اوٹاوا	ٹورنٹو - لندن ہملٹن
۳	نئو برنزوک	فریڈرک ٹن	سینٹ جان
۴	نوا سکوشیا	ہیلی فیکس	
۵	جزیرۂ پرنس اڈورڈ	شارلیٹ ٹون	
۶	مینی ٹوبا	وِنی پگ	
۷	برٹش کولمبیا	وکٹوریا	وین کور - نئو وسٹ منسٹر

علاوہ ان کے شمال مغربی اضلاع ہیں - جو نواح خلیج ہڈسن میں واقع ہیں - یہ اضلاع غیر آباد ہیں - گو وسعت میں بہت بڑے ہیں - چند کوٹھیاں سوداگروں کی ہیں - جو اپنا گزارہ شکار مار کر کرتے ہیں - یہاں کے پوستین مشہور ہیں +

(۴) کینڈا جو صوبہ ہائے متحد کے شمال میں دریائے سینٹ لارنس کے وار پار واقع ہے - ایک بڑا وسیع ملک

ہے۔ جس کا طول شرقاً و غرباً ۱۴ سو میل ہے۔ اور عرض دو سو میل سے ۴ سو میل تک + یہ ملک دو حصّوں پر منقسم ہے۔ ایک کو کوبیک کہتے ہیں۔ اور دوسرے کو اونیٹریو +

(۵) یہاں سردی کے موسم میں اس قدر جاڑا پڑتا ہے + کہ برف کے منجمد رہنے سے گاڑیوں کے پہئیے نکال کر ان کی جگہ دو لوہے کی پٹڑیاں لگاتے ہیں۔ جس سے گاڑیاں برف پر بہت جلد چلتی ہیں۔ اور یہاں جھیلیں اور ندیاں اور خلیجیں بھی بکثرت ہیں۔ جن کے سبب زمین سبز حاصل ہے۔ اور گرمی کے موسم میں گرمی بھی بہت شدّت سے ہوتی ہے +

(۶) اس ملک کے حاصلات یہ ہیں۔ جہاز کے تختے۔ کھال۔ پوستین وغیرہ۔ ان کے علاوہ کئی قسم کی کانیں بھی ہیں +

(۷) ملک کینیڈا میں یہ شہر مشہور ہیں۔ کوبیک جو پہلے اس کا دار السلطنت تھا۔ اور مانٹریل۔ یہ دونو دریاے سینٹ لارنس پر مشرقی کینیڈا میں واقع ہیں۔ اور آٹہوا جو ۱۸۵۸ء سے اس کا دار السلطنت قرار پایا ہے۔ اور کنگسٹن اور ٹارانٹو جہاں دو یونیورسٹیاں اور کئی کالج اور ایک نارمل سکول ہے۔ مغربی کینیڈا میں واقع ہیں +

(۸) اس ملک کو پہلے فرانسیسوں نے آباد کیا تھا۔ مگر ۱۷۶۳ء سے انگریزوں کے قبضے میں ہے۔ چنانچہ اس وقت سے اہل انگلستان نے اس میں سکونت اختیار کی ہے۔ اور اب اس میں تقریباً ۵۳ لاکھ آدمی آباد ہیں +

(۹) قلمرو کینیڈا کے ہر صوبے کا حاکم اعلےٰ لفٹنٹ گورنر کہلاتا ہے۔ یہ سب ماتحت گورنر جنرل کے ہوتے ہیں جو شہنشاہ انگلستان کی طرف سے مقرر ہوتا ہے۔اور گورنر جنرل اپنے اختیار سے لفٹنٹ گورنر مقرر کرتا ہے۔اس کے سوا ایک پارلیمنٹ ہے۔جس کو قانون وضع کرنے کا اختیار حاصل ہے + پارلیمنٹ کے دو حصے ہیں - ایک کا نام سینٹ جس میں ۸۰ لائف ممبر بمنظوری گورنر جنرل انتخاب کئے جاتے ہیں - دوسرا ہوس آف کامنز جس میں رعیت پانچویں سال اپنے وکیل منتخب کرتی ہے۔ علاوہ اس کے ہر صوبے کی لوکل پارلیمنٹ علیحدہ ہوتی ہے +

(۱۰) نیُو برنزوِک کینیڈا کے مشرق کی طرف خلیج سینٹ لارنس کے کنارے پر واقع ہے۔اس کا رقبہ ۲۸ ہزار مربع میل ہے۔یہاں کی پیداوار شہتیر اور ایک قسم کی مچھلی ہے - جس کو نمک لگا کر سکھاتے ہیں - اور اس سے بڑا فائدہ اُٹھاتے ہیں - آبادی ۳ لاکھ ۳۱ ہزار ہے +

(۱۱) اس ملک کا دار الخلافہ فرڈ رکٹن دریائے سینٹ جان پر واقع ہے +

(۱۲) نوا اسکوشیا اور کیپ برٹن ایک ہی حاکم کے ماتحت ہیں - اور یہاں سے کوئلہ اور لوہا وغیرہ اور ملکوں میں تجارت کے لئے جاتا ہے - نوا اسکوشیا کا رقبہ ۲۱ ہزار مربع میل ہے - اور اس کا پایۂ تخت ہیلی فیکس ہے - اور کیپ برٹن کا سڈنے - آبادی ۴ لاکھ ۶ ہزار ہے +

(۱۳) برٹش کولمبیا کوہ راکی اور بحرالکاہل کے درمیان

واقع ہے۔ اس میں سونے کی کانیں ہیں۔ اور نیو وسٹ منسٹر اس صوبے کا مشہور شہر ہے ٭

(۱۴) وَین کوور برٹش کولمبیا کے مغرب کی طرف واقع ہے۔ وہاں پتھر کا کوئلہ اچھا ہوتا ہے۔ اور شہتیر بھی بکثرت ہیں۔ شہر وکٹوریا جو اس جزیرے کے جنوبی کنارے پر واقع ہے۔ اس کا دار السلطنت ہے ٭

(۱۵) جزیرۂ پرنس اڈورڈ خلیج سینٹ لارنس میں نواسکوشیا کے شمال کی طرف واقع ہے۔ یہ جزیرہ بہت زرخیز ہے۔ اس میں اناج ترکاریاں۔ شہتیر اور مچھلیاں کثرت سے ہوتی ہیں۔ اور غیر ملکوں میں شہتیر اور خشک مچھلیاں جاتی ہیں ٭

(۱۶) جزیرۂ نیو فئونڈ لینڈ مع ماتحت صوبہ لیبریڈار کی حکومت ایک گورنر کے ماتحت ہے۔ جو شہنشاہ انگلستان کی طرف سے مقرر ہوتا ہے۔ اس کے سوا ایک کونسل ہے۔ جس کو وضع آئین کا اختیار حاصل ہے۔ اور ایک ہوس آف اسیمبلی یعنی دیوان وکلاے رعایا ہے۔ آبنا ے بیل ئیل نیو فئونڈ لینڈ کو لیبریڈار سے جدا کرتی ہے۔ آب و ہوا مرطوب و سرد ہے۔ کوڈ مچھلی جزیرۂ نیو فئونڈ لینڈ کے کناروں سے پکڑی جاتی ہے۔ اور اسی بیش قیمت مچھلی کی وجہ سے اس صوبے کی بڑی شہرت ہے۔ دار الخلافہ سینٹ جانز ہے ٭

دوسری فصل

صوبہاے متحد مع ابلاسکا کے بیان میں

(۱) انگریزوں نے اس ملک کو امریکہ کے دریافت ہونے کے بعد اوّل ہی اوّل آباد کیا۔ اور جب اُن کی اولاد نے وہاں ترقی پائی۔ تو اِنگلینڈ کی حکومت سے ناراض ہوکر ۱۷۷۶ء میں اُنھوں نے اپنے تئیں خود مختار کر لیا۔

(۲) اس کی حدود اربعہ یہ ہیں۔ حد شمالی برٹش امریکہ۔ حد مشرقی بحر اوقیانوس۔ حد جنوبی ملک مکسیکو۔ خلیج مکسیکو۔ حد غربی بحر الکاہل۔

یہ صوبے جب اِنگلینڈ کی حکومت سے نکلے ہیں۔ اُس وقت ۱۳ تھے۔ مگر اب ۴۵ ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ جب جنگل کٹ کر آباد ہوتا ہے۔ تو ایک نیا صوبہ بنکر ان میں شامل ہو جاتا ہے۔

(۳) اس ملک میں جمہوری حکومت ہے۔ یعنی رعایا اپنے لئے آپ حاکم تجویز کر لینے کی مختار ہے۔ اس حاکم کی حکومت صرف چار برس رہتی ہے۔ اس کے سوا دو دیوان ہیں۔ ان میں سے ایک کو دیوان اعلےٰ کہتے ہیں۔ اور دوسرے کو دیوان ادنےٰ۔ ان کا طور کچھ کچھ انگلستان کے پارلیمنٹ سے ملتا ہے۔ صرف فرق یہ ہے۔ کہ ان دونو دیوانوں کا مقرر کرنا عوام کی رائے پر منحصر

ہے۔اور صلح یا لڑائی کا حکم دینا انہی کے اختیار میں ہے۔اس کے علاوہ ہر ایک صوبے کا حاکم بطور خود اپنے دونو دیوانوں کی صلاح سے رعایا کی آسائش کے لئے ایسے آئین بناتا ہے۔جو ملک یا مذہب میں خلل انداز نہ ہوں۔یہ قوم بہت سرسبز۔خوشحال اور روز بروز دولت اور آبادی میں ترقی پذیر ہے۔ ۱۸۶۱ء میں اضلاع جنوبی اور جنوب مغرب کے باشندے باہم متفق ہو کر اتفاق جمہور سے علیحدہ ہو گئے تھے۔اور ان میں اور شمالی و شمال مغربی اضلاع کے باشندوں میں غلاموں کی آزادی کی بابت جنگ رہی۔یہ لڑائی ۱۸۶۵ء میں ختم ہوئی۔اور غلاموں کے رکھنے کا طریق موقوف ہؤا۔

(۴) یہاں کے باشندوں کا مذہب مسیحی ہے۔اور دینداری میں بہت سرگرم اور اپنی اولاد کی تعلیم و تادیب میں بہت مستعد ہیں۔اضلاع گوشۂ شمال و مشرق کے باشندے محنتی۔زر دوست۔تجارت اور مسافرت پر مائل اور ہر طرح کے آلات بنانے میں ہوشیار ہیں۔مگر ان میں سے جن کے ہاں غلام ہیں۔وہ سست۔مغرور اور نا عاقبت اندیش ہیں۔لیکن صاحبدل مہماں نواز۔

یہاں کی آب و ہوا مختلف ہے۔چنانچہ شمالی اضلاع کی آب و ہوا انگلینڈ کی آب و ہوا سے ملتی ہے۔اور جنوب کی مائل بحرارت ہے۔یہاں کی زمین بہت سیراب اور زرخیز ہے۔اور یہاں ہر ملک کی اجناس اور ہر قسم

کی فلزّات پیدا ہوتی ہیں +
(۵) اس ملک میں یہ دریا مشہور ہیں۔ ہڈسن۔ ڈیلویر۔ پاٹو میک۔ اوہایو۔ مِس سِسّی پپی۔ ان میں اور بہت سے دریا بھی ملتے ہیں۔ علاوہ ان کے جھیلیں اور خلیجیں بھی بکثرت ہیں۔ اور کئی نہریں اور ریل کی سڑکیں بھی تیار کی گئی ہیں۔ جن کے باعث تاجروں کو آمد و رفت میں کمال آسانی ہے +
(۶) اس ملک میں یہ شہر نامی ہیں۔ واشنگٹن۔ نیُویارک۔ فلیڈلفیا۔ باسٹن۔ چارلس ٹن۔ ان میں واشنگٹن تو دار الحکومت ہے۔ اور نیُو یارک سب سے بڑا شہر ہے۔ اس میں ۳۵ لاکھ آدمی آباد ہیں۔ اور فلیڈلفیا میں ۱۳ لاکھ اور باسٹن میں ۵ لاکھ ۶۰ ہزار اور شکاگو میں سترہ لاکھ +
(۷) ان سب نامی شہروں میں اگرچہ بادشاہی محل یا عالیشان عمارتیں نہیں ہیں۔ لیکن سب خاص و عام کے مکانات بہت نفیس اور کمال دلچسپ بنے ہوئے ہیں۔ اور شہروں کے راستے بھی نہایت وسیع اور سیدھے ہیں +
(۸) صوبۂ لوئی زی آینا دریاے مِس سِس سپی کے مغرب کی طرف واقع ہے۔ یہ ملک نوبت بنوبت ہسپانیہ اور فرانسیسوں کے قبضے میں رہا۔ مگر اب ۱۸۰۳ء سے اہل ہسپانیہ اور فرانس کی مرضی سے صوبہاے متحد میں داخل ہو گیا ہے۔ اس کے دار الحکومت کا نام نیُو اور لی اِنز ہے +
ان متحد صوبوں میں ۷ کروڑ ۶۳ لاکھ آدمی کے قریب

آباد ہیں - ان میں ۹۰ لاکھ تو حبشیوں کی نسل سے ہیں - اور ۳ لاکھ اصلی باشندے جن کو اِنڈِیَن کہتے ہیں - یہ لوگ اکثر اضلاع متحد کے مغرب کی طرف آباد ہیں - اور باقی بہت سے تو انگریزوں اور کچھ اَور اقوام فرنگ کی نسل سے ہیں ✤

(۹) صوبہ کیلی فورنیا جو اضلاع متحد کی مغربی حد پر واقع ہے - سونے کی کان کے باعث بہت مشہور ہے - اکثر غیر ممالک کے باشندے سونے کی طمع سے وہاں جاکر بستے ہیں ✤

(۱۰) سان فران سِسکو جو اسی نام کے دریا پر آباد ہے - اور اَور چند شہر صرف سونے کی کانوں کے باعث چند سال کے عرصے میں آباد ہوئے - اور جہاں اب یہ شہر آباد ہیں - پہلے صرف جنگل تھا ✤

(۱۱) جزیرہ نمائے کیلی فورنیا دو دریاؤں کے مابین واقع ہونے کے سبب ارباب تجارت کے واسطے بہت مفید ہے ✤

(۱۲) اس جزیرہ نما کی آب و ہوا خوشگوار اور زمین بہت سیر حاصل ہے - چنانچہ ہر طرح کا غلّہ - پھل اور ترکاری کثرت سے پیدا ہوتی ہے ✤

(۱۳) ایلاشکا جس کو پہلے روسی امریکہ کہتے تھے - اس کو ۱۸۶۷ء میں صوبہائے متحد کی گورنمنٹ نے روسیوں سے خرید لیا - اس میں اکثر اصلی باشندے آباد ہیں - ان کا پیشہ یہ ہے - کہ دریائی جانوروں کے چمڑے جمع کرکے سوداگروں کے ہاتھ فروخت کرتے ہیں - اس کا دار السلطنت

لنکا ہے۔ جو جزیرہ لنکا پر واقع ہے +

تیسری فصل

میکسیکو کے بیان میں

(۱) ملک میکسیکو جس میں جمہوری حکومت ہے پچیس صوبوں پر منقسم ہے - یہ ملک پہلے شاہ سپین کے ماتحت تھا۔ مگر ۱۸۲۱ء سے سلطنت جمہوری کے باعث خود مختار ہو گیا ہے - پہلے اس ملک کی وسعت بہت تھی - مگر اب اس کا بہت سا حصہ الگ ہو کر صوبہائے متحد میں داخل ہو گیا ہے +

(۲) اس ملک میں ایک کروڑ ۳۶ لاکھ کے قریب باشندے ہیں - ان میں سے نصف تو اصلی باشندے ہیں۔ باقی دوغلے اور اہل سپین کی نسل سے ہیں +

اس ملک کا دار الخلافہ میکسیکو اسی نام کی خلیج پر واقع ہے - اور شہر ویرا کروس بھی جو تجارت کی منڈی ہے - اسی خلیج پر آباد ہے +

(۳) یہاں کی پیداوار یہ ہے - چاندی - سونا - معدنیات - غلّہ - چمڑا - بالفعل جس قدر چاندی صرف ہوتی ہے - تقریباً اس میں سے آدھی اسی ملک سے آتی ہے - معدنیات کی آمدنی پہلے کی نسبت بہت کم ہے - کیونکہ وہاں کے باشندے اب کاہل ہوتے جاتے ہیں - اور محنت اور

جفا کشی کی برداشت نہیں کر سکتے ؀

(۴) جزیرہ نمائے یوکٹن جو مکسیکو کے مشرق کی طرف واقع ہے - کئی دفعہ مکسیکو کی عملداری سے علحدہ ہو گیا - مگر اب پھر اس میں شامل ہو گیا ہے - مریڈا اس کا دار الخلافہ ہے - اور شہر کیمپی چے ایک مشہور بندر اس میں واقع ہے ؀

چوتھی فصل

وسط امریکہ کے بیان میں

(۱) وہ تنگ قطعۂ زمین جو بحیرۂ کے رے بین اور بحر الکاہل کے درمیان واقع ہے - بنام وسط امریکہ مشہور ہے - اور اس کا رقبہ برٹن کلاں کے رقبے سے سہ چند - اور آبادی ۴۸ لاکھ ۳۰ ہزار ہے ؀

(۲) چونکہ یہ ملک چوڑائی میں کم ہے - اور اس میں پہاڑ بھی بلند ہیں - اس واسطے یہاں سطح زمین اور آب و ہوا میں بڑا اختلاف پایا جاتا ہے - یہاں کی گھاٹیاں زرخیز ہیں - مگر گرم اور مرطوب - سطوح مرتفع وسیع ہیں - ان میں ہمیشہ بہار کا لطف پایا جاتا ہے - یہاں کے پہاڑ خار دار ہیں - اس کے علاوہ کوہ آتش فشاں بشکل مخروط پائے جاتے ہیں - ان کے اطراف پر مختلف اقسام کے پھل اور پودے ملتے ہیں ؀

(۳) وسط امریکہ کے مشرقی کنارے پر مینہ ہمیشہ برستا ہے - مگر اس ملک میں جس کا ڈھلان بحر الکاہل کی طرف ہے - موسم گرما کے سوا اَور کبھی بارش نہیں ہوتی * اشیائے ذیل وسط امریکہ سے ممالک غیر کو جاتی ہیں - بُن - نیل اور قرمزی رنگ *

(۴) اس ملک میں چھ بڑی ریاستیں ہیں - برٹش ہانڈو راس - گواٹیمالا - ہانڈو راس - سان سالوے ڈور - نکراگوا - کاسٹاریکا *

(۵) برٹش ہانڈوراس یعنی اس ملک کا وہ قطعہ جو انگریزوں نے آباد کیا ہے - گواٹیمالا کے شمال مشرق کی طرف ہے - وہاں سے چوب مہاگنی اور کئی اَور قسم کی لکڑی انگلستان کو جاتی ہے - اس کے بڑے شہر کا نام بیلیز ہے - جس میں دس ہزار کے قریب حبشی آباد ہیں *

(۶) گواٹیمالا ملک میکسیکو کے جنوب کی طرف واقع ہے - اس کے دارالخلافے کا نام نیو گواٹیمالا ہے - وہ مغربی کنارے کے قریب کوہستان سے مشرق کی طرف ہے - اور اس میں ۴۰ ہزار آدمی بستے ہیں - پُرانا شہر کوہ آتش فشاں کے خروج اور بھونچال کے باعث سے برباد ہوگیا ہے *

(۷) ہانڈو راس کی ریاست برٹش ہانڈوراس کے جنوب میں واقع ہے - یہ جمہوری خود مختار ریاست ہے - دارالخلافہ ٹرکسلو ہے - یہاں کے باشندے ٹروہیلیو بولتے ہیں - یہ بندرگاہ ہونے کی وجہ سے مشہور ہے *

(۸) سالویڈور ایک چھوٹی ریاست وسط امریکہ کے مغربی

کنارے پر ہانڈوراس سے جنوب کی طرف واقع ہے - اس کے دارالخلافے کا نام بھی سن سلواڈور ہے۔ ۱۸۵۴ء میں یہاں ایسا بھونچال آیا تھا۔ کہ یہ شہر تباہ ہوتے ہوتے بچ گیا ۔

(۹) ملک نکراگوا ہانڈوراس کے جنوب میں ہے۔ جھیل نکراگوا جس کا ذکر پہلے آچکا ہے - اسی ملک میں ہے۔ اس جھیل سے دریائے سان جوآن نکلتا ہے - اور بحیرۂ کیرے بین میں جا گرتا ہے - اس ملک کے باشندوں نے یہ تجویز کی ہے - کہ ایک ایسی نہر بنائی جائے - جو اس دریا اور جھیل سے گزر کر بحرالکاہل کی طرف پہنچے - اور جس کے ذریعے سے تاجروں کے جہاز بحر اوقیانوس میں سے بحرالکاہل میں بآسانی پہنچ جایا کریں ۔ شہر لے اون اس ملک کا دارالخلافہ جھیل نکراگوا کے مغرب کی طرف واقع ہے ۔

(۱۰) وسط امریکہ کے تمام باشندوں میں سے ملک کاسٹاریکا کے باشندے بہت صلح پسند اور محنتی ہیں - یہ ملک نکراگوا کے جنوب کی طرف واقع ہے - اور اس کا دارالخلافہ سانجوسے ہے - جس میں ۲۴ ہزار آدمیوں کی آبادی ہے ۔

(۱۱) اضلاع مس کی ٹو ہیں جو ہانڈوراس اور نکراگوا کے مشرق کی طرف واقع ہے - امریکہ کے اصلی باشندے آباد ہیں - اور انگریزوں کی حمایت میں ہیں ۔ شہر گریٹون جو دریائے سان جوآن کے دہانے پر واقع ہے - بڑی تجارت گاہ ہے ۔

(۱۲) خاکناے پانامہ ملک نئو گرے ناڈا کی ریاست سے جو جنوبی امریکہ میں واقع ہے۔ متعلق ہے ٭

(۱۳) یہ ملک پہلے سپین کے ماتحت تھا۔ مگر ۱۸۲۴ء سے خود مختار ہو گیا ہے۔ اب پانچ ریاستوں میں سلطنت جمہوری ہے۔ جن میں ہمیشہ جھگڑا فساد رہتا ہے۔ اور چھٹا حصہ انگریزوں کی بستی ہے۔ جیسے کہ اوپر بیان ہو چکا ہے ٭

پانچویں فصل

جزائر غرب الہند کے بیان میں

(۱) جزائر غرب الہند کا رقبہ برٹن کلاں کے رقبے سے زیادہ ہے۔ اور آبادی ۶۰ لاکھ۔ ان میں نصف سے زیادہ تو حبشی ہیں۔ اور باقی فرنگی اور دوغلی نسل کے۔ جزیرۂ ہیٹے کے سوا کل جزیرے اقوام فرنگ سے متعلق ہیں ٭

(۲) یہاں کی ہوا گرم ہے۔ مگر چونکہ کئی جزیرے سطح بحر سے بلند ہیں۔ اور وہاں بحری ہوا آتی ہے۔ اس سبب سے گرمی میں کچھ تخفیف ہو گئی ہے۔ ان جزیروں میں اگست اور اکتوبر میں اکثر بڑے زور و شور سے آندھیاں آتی ہیں۔ یہاں کی زمین زرخیز ہے۔ چنانچہ مغربی یورپ میں منطقۂ حارّہ کی پیداوار ان

جزیروں سے مدت تک جاتی رہی ٭

(۳) یہ جزیرے تین حصّوں پر منقسم ہیں۔

(ا) مجموعۂ بہاماس جو فلوریڈا کے گوشۂ جنوب مشرق کی طرف واقع ہے ٭

(ب) آن ٹیل کلاں کے چار حصّے ہیں۔ کیوبا۔ جمیکا۔ ہیٹے یا سینٹ ڈومنگو اور پورٹوریکو ٭ یہ بحیرۂ کیرے بین کے شمال کی طرف ہے ٭

(ج) آن ٹیل خُرد کے تین حصّے ہیں۔ لیورڈ۔ وِنڈ ورڈ۔ ٹرینڈاڈ ٭ یہ بحیرۂ کیرے بین کے مشرق کی جانب ہے ٭

(۴) جزائر کیوبا۔ اور پورٹوریکو صوبہ [illegible] متحدہ سے متعلق ہیں۔ کیوبا جو جزائر غرب الہند کے سب جزیروں سے بڑا ہے۔ سات سو میل لمبا ہے۔ اور وہاں سے یہ چیزیں غیر ملکوں کو جاتی ہیں۔ شکر۔ تانبا۔ تمباکو ٭ اس کا دار الحکومت ہوانا ہے۔ جس میں ۲ لاکھ ۸۵ ہزار آدمیوں کی آبادی ہے۔ اس شہر میں چرٹ بہت اچھے ہوتے ہیں۔ پورٹوریکو میں سان جوآن بڑا شہر ہے ٭

(۵) جزیرۂ ہیٹے جو جزیرۂ کیوبا سے دوسرے درجے پر ہے۔ دو جمہوری ریاستوں میں منقسم ہے۔ اوّل مغربی حصّے میں حبشیوں کی ریاست ہے۔ اور پورٹو پرنس اُن کا دار الحکومت ہے۔ دوم مشرقی حصّے میں ڈومی نی کس کی ریاست جمہوری ہے۔ اس کے دار الخلافے کا نام سینٹ ڈومنگو ہے ٭ اس جزیرے کی پیداوار مہاگنی

اور اور اقسام کی لکڑیاں ہیں +

(۶) غرب الہند کے وہ جزیرے جو انگریزوں کی حکومت میں ہیں۔ پانچ حصّوں پر منقسم ہیں۔ اور ہر ایک حصّے کا حاکم علحدہ ہے +

اوّل۔ جمیکا جو جزائر آن ٹیل کلاں میں سے ہے۔ اس کو انگریزوں نے ۱۶۵۵ء میں ہسپانیہ والوں سے فتح کیا تھا۔ اس جزیرے کی زمین اکثر جگہ سے سطح بحر سے بلند ہے۔ اور اس میں نیشکر اور بُن بہت پیدا ہوتے ہیں۔ اس کا دار الحکومت سپے نش ٹاؤن ہے۔ مگر کنگسٹن بڑا شہر ہے۔ اور اس میں تجارت بہت ہوتی ہے +

دوم۔ جزائر لیورڈ۔ ان میں کئی جزیرے شامل ہیں۔ اور ان کا دار الحکومت سینٹ جان جزیرۂ اینٹی گے میں واقع ہے +

سوم۔ جزائر ونڈ ورڈ جزائر لیورڈ کے شمال کی طرف واقع ہیں۔ اور ان کے دار الخلافے کا نام برج ٹاؤن ہے۔ جو جزیرۂ بار بیڈوز میں واقع ہے۔ جزائر لیورڈ اور ونڈ ورڈ سے شکّر اور رم شراب انگلستان کو کثرت سے جاتی ہے +

چہارم۔ ٹرینی ڈاڈ جو دریاے آری ناکو کے دہانے پر واقع ہے +

پنجم۔ جزائر بہامس جس میں چھوٹے بڑے سب جزیرے قریب پانسو کے ہونگے۔ نیسا اُن کا دار الخلافہ جزیرۂ

پڑادی ڈنس میں واقع ہے۔ ان جزیروں میں سے ایک کا نام جزیرۂ کیٹ ہے۔ مدت تک لوگ یہ قیاس کرتے رہے۔ کہ کولمبس اوّل ہی اوّل یعنی ۱۲۔ اکتوبر ۱۴۹۲ء کو اس جزیرے میں پہنچا تھا۔ مگر ان کا یہ خیال باطل نکلا۔ اب یہ تحقیق ہو گیا ہے۔ کہ وہ جزیرۂ واٹ لنگ تھا۔ جو کیٹ سے جنوب کی طرف واقع ہے۔

(۷) جزائر برموڈاس جو نواشکوشیا اور پورٹو رے کو کے عین وسط میں واقع ہیں۔ سرکار انگریزی کے زیر حکومت ہیں۔

(۸) غرب الہند کے باقی جزیروں میں سے مارٹن ایک۔ گو آڈا لوپ اور شمالی حصہ جزیرۂ مارٹن کا سلطنت فرانس کے ماتحت ہے۔ جزیرۂ کوراسو مع چند اور چھوٹے جزیروں کے شاہِ ہالینڈ کی حکومت میں ہے۔ جزائر ورجن جو تعداد میں تین ہیں۔ شاہ ڈنمارک کے زیر حکومت ہیں۔ اور جزیرۂ سینٹ بارتھا لومیو شاہ سویڈن کے قبضے میں ہے۔

(۹) ان جزیروں کا نام غرب الہند اس واسطے رکھا گیا ہے۔ کہ کولمبس جس نے امریکہ کو دریافت کیا ہے۔ اس نے سفر کے وقت یہ خیال کیا تھا۔ کہ مغرب کی جانب سے کرۂ زمین کے گرد ہوکر میں ہندوستان میں پہنچ جاؤنگا۔ چنانچہ اسی لئے وہ مغرب کی طرف سمندر میں روانہ ہوا۔ آخر الامر وہ ان جزیروں میں پہنچا۔ اور یہ سمجھا۔ کہ میں ہندوستان کے قریب آ گیا ہوں۔ اس وجہ سے ان کا نام غرب الہند رکھا۔ مگر قبل اس کے کہ اس کو ان کا صحیح

حال معلوم ہو - وہ مرگیا - اور اس کی وفات کے بعد ان جزیروں کا نام جو اس نے تجویز کیا تھا - وہی قائم رہا +

(۱۰) جب اوّل فرنگی ان جزیروں میں آکر بسے - تو وہاں گرمی بہت پائی - اور چونکہ خود گرمی میں محنت کرنے کے متحمل نہ ہوئے - اس لئے وہ ساحل افریقہ سے حبشیوں کو غلاموں کے طور پر خرید لائے - اور ان سے کھیتی وغیرہ کا کام لینے لگے - مگر ایک انگریز کلارک سن نامی نے اس امر کی برائی کو اوّل ظاہر کیا - اور کہا - کہ غلام رکھنا مذہب مسیحی کے رد سے روا نہیں - پھر اُس نے پارلیمنٹ انگلستان سے ایک قانون بدیں مضمون جاری کرایا - کہ کوئی شخص غلام نہ رکھنے پائے +

(۱۱) چینی - بن - تمباکو - نکی اور رم شراب بکثرت ہوتی ہیں - اور ممالک غیر کو بھیجی جاتی ہیں +

حصّۂ دوم

جنوبی امریکہ کے بیان میں

(۱) جنوبی امریکہ میں ممالک مفصلۂ ذیل واقع ہیں -

شمال کی طرف گی آنا - یہ تین حصّوں پر منقسم ہے - فرینچ گی آنا - ڈچ گی آنا - برٹش گی آنا - اور کولمبیا - یہ بھی تین حصّوں پر شامل ہے - وِنزُویلا - نیُو گرینا ڈا (جدید غرناطہ) اِی کویڈار + مغرب کی طرف پیرو - بولویا - چلی +

جنوب کی طرف پیرے ٹے گورنیا ۔ وسط میں دریاے لاپ لاٹا کے بیسن کی ریاستیں ۔ مشرق کی طرف ملک برازیل ۔

(۲) ملک گی آنا کے سواے تمام خود مختار جمہوری ریاستیں ہیں ۔

پہلی فصل

گی آنا کے بیان میں

(۱) گی آنا ایک وسیع ملک جنوبی امریکہ کے شمال کی طرف بحر اوقیانوس کے کنارے پر واقع ہے - اس میں پرتگیز - ڈچ - فرانسیسی اور اہل ہسپانیہ رہتے ہیں - مگر اس میں حبشیوں کی آبادی زیادہ ہے - ان کے علاوہ اصلی اقوام بھی ہیں ۔

(۲) اس کی زمین سیر حاصل ہے - مگر آب و ہوا سمندر کی سیلاب کے سبب ناگوار ہے - نیشکر - بُن - رُوئی - سیاہ مرچ - لونگ - دار چینی - جائفل اس میں پیدا ہوتے ہیں ۔

(۳) یہ ملک تین حصّوں پر منقسم ہے - اوّل برٹش گی آنا جو انگریزوں کا آباد کیا ہُوا ہے - اس کے دارالسلطنت کا نام جارج ٹوؤن ہے - جو دریاے ڈمرارا پر واقع ہے ۔

(۴) دوسرا حصّہ ڈچ کا آباد کیا ہُوا ہے - اس کو ڈچ گی آنا کہتے ہیں - اس کے دار الحکومت کا نام

پلے رے میری بو ہے۔ جو دریائے سورِن ایم پر واقع ہے ؎

(۵) تیسرا حصّہ فرینچ کا آباد کیا ہُوا ہے۔ اس کا بڑا شہر کائی ان ایک جزیرے پر جو ساحل کے قریب ہے۔ واقع ہے ؎

(۶) اس ملک کا رقبہ ایک لاکھ اسّی ہزار مربع میل ہے۔ اور آبادی ۳ لاکھ ۵۰ ہزار ؎

دوسری فصل

کولمبیا کے بیان میں

(۱) کولمبیا کی حدود اربعہ یہ ہیں۔ شمال کی حد بحیرہ کے رے بین۔ مشرق کی طرف ملک گی آنا۔ جنوب کی جانب دریائے ایمے زان۔ مغرب کی سمت بحر الکاہل ؎

(۲) کولمبیا اس سبب سے مشہور ہے۔ کہ ہر اقلیم کی پیداوار اس میں پیدا ہوتی ہے۔ چنانچہ وہاں انگلستان اور ہندوستان کے پھل اور ترکاریاں خوش مزہ اور شاداب دستیاب ہوتی ہیں۔ اور آلو بھی بکثرت ہوتا ہے۔ بلکہ اس کی اصل وہیں سے نکلی ہے۔ اور نارجیل وہاں سب ملکوں سے بہتر پیدا ہوتا ہے۔ اور طرح طرح کی ادویہ بہت مفید اور مؤثر پیدا ہوتی ہیں۔ اور ایک دانہ وہاں پیدا ہوتا ہے۔ جس کے عرق سے لکھتے ہیں۔ اس میں

پکھ احتیاج کسی چیز کے ملانے کی نہیں - کیونکہ وہ خود روشنائی سے زیادہ سیاہ ہوتا ہے +

(۳) اس کے علاوہ ہر قسم کے درند و پرند - گھوڑے - بھیڑیں اور خوک جو پہلے انگلستان سے لائے گئے تھے - وہاں افراط سے ہو گئے ہیں - سونا چاندی بھی بہت ملتا ہے - اور پارہ بھی وہاں سے نکلتا ہے + یہ ملک سابق میں ہسپانیہ سے متعلق تھا - مگر ۱۸۱۹ء میں ان کی حکومت سے آزاد ہو گیا - اور وہاں ایک ریاست جمہوری قائم ہوئی - جو ۱۸۳۱ء تک رہی - اس کے بعد اس کی تین علیحدہ ریاستیں بن گئیں - جن کے نام یہ ہیں - اوّل وِنزوِیلا جو اس کے شمال مشرق میں ہے - دوم نئوگرے ناڈا جو شمال مغرب میں ہے - سوم ای کویڈار جو اس کے جنوب مغرب میں ہے + ریاست جمہوری وِنزوِیلا کا دار السلطنت کارا کاس ہے - نئوگرے ناڈا کا بوگوٹا اور ای کوِیڈار کا کیٹو ہے - جو سطح بحر سے ۹۵۰۰ فٹ بلند ہے - اس شہر کی آب و ہوا ایسی ہے - کہ وہاں ہمیشہ موسم بہار نظر آتا ہے - ۱۷۹۷ء میں وہاں ایک بھونچال آیا تھا - اس کے باعث بہت سے آدمی مر گئے تھے - اور اس وقت سے اکثر بھونچال آتے ہیں - جن کے سبب شہر کی پہلی خوبی جاتی رہی ہے +

(۴) کولمبیا کا رقبہ جس کو قدیم زمانے میں نیو گرنیڈا کہتے تھے - ۵ لاکھ میل ہے - اور آبادی انتالیس لاکھ

کے قریب - بگوٹا دارالخلافہ ہے - اور پانامہ - اسپین وال مشہور بندرگاہ ہیں ۔

(۵) ایکوِیڈار کا رقبہ ایک لاکھ ۱۶ ہزار مربع میل ہے - اور آبادی ۱۲ لاکھ ۵ ہزار - گوایاکیل مشہور بندرگاہ ہے ۔

(۶) ونزویلا کا رقبہ چھ لاکھ مربع میل - آبادی ۲۳ لاکھ ہے - مارا کیبو اور کیومانا مشہور بندرگاہ ہیں ۔

تیسری فصل

پیرو کے بیان میں

(۱) ملک پیرُو ملک برازِیل کے مغرب کی طرف واقع ہے - اس کے دارالسلطنت کا نام لیما ہے - جو بحر سے سات میل کے فاصلے پر واقع ہے ۔

(۲) یہ قطعۂ زمین لب دریا واقع ہے - جہاں بارش کبھی نہیں ہوتی - مگر شبنم سے زمین سیراب رہتی ہے - اور وہاں ایک قسم کے آبی مرغ ہوتے ہیں - جن کی بیخال سے زمین زراعت کے قابل اور سیر حاصل ہوجاتی ہے - اس ملک میں روئی - نیشکر - انناس - کیلا - قہوہ پیدا ہوتا ہے - اور اور طرح طرح کے لذیذ اور خوش ذائقہ پھل بھی پیدا ہوتے ہیں - یہاں کی مشہور پیداوار ایک درخت کی چھال ہے - جس کو سنکونا کہتے ہیں - اور اس سے کونین جو بخار کی ایک عمدہ دوا ہے - بنتی ہے - اس

کے کوہستان یعنی کوہ اینڈیز کے سلسلے میں چاندی ملتی ہے - اور اس کی مشرقی زمین میں نباتات بکثرت ہوتی ہے - مگر گرمی اور زمین کے بخارات کی وجہ سے یہاں کی آب و ہوا ناگوار و ناموافق ہے - یہاں اکثر سخت زلزلہ آتا رہتا ہے - چنانچہ ۱۷۴۶ء میں اس کا پایۂ تخت لیما ایک زلزلے کے صدمے سے اُلٹ گیا تھا - اس ملک میں جمہوری حکومت ہے - اور ۲۶ لاکھ آدمی کے قریب آباد ہیں - جن میں دو تہائی تو اصلی باشندے ہیں - اور باقی حبشی اور دوغلی نسل کے ہیں - اور دو لاکھ کے قریب فرنگی ہیں ﴿

(۳) کلیاڈ مشہور بندرگاہ دارالخلافہ لیما کے نزدیک ہے - کزکو قدیم مشہور شہر ہے - اور پسکو سطح سمندر سے ۱۲۷۲۰ فٹ اونچا ہے - اور یہاں سے چاندی نکلتی ہے ﴿

چوتھی فصل

بولویا کے بیان میں

(۱) بولویا کی جمہوری سلطنت ملک پیرو کے جنوب مشرق کی طرف واقع ہے - اور اس میں ملک پیرو ہی کی سی پیداوار ہوتی ہے ﴿

(۲) پہلے اس ملک میں چاندی بہت نکلتی تھی - مگر اب کم نکلتی ہے - چوکی ساکا یا سوکر اس کے دار السلطنت

کا نام ہے - مگر لاپز تجارت کی بڑی منڈی ہے ؛

(۳) ہسپانیہ والوں نے اوّل ۱۵۳۳ء میں ممالک پیرو اور بولیویا پر حملہ کیا تھا - اس زمانے میں ان ممالک کے باشندے کچھ شائستہ تھے - مگر ہسپانیہ والوں نے دغا و فریب سے ان کو مغلوب کیا - اور مدت تک اُن کے ملک پر قابض رہے - ۱۸۲۱ء میں پیرو خود سر ہو گیا - اور اس نے ہسپانیہ والوں کی اطاعت ترک کی - پھر ۱۸۲۴ء میں بولیویا بھی آزاد ہو گیا - سابق میں اس ملک کو جنوبی پیرو کہتے تھے - مگر جب سے ایک شخص بولی وار نامی نے اس کو آزاد کرایا ہے - اس کا نام بولیویا پڑ گیا ؛

(۴) بولیویا میں قریب ۱۸ لاکھ آدمیوں کے آباد ہیں - ان میں سے ایک چوتھائی کے قریب فرنگی ہیں - اور باقی اصلی باشندے اور دوغلی نسل کے ہیں - رقبہ ۷ لاکھ مربع میل ہے ؛

پانچویں فصل

ملک چلی کے بیان میں

(۱) ملک چلی بحر الکاہل اور کوہ اینڈیز کے درمیان واقع ہے - اس کے شمال میں ملک بولیویا اور مشرق میں لاپ لاٹا ہے ؛ اس ملک کا طول شمال سے جنوب تک ۱۱۵۰ میل ہے - اور عرض کہیں تو ۱۳۰ میل ہے - اور کہیں ۹۰ میل سے بھی کم ؛ زمین اس کی بہت سیر

حاصل اور ہوا بھی نہایت معتدل اور خوشگوار ہے ❊

(۲) اس ملک میں سونا اور سیماب بہت ملتا ہے۔ اور تانبا۔ لوہا۔ سیسا۔ چاندی بھی پائی جاتی ہے۔ مگر کم ❊

(۳) سابق میں یہ ملک ہسپانیہ کے قبضے میں تھا۔ مگر ۱۸۱۸ء میں خود مختار ہو گیا۔ اس کے بڑے شہر کا نام سین ٹی آگو ہے ❊

(۴) اس ملک میں ۳۱ لاکھ آدمی بستے ہیں۔ یہ سپین کے باشندے۔ ان کی اولاد۔ اصلی باشندے۔ حبشی اور دوغلے ہیں ❊

(۵) والپیریزو اور کوکیمبو مشہور بندرگاہ ہیں ❊

چھٹی فصل

پیٹے گونیا کے بیان میں

(۱) پیٹے گونیا جنوبی امریکہ کے انتہائے جنوب میں ایک ریگستان اور بارد ملک ہے۔ جہاں آندھی اور باد تند ہمیشہ چلا کرتی ہے۔ اس میں بجز تھوڑے سے اصلی باشندوں کے کوئی غیر شخص نہیں رہتا۔ یہ لوگ شکار کرکے اپنی اوقات بسر کرتے ہیں ❊

(۲) ٹیریڈل فوئیگو یعنی (معدن آتش) جو ایک جزیرہ ہے۔ اس کے باشندے پست قد ہیں۔ اور اکثر ماہی گیری کے پیشے سے گذران کرتے ہیں۔ اس میں کئی پہاڑ

آتش فشاں ہیں ٭

ساتویں فصل

لاپ لاٹا کے بیان میں

(۱) لاپ لاٹا ایک وسیع ملک کوہ اینڈیز کے مشرق کی جانب بحر اوقیانوس کے کنارے تک آباد ہے۔ جس کی حد شمالی بولیویا۔ اور حد جنوبی پے ٹے گونیا ہے۔ رقبہ تیرہ لاکھ مربع میل ہے۔ اور آبادی ۶۳ لاکھ ہے ٭

(۲) دریاے لاپلاٹا کے طاس میں تین جمہوری ریاستیں ہیں ٭

اوّل یورگ وے جس کا دار الخلافہ مونٹی وڈیو ہے ٭

دوم پارگ وے۔ اس کا دار الخلافہ ایسن شن دریاے پارگ وے پر واقع ہے۔ اس ملک سے چمڑا اور پارگ وے چاے اور ملکوں میں جاتی ہے ٭

سوم ارجن ٹائن۔ اس کا دار الحکومت بونس ایرز دریاے لاپ لاٹا کی اسچواری پر واقع ہے ٭

(۳) سابق میں یہ ملک ہسپانیہ کے ماتحت تھا۔ مگر ۱۸۱۶ء سے خود سر ہوگیا ہے۔ اس ملک میں بڑے بڑے وسیع میدان ہیں۔ اور غلّہ۔ نارجیل اور نیشکر وغیرہ بہت پیدا ہوتے ہیں۔ اور غیر مزروعہ زمین میں بیشمار گاے۔ بیل۔ گھوڑوں کی چراگاہیں ہیں۔ اگرچہ یہ جانور یہاں کے نہیں ہیں۔

فرنگستان سے لائے گئے ہیں۔ لیکن بالفعل اس کثرت سے ہو گئے ہیں۔ کہ صرف چمڑے کے لالچ سے ان کا شکار کرتے ہیں ٭ اس ملک میں میدان شور زار ہیں۔ اور بعض نمک زار۔ اور کئی وسیع جھیلیں بھی ہیں۔ جن کے کناروں پر ہر طرح کے درندے اور جنگلی پرندے رہتے ہیں ٭

(۳) اس ملک میں چمڑے اور چاندی کی افراط ہے ٭

آٹھویں فصل

برازیل کے بیان میں

(۱) سابق میں ملک برازیل پرتگال سے متعلق تھا۔ مگر جب ۱۸۰۸ء میں جان ششم شاہِ پرتگال فرانسیسوں کے خوف سے یہاں آ کر سکونت پذیر ہوا۔ اُس وقت سے اس ملک کو پرتگال سے کچھ تعلق نہ رہا۔ پھر ۱۸۲۲ء میں یہ امر قرار پایا۔ کہ برازیل ایک علحدہ سلطنت ہے۔ اب ۱۸۸۹ء میں یہاں کے لوگوں نے اپنے بادشاہ کو معزول کرکے سلطنت جمہوری قائم کر لی ہے ٭

(۲) یہ ملک بڑا وسیع ہے۔ بحر اوقیانوس کے ساحل پر دریاے اے مے زان سے لے کر دریاے راوڈے لاپلاٹا تک چلا گیا ہے ٭

(۳) اس ملک کی شہرت جواہر اور فلزّات کے سبب

سے ہے - یعنی سونا - چاندی - الماس اور آور جواہر اس میں پیدا ہوتے ہیں - اور اس کی زمین بھی بہت زرخیز اور سیراب ہے - اور کئی قسم کی لکڑی بھی یہاں پیدا ہوتی ہے ؛ اس ملک سے روئی - شکر - بُن - ربڑ - چمڑا آور ملکوں میں جاتے ہیں - رقبہ ۳۲ لاکھ مربع میل اور آبادی ایک کروڑ ۴۳ لاکھ ؛

(۴) اس ملک کے باشندے کئی قسم کے ہیں - بعض پرتگیز اور ان کی نسل سے ہیں - اور بعض حبشی جن کو افریقہ سے کان کھودنے کے واسطے لائے تھے - اور بعض اصلی باشندے ؛

(۵) رئوڈی جنے رو اس ملک کا دار الخلافہ بحر اوقیانوس کے کنارے پر واقع ہے - وہ ایک بڑی بندرگاہ اور جنوبی امریکہ میں نہایت مشہور تجارتی شہر ہے - باہیا سے روئی دساور کو جاتی ہے - سابق میں یہ دار الخلافہ تھا - پرنم بوکو اور مارن یاؤنگ مشہور بندرگاہ ہیں ؛

چھٹا باب

اوشینیا کے بیان میں

بحر الکاہل سب سمندروں میں بڑا ہے - اور روے زمین کے ۱/۳ حصّے پر پھیلا ہؤا ہے - اس کی حد شرقی امریکہ اور حد غربی ایشیا اور آسٹریلیا ہیں - اس سمندر میں جا بجا بہت سے جزائر ہیں - جن کو اوشینیا کے

نام سے نامزد کرتے ہیں +

اوشینیا کے تین بڑے حصے ہیں۔ اوّل آسٹرل ایشیا۔ دوم پالن ایشیا۔ سوم میلیشیا +

پہلی فصل

آسٹرل ایشیا کے بیان میں

(۱) آسٹرل ایشیا اُن جزائر کا نام ہے۔ جو مجمع الجزائر ملایا کے جنوب مشرق کی طرف واقع ہیں۔ اور ان میں سے مشہور یہ ہیں۔ آسٹریلیا۔ تسمانیہ۔ نیوزی لینڈ ۔ یہ سب انگریزوں کے بسائے ہوئے ہیں۔ اب ہر ایک کا علٰحدہ علٰحدہ حال لکھا جاتا ہے +

(۲) آسٹریلیا دنیا کے سب جزیروں سے بڑا ہے۔ اور اس کو برِّ اعظم کہیں تو بجا ہے۔ وسعت میں یورپ کا ۴/۳ حصہ ہے۔ آبادی ۳۷ لاکھ کے قریب ہے۔ اور روز بروز بڑھتی جاتی ہے +

(۳) آسٹریلیا میں پانچ علٰحدہ علٰحدہ نو آبادیاں ہیں۔ یہ پانچ حصے اور تسمانیہ اب جمہور آسٹریلیا میں شامل ہیں۔ جن کی حکومت کے لئے ایک گورنر جنرل انگلستان سے مقرر ہوتا ہے۔ نام اُن کے یہ ہیں۔ کوئینز لینڈ۔ نئو سوتھ ویلز۔ وکٹوریہ۔ جنوبی آسٹریلیا اور مغربی آسٹریلیا +

اوّل کوئینز لینڈ کی بستی ۱۸۵۹ء سے ملکۂ معظمہ وکٹوریا

کے نام پر آباد کی گئی ہے - یہ جانب شمال مشرق کو واقع ہے - اس کا دارالخلافہ برسبین دریائے برسبین پر واقع ہے - یہ ہندوستان سے وسعت میں نصف ہوگی - آبادی ۵ لاکھ کے قریب ہے +

دوم نیو سوتھ ویلز مشرق کی طرف واقع ہے - اس کے شمال سے لے کر جنوب تک ایک سلسلہ پہاڑ کا چلا گیا ہے - جس کا نام بلو یعنی نیلا پہاڑ ہے - یہاں سونا پیدا ہوتا ہے - اور لوگ بھیڑیں پالتے ہیں -- اس کا دارالخلافہ سڈنی ہے - یہ شہر اس نو آبادی میں سب سے پُرانا ہے - ایک اور شہر باتھرسٹ گیہوں کی پیداوار کے سبب مشہور ہے - آبادی ۱۳ لاکھ ہے +

سوم وکٹوریہ - اس کی اور نیو سوتھ ویلز کی حد فاصل دریائے مرے ہے - اس کی بڑی پیداوار سونا اور اون ہے - اس کا دارالخلافہ ملبورن ہے - جو اس برّ اعظم میں سب سے بڑا شہر ہے - ۱۸۳۵ء میں اس کی بنیاد رکھی گئی اور اس میں ۵ لاکھ آدمی رہتے ہیں - سونے کی پیداوار کی وجہ سے اس شہر کو بہت ترقی ہوگئی ہے +

چہارم جنوبی آسٹریلیا وسط میں واقع ہے - یہاں تانبا - گندم بافراط پیدا ہوتے ہیں - خلیج سینٹ ونسینٹ پر اس کا دارالخلافہ اڈیلیڈ واقع ہے - یہ ہندوستان سے وسعت کے لحاظ سے نصف ہے - اور اس میں تین لاکھ ۶۳ ہزار آدمی بستے ہیں - پامرسٹن جس کی بندرگاہ پورٹ ڈاروِن ہے - شمال میں بڑا شہر ہے +

پنجم مغربی آسٹریلیا جسے دریائے سوان کی بستی بھی بولتے ہیں - یہ سب بستیوں سے بڑی ہے - یعنی ہندوستان کی ½ کے برابر ہے - پر آبادی صرف ایک لاکھ چوراسی ہزار ہے - یہ ہندوستان سے قریب تر ہے - اس کا دارالخلافہ پرتھ دریائے سوان کے کنارے واقع ہے - فری مینٹل اور البنی مشہور مقام ہیں - کُول گارڈی اور کال گُرلی سونے کی کانوں کے لئے مشہور ہیں +

(۴) آب و ہوا شمالی حصّے کی گرم ہے - مگر دیگر نو آبادیوں کی معتدل و صحت بخش ہے - یہاں کے برابر سونا کہیں نہیں پایا جاتا - تانبا - چاندی - قلعی - کوئلا بھی بکثرت پیدا ہوتا ہے - یورپ کے سب اقسام کے اناج اور میوے بھی یہاں کاشت ہوتے ہیں - یہاں تک کہ سنگترہ - آڑو اور انگور بھی پیدا ہوتا ہے - کنگرو یہاں کا خاص جانور ہے - انگریز جو یہاں آکر اوّل اوّل بسے - اُن کی اولاد زیادہ تر حصہ آبادی کا ہے - اصلی باشندے خانہ بدوش اور وحشی ہیں - ان کی تعداد روز بروز کم ہوتی جاتی ہے +

(۵) تسمانیہ کی نو آبادی جزیرۂ آسٹریلیا کے جنوب کو واقع ہے - آبنائے باس جو ۱۲۹ میل چوڑی ہے - دونو کو علیحدہ کرتی ہے +

یہ پہاڑی ملک ہے - آب و ہوا خوشگوار - زمین زرخیز ہے - مدت تک تو اس میں مجرم آتے رہے - پر اب اور لوگ بھی انگلینڈ سے آکر بسے ہیں - اس کا اصلی

نام ڈیمن ڈیمن کا جزیرہ تھا۔ تسمن ایک ولندیز نے اول اس کو دریافت کیا تھا۔ اور اس کے پیچھے اس کا نام تسمانیا ہوگیا۔ اس کا دارالخلافہ ہابرٹ جنوب مشرقی ساحل پر واقع ہے۔ اور ایک اَور شہر لینسسٹن جانب شمال کو واقع ہے ÷

(۶) نیوزی لینڈ تسمانیا سے مشرق کی طرف کوئی نوسو میل کے فاصلے پر آباد ہے۔ اس کے دو حصے ہیں۔ یعنی شمالی جزیرہ اور جنوبی جزیرہ ÷ ان دونو کو آبنائے کک علیحدہ کرتی ہے۔ اِن جزائر کی آب و ہوا خوشگوار اور زمین زرخیز ہے۔ اون۔ سونا۔ چاندی۔ تانبا۔ قلعی بافراط ملتی ہے۔ ایک سلسلہ پہاڑ کا شمالاً جنوباً ہر دو جزائر کو کاٹتا ہُوا چلا جاتا ہے۔ یہ جزائر ۱۸۴۰ء میں انگریزوں کے قبضے میں آئے۔ یہاں کے اصلی باشندے ذہین اور جوانمرد ہوتے ہیں۔ اس کا دارالخلافہ ولنگٹن آبنائے کک پر واقع ہے۔ آک لینڈ مشہور بندرگاہ ہے۔ کراسٹ چرچ بڑا بارونق شہر ہے۔ ڈیونڈن سونے کی پیداوار کی وجہ سے بڑی ترقی پر ہے ÷

دوسری فصل

پالن ایشیا کے بیان میں

(۱) پالن ایشیا اُن بیشمار خوبصورت جزائر کا نام ہے۔ جو بحرالکاہل کے گرم حصوں میں واقع ہیں۔ ان کے

مغرب میں میلیشیا - آسٹرل ایشیا اور مشرق میں امریکہ ہے - ان کے یہ چھ مجموعے بڑے ہیں +

اوّل مجموعہ لیڈرونز جو شاہ ہسپانیہ کے ماتحت ہے +

دوم - مجموعہ سینڈوچ - جو صوبجات متحد کے ماتحت ہے - اس مجموعے کا بڑا مشہور جزیرہ ہوائی ہے - جس کا دارالخلافہ ہانولولو ہے +

سوم - مجموعہ جزائر مرکیساس حکومت فرانس کے ماتحت ہے +

چہارم مجمع الجزائر سوسائٹی - یہ بھی حکومت فرانس کے ماتحت ہیں - سب سے بڑا جزیرہ ہیٹی نام ہے - یہاں کے لوگوں نے عیسائی مذہب اختیار کر لیا ہے +

پنجم جزائر فرنڈلے جن کو کپتان کوک صاحب نے دریافت کیا تھا +

ششم سمواس +

(۲) ان جزائر میں سے بعض پہاڑی ہیں - اور بعض مونگوں کے کیڑوں کے بنائے ہوئے ہیں - یہ بات تم کو شاید عجیب معلوم ہوتی ہوگی - مگر واقعی حال اس کا اس طرح پر ہے کہ کرم مرجان سمندر کی تھاہ سے اپنا مکان بنانا شروع کرتا ہے - اور رفتہ رفتہ جب یہ مکان سطح بحر سے بلند ہو جاتا ہے - تو پرند اس پر آکر بیٹھتے ہیں - اور اپنے گھونسلے بنالیتے ہیں - ان کی بیٹ اور خاک وغیرہ کے سبب جو اس پر پڑتی رہتی ہے - ایک جزیرہ بن جاتا ہے - پالن ایشیا کے جزائر کی آب و ہوا گرم ہے - مگر سمندر

کے محیط ہونے سے گرمی کم معلوم ہوتی ہے + پہاڑی جزائر میں سبزہ زار خوب کثرت سے ہوتا ہے۔اور ہر ایک پودا جس سے انسان کی خوراک حاصل ہوتی ہے۔ بلا تردد پیدا ہو جاتا ہے +

(۳) ان جزائر میں باشندگان یورپ سے بجز پادریوں کے اَور لوگ کم جاتے ہیں۔کیونکہ کوئی جنس قابل تجارت و منفعت اُن میں نہیں ہوتی۔ مگر جو جہاز جاتے ہیں۔ صرف پانی اور میوہ لانے کو جاتے ہیں۔ اور اس کی عوض نگینے۔شراب۔بندوقیں۔گولی اور باروت وغیرہ وہاں کے باشندوں کو دے آتے ہیں +

(۴) وہاں کے باشندے ذہین اور متفحص اسرار ہیں۔ اور جن بھوتوں کو مانتے ہیں۔ اس لئے وسواسی۔ سنگدل اور بد اطوار بھی ہیں۔ چنانچہ اپنے بچوں کو بعد پیدا ہونے کے مار ڈالتے ہیں۔ اور آدم خوار بھی ہیں۔ لیکن اب ان عادات میں بہت فرق ہو گیا ہے +

(۵) دین مسیحی کے واعظ انگلستان سے پہلے جزائر سوسائٹی میں گئے۔اور امریکہ سے جزائر سَین ڈیچ میں آئے۔ پہلے تو وہ لوگ مدت تک ان کی طرف متوجہ نہ ہوئے۔مگر اب چند سال سے انہوں نے طریق ہدایت اختیار کیا ہے۔ اور اپنی بد اطواری سے باز آئے ہیں۔اب پڑھنے لکھنے اور کتابوں کے چھاپنے کی بڑی آرزو رکھتے ہیں۔بلکہ اپنے لوگوں میں سے انجیل کے سنانے والوں کو اَور جزیروں میں منادی کے واسطے بھیجتے ہیں +

تیسری فصل

میلیشیا کے بیان میں

(۱) میلیشیا میں تین مجموعہ جزائر کے شامل ہیں۔
اوّل جزائر خاص ملایا یعنی سنڈا۔ سماٹرا۔ جاوا۔ سلیبیز۔ بورنیو وغیرہ واقع مجمع الجزائر مشرقی ہند ٭
دوم جزائر پیپوا یا نیوگنی۔ یہ آسٹریلیا کے شمال مشرق میں واقع ہیں ٭
سوم جزائر فلپائن۔ یہ جزیرے بورنیو کے شمال میں واقع ہیں ٭
(۲) یہ جزیرے خوبصورتی اور زرخیزی میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ اُن کی زمین عموماً پہاڑی ہے۔ اور سوائے چند کے کل آتش خیز پہاڑ ہیں۔ آب و ہوا گرم تر ہے۔ مصالح بکثرت پیدا ہوتے ہیں۔ بورنیو میں سونا اور ہیرا پیدا ہوتا ہے۔ جزیرۂ لابوان سے جو انگریزوں کے قبضے میں ہے۔ اچھا کوئلا ملتا ہے۔ ہاتھی۔ شیر۔ گینڈے اور اورنگ اوٹنگ (بن مانس) ملتے ہیں۔ اور ہزارہا قسم کے خوشنما پرند نظر آتے ہیں ٭
(۳) میلیشیا کی وجہ تسمیہ یہ ہے۔ کہ ابتدا میں یہاں ملایا قوم کے لوگ آباد تھے۔ ان کا رنگ سانولا اور لمبے کالے بال ہوتے ہیں ٭
(۴) سنڈا۔ سماٹرا۔ جاوا۔ سلیبیز اور جنوب مشرقی حصہ بورنیو

کا اہل ہالینڈ یعنی ڈچ کے قبضے میں ہے - اور ان کی طرف سے جاوا کے شہر بیٹویا میں حاکم اعلےٰ رہتا ہے - ان جزائر میں چاول - نیشکر کی بہت کاشت ہوتی ہے ... بورنیو کا اور جزیرۂ لابوان جس کا اوپر ذکر آ چکا ہے - انگریزوں کے ماتحت ہیں ؛

(۵) جزیرۂ نیوگنی کا رقبہ تین لاکھ مربع میل ہے - اور برٹن کلاں سے ۲½ گنا بڑا ہے - حقیقت تو یہ ہے - کہ وسعت میں یہ جزیرہ آسٹریلیا سے دوم درجے پر ہے - یہ آسٹریلیا کے شمال کی طرف واقع ہے - آبنائے ٹورس دونو کو علٰحدہ کرتی ہے +

(٦) ممالک یورپ یعنی ہالینڈ - اِنگلینڈ اور جرمنی نے اس جزیرے کو اس طرح بانٹ رکھا ہے - کہ مغربی حصّہ تو ہالینڈ والوں کے - جنوب مشرقی اِنگلینڈ والوں کے اور شمالی مشرقی جرمنی کے قبضے میں ہے +

(۷) یہاں کے باشندوں کو پاپوانز کہتے ہیں - یہ سیاہ فام ہوتے ہیں - اور ان کے سیاہ بال گچھے دار ہوتے ہیں - پہلے یہ لوگ وحشی حالت میں تھے - پر اب مذہب عیسائی پھیلنے لگا ہے اور شائستگی پھیلتی جاتی ہے +

(۸) جزائر فلپائن ماتحت صوبجات متحد کے ہیں - اور یہاں مذہب عیسائی پھیل گیا ہے - تمباکو - شکر پیدا وار ہے - منیلا دار الخلافہ ہے - جہاں کے چرٹ مشہور ہیں +

THE PUNJAB SCHOOL SERIES.

MIFTÁH-UL-ARZ.

PRESCRIBED, UNDER THE ORDERS OF THE DIRECTOR OF PUBLIC INSTRUCTION, PUNJAB, FOR MIDDLE SCHOOLS.

Printed and Published for the Education Department, and the Text Book Committee, Punjab,

BY

RAI SAHIB MUNSHI GULAB SINGH AND SONS, AT THE MUFID-I-AM PRESS,
LAHORE.

1905

1st. *Edition.* 3,000 *Copies.* *Price* 0-2-7.